واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعا و لا تفرقوا

الدین

(حصہ چہارم)

کتاب الاحسان

از شمس المفسرین شیخ المحدثین

حضرت العلامہ بحر العلوم محمد عبدالقدیر صدیقی حسرتؒ

۱۲۸۸ھ - ۱۳۸۱ھ

سابق پروفیسر حدیث و صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن

حسبِ فرمائش: حضرت سعیدہ قطب النساء صاحبہ مدظلہا (کیناڈا)

باہتمام

محمد عباس علمبردار صدیقی

ناشرین

اشاعت اول | حسرت اکیڈیمی - صدیق گلشن - حیدرآباد | تعداد (۱۰۰۰)

(جملہ حقوق محفوظ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

نام کتاب :	الدین (حصہ چہارم) ۔ کتاب الاحسان
فن :	اسلامیات ۔ تصوف
تالیف :	بحر العلوم حضرت محمد عبدالقدیر صدیقی حسرتؒ
	سابق صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد۔
سائز :	۱/۸ کراون
صفحات :	۱۵۲
اشاعت اوّل :	۱۰۰۰ (فروری ۲۰۱۳ ۔ ربیع الاول ۱۴۳۴ھ)
کمپیوٹر کمپوزنگ :	شیخ محمود علی
طباعت :	فرینڈس پریس نزد نیلوفر ہاسپٹل ریڈ ہلز حیدرآباد
اہتمام :	محمد عباس علمبردار صدیقی
ناشرین :	حسرت اکیڈیمی حیدرآباد
ملنے کے پتے :	۱۔ دفتر حسرت اکیڈیمی صدیق گلشن حیدرآباد
	۲۔ اسٹوڈنٹ بک ہاؤس چارکمان حیدرآباد
	۳۔ حسامی بک ڈپو مچھلی کمان حیدرآباد

جملہ حقوق بحق حسرت اکیڈیمی محفوظ ہیں

بلا تحریری اجازت مہتمم حسرت اکیڈیمی کسی کو اس کی نقل یا ترجمہ کرنے کی اجازت نہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عرض ناشر

زیر نظر کتاب بحرالعلوم حضرت العلامہ محمد عبدالقدیر صدیقی حسرتؒ سابق پروفیسر حدیث و صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن کی تالیف "الدین" بزبان عربی جو عثمانیہ یونیورسٹی کے نصاب میں شامل تھی کے ایک حصہ کتاب الاحسان کا متن و ترجمہ ہے۔ حدیث جبرئیلؑ میں جس طرح ایمان، اسلام اور احسان کا تذکرہ و تشریح بیان ہوئی ہے اسی پر بحرالعلومؒ نے یہ کتاب تالیف فرمائی جس میں سب سے پہلے کتاب العلم جو اصولِ حدیث میں ہے۔ پھر ایمان، اسلام اور احسان پر قرآن و احادیث پیش کر کے ثابت فرمایا ہے کہ مذہب حنفی کا تمام تر دارومدار قرآن اور سنت پر مبنی ہے۔ کتاب الاسلام میں عبادتوں کے لئے قرآن کی آیات اور احادیث بیان کی گئیں۔ بعض مسائل پر اختلاف ائمہ کی بہت خوبصورت انداز میں توضیح فرمائی گئی ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے والوں کو فقہ سے بھی واقفیت ہوجاتی ہے۔ کتاب الاحسان تصوف پر مبنی ہے۔ اس میں قرآن کی آیات اور احادیث پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تصوف کوئی علحدہ صنف نہیں بلکہ قرآن و حدیث کو صحیح طرز پر سمجھنے کا نام تصوف ہے جو دراصل معرفت الٰہی کا ہی دوسرا نام ہے۔

کتاب الاحسان حضرت سید قطب الدین حسینیؒ سابق لیکچرار چادر گھاٹ کالج حیدرآباد کے ترجمہ کے ساتھ کراچی سے شائع ہوئی تھی۔

چونکہ جب تک بحرالعلوم کی تفسیر مکمل طور پر طبع نہیں ہوئی تھی اس لئے آیات قرآنی کا ترجمہ بحرالعلوم کا نہ تھا۔ میں نے قرآنی آیات کا ترجمہ بحرالعلوم کی تفسیر صدیقی سے لیا ہے اور احادیث کا ترجمہ حتی الامکان حضرت قطب الدین حسینی کا ہی رکھا ہے۔ بعض جگہ ضرورتاً ردوبدل کیا ہے۔ کتاب الدین مع ترجمہ و تشریحات بحرالعلوم کے ضمن حیات ماہنامہ القدیر میں شائع ہوتی رہی تھی۔

ارشاد ہے لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ مَنْ لَمْ یَشْکُرِ النَّاسَ اس لئے میں بحرالعلومؒ کی صاحبزادی حضرت سعیدہ قطب النساء صاحبہ مدظلہا زوجۂ حضرت قاضی احمد بشیر الدین فاروقی مدظلہ مقیم کیناڈا جن کی برسوں سے خواہش تھی کہ اس کتاب کو ان کی اعانت سے طبع کیا جائے شکرگزار ہوں اس کے علاوہ ڈاکٹر محمد بشیر الدین صاحب کا بھی ان کی اعانت کیلئے اور جناب محمد زاہد حسین قادری صاحب اور جناب محمد باقر علی صدیقی قادری چشتی کا ان کی اس کتاب کی صحت میں مدد کرنے کے لئے شکرگزار ہوں۔ اللہ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ بحرالعلومؒ کی اس کتاب کو قبولیتِ خاص و عام حاصل ہو اور بحرالعلوم کے درجات اللہ کے پاس بلند ہوں۔ آمین ، ثم آمین بجاہ سید المرسلین۔

احقر العباد

محمد عباس علمبردار صدیقی

مہتمم حسرت اکیڈیمی و کتب خانہ بحرالعلوم

صدیق گلشن حیدرآباد

ربیع الاول ۱۴۳۴ھ م فبروری ۲۰۱۳ء

کتاب الاحسان

۱	باب فی علم الباطن علم باطن کے بارے میں	۱
۲	باب فی البیعة بیعت کے بارے میں	۶
۳	باب فی التوبة توبہ کے بارے میں	۱۳
۴	باب فی الامورِ المنهی عنها والکبائر ممنوعہ امور اور بڑے گناہوں کے بارے میں	۱۸
۵	باب الخوف والرجاء امید اور خوف کے بیان میں	۲۵
۶	باب فی الزُّهد و ترک الدَّعَة کنارہ کشی اور ترک آسائش کے بارے میں	۳۱
۷	باب فی التقویٰ تقویٰ کے بیان میں	۳۷
۸	باب فی الصَّبر والشُّکر صبر و شکر کے بارے میں	۴۰
۹	باب فی الابتلاء آزمائش کے بارے میں	۴۸
۱۰	باب فی التوکُّل توکل کے بارے میں	۵۰
۱۱	فی الاخلاص و ترک الریاء والسمعة اخلاص اور ترک شہرت کے بارے میں	۵۳
۱۲	باب فی الرِّضاء بالقضاء قضا و قدر پر راضی رہنے کے بارے میں	۵۷
۱۳	باب فی الفقر و فضل الفقراء احتیاج اور محتاجوں کی فضیلت کے بارے میں	۵۹
۱۴	باب فی الاستقامة استقامت کے بارے میں	۶۳
۱۵	باب فی معیّة الصلحاء نیکوں کی ہم نشینی کے بارے میں	۶۴
۱۶	باب فی الحُب فی اللّٰه والبغض فی اللّٰه اللہ کیلئے محبت اور بغض کے بارے میں	۶۷
۱۷	باب فی حُبِّ اللّٰه تعالیٰ عِبادَہ وحُبهم للّٰه اللہ کی اپنے بندوں سے محبت اور بندوں کی اللہ سے محبت	۷۰
۱۸	باب فی ذکر اللّٰه اللہ کی یاد کے بارے میں	۷۲
۱۹	باب فی حلقة الذکر حلقہ ذکر کے بارے میں	۷۳
۲۰	باب الذکر بالجهر بغیر ان یوذی احدا ذکر جہری دوسروں کو تکلیف دیئے بغیر	۷۶
۲۱	باب فی کثرة الذکر زیادہ ذکر کرنے کے بارے میں	۷۷
۲۲	باب فی دوام الذکر والذکر الخفی دوام ذکر اور ذکر خفی کے بارے میں	۷۸
۲۳	باب فی العزلة والتخلی تنہائی اور خلوت کے بارے میں	۸۰
۲۴	باب فی المراقبة والاشغال مراقبہ اور اشغال کے بارے میں	۸۱
۲۵	باب فی کیفیة الالقاء القاء اور توجہ دینے کے بارے میں	۸۵
۲۶	باب فی الاستخارة استخارہ کے بارے میں	۸۶
۲۷	باب فی الوسوسة و حدیث النفس و تقلب القلب وسوسہ، دلی باتوں اور دل کے تغیر کے بارے میں	۸۸
۲۸	باب الغناء وما یلحقه گانے اور اس کے متعلقات کے بارے میں	۹۴

فہرست (۲)

۲۹	باب فی البکاء والوجد والحزن والصعق وجد اور غم اور بے ہوشی کے بارے میں	۱۰۳
۳۰	باب فی القبض والبسط تنگ دلی اور انبساط کے بارے میں	۱۰۵
۳۱	باب فی فی الرؤیا الصالحۃ اچھے خوابوں کے بارے میں	۱۰۶
۳۲	باب فی رؤیۃ الانوار و سماع الصوت انوار کے دیکھنے اور آوازوں کے سننے کے بارے میں	۱۰۹
۳۳	باب فی المثال والارواح عالم مثال اور عالم ارواح کے بارے میں	۱۱۱
۳۴	باب فی القرب والمعیۃ قرب ومعیت کے بارے میں	۱۱۷
۳۵	باب فی قرب الفرائض والنوافل قرب فرائض ونوافل کے بارے میں	۱۱۹
۳۶	باب فی الفناء و البقاء فنا اور بقاء کے بارے میں	۱۲۱
۳۷	باب فی الولایۃ ولایت کے بارے میں	۱۲۲
۳۸	باب العبودیۃ عبودیت کے بارے میں	۱۲۸
۳۹	باب فی فراسۃ المؤمن مؤمن کی فراست کے بارے میں	۱۳۲
۴۰	باب فی خوارق العادۃ خلاف عادت واقعات کے بارے میں	۱۳۳
۴۱	باب فی فضل من یخالط النّاس راہ و رسم رکھنے کی فضیلت	۱۳۷
۴۲	باب الامر بالمعروف نیکی یا معروف بات کے حکم کے بارے میں	۱۳۹
۴۳	باب فی قبول الخلق مخلوق کے پاس قبولیت کے بارے میں	۱۴۲
۴۴	باب فی قبول الھدایا تحفے قبول کرنے کے بارے میں	۱۴۳

الرَّمُوْزُ الَّتِیْ اسْتُعْمِلَتْ فِی کَنْزِ الْعُمَّالِ وَالتَّیْسِیْرِ

(کنز العمال اور تیسیر میں مستعمل رموز)

خ للبخاری
م لمسلم
ق لهما
د لابی داؤد
ت للترمذی
ن للنسائی
ہ ابن ماجة
۴ لابی داؤد ۔ والترمذی
والنسائی و ابن ماجة
۳ لابی داؤد و النسائی والترمذی
حم لاحمد فی مسنده
حم لابنه عبدالله فی الزوائد
ک للحاکم
خد للبخاری فی الادب
تخ للبخاری فی التاریخ
حب لا بن حبان فی صحیحه
طب للطبرانی فی معجمة الکبیر
طس للطبرانی فی الاوسط
طص للطبرانی فی الصغیر
ش لابن ابی شیبة
عب لعبد الرزاق فی الجامع

ع لا بی یعلی
قط للدارقطنی
فر للدیلمی فی مسند الفردوس
حل لابی نعیم فی الحلیة
هب للبیهقی فی شعب الایمان
هق بیهقی فی السنة
عد لا بن عدی فی الکامل
خط للخطیب
ط لابی داؤد الطیالسی
ض للضیاء المقدسی
کر لابن عساکر
الست للبخاری و مسلم
و ابی داؤود والترمذی
والنسائی و مالک
الخمسة للبخاری و مسلم و ابی داؤد
و الترمذی و النسائی
الاربعة لابی داؤود والترمذی
و النسائی و مالک
الثلاثة للبخاری و مسلم و مالک
الشیخان للبخاری و مسلم
متفق علیه البخاری و مسلم

كِتَابُ الْاِحْسَانِ

احسان کا بیان

بَابٌ فِیْ عِلْمِ الْبَاطِنِ ÷ علم باطن کے بارے میں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : وَعَلَّمْنٰهُ مِن لَّدُنَّا عِلْمًا ۔ (کہف ۔ آیت ٦٥)

وَعَلَّمْنٰهُ : اور ہم نے ان کو تعلیم دی ۔ مِن لَّدُنَّا عِلْمًا : ہمارے پاس کے علم کی ۔

ترجمہ : اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : اور ہم نے ان کو اپنے پاس کے علم کی تعلیم دی ۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ ۔

(النمل ۔ آیت ٤٠)

قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ : کہا ایک شخص نے جس کے پاس کتاب سے علم تھا ۔ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ : میں اس (تخت) کو لاتا ہوں ، حاضر کرتا ہوں آپ کے پاس ۔ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ : اس سے پہلے کہ واپس ہو ۔ اِلَیْكَ طَرْفُكَ : آپ کی طرف آپ کی آنکھ یعنی چشم زدن میں ، پلک مارتے ۔

ترجمہ : اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : ایک شخص نے جس کے پاس کتاب کا کچھ علم تھا کہا میں اس کو لے کر آتا ہوں آپ کے ایک چشم زدن سے پہلے ۔

یہ آصف بن برخیا ہیں اور چشم زدن میں بلقیس کے تخت کو لاتے ہیں ۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۔ (العنکبوت۔ آیت ۶۹)

لغات : وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا ؛ اور جن لوگوں نے ہمارے لئے محنت مشقت اٹھائی۔ خوب کوشش کی۔ جہاد کیا۔
لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؛ ہم ضرور ان کو اپنا راستہ خود بتادیں گے۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور جو ہمارے متعلق جدوجہد کرتے ہیں تو ضرور ہم ان کو اپنے راستوں کی ہدایت کرتے ہیں۔

صاحبو! لوگوں کا کیا حال ہے۔ جہاں امن و راحت ملی خدا کو بھول گئے۔ دوسروں کو لوفر سمجھنے لگے۔ ذرا غور کرو! تمہارے دشمن تم کو گھیرے ہوئے ہیں۔ جہاں موقع ملتا ہے عورتوں کو اڑا لیتے ہیں۔ بچوں اور بوڑھوں کو مار ڈالتے ہیں۔ خوب یقین رکھو کہ ناشکری کا انجام تباہی ہے۔ جو راہ خدا میں کوشش کرتے ہیں دل میں اخلاص رکھتے ہیں، ان کو اللہ اپنے راستے بتاتا ہے۔ دشمنوں سے بچنے کے طریقے سکھاتا ہے۔ تمہاری آنکھوں پر غفلت کے پردے کب تک۔ جاگو ہوشیار ہوجاؤ۔ خدا کی طرف توجہ کرو وہ تمہارے بچنے کے لئے اسباب پیدا کردے گا۔

اٹھو اٹھو یہ خواب غفلت کب تک   جاگو! جاگو! اجل کمین گاہ میں ہے

[خضر علیہ السلام کا نام قرآن شریف میں نہیں ہے حدیث میں ہے۔ علم لدنی وہ علم ہے جو ظاہری اسباب کے قطع کئے جانے پر منجانب اللہ القاء ہوتا ہے۔ اکیڈمی]

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدِّثُوا النَّاسَ بِمَا یَعْرِفُوْنَ ۔ اَتُحِبُّوْنَ اَنْ یُکَذَّبَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۔

(اخرجه البخاری)

لغات : حَدِّثُوا النَّاسَ ؛ لوگوں سے وہ باتیں بیان کرو۔ بِمَا یَعْرِفُوْنَ ؛ جسے وہ جانتے ہیں، سمجھتے ہیں۔ اَتُحِبُّوْنَ ؛ کیا تم پسند کرو گے، کیا تم چاہتے ہو۔ اَنْ یُکَذَّبَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ؛ کہ اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کی جائے، جھٹلایا جائے۔

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ لوگوں سے وہ باتیں بیان کرو جن کو وہ سمجھ سکتے ہیں۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ اور اس کے رسول کو جھٹلایا جائے؟ (اس کی تخریج بخاری نے کی)

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ : مَا اَنْتَ بِمُحَدِّثٍ قَوْمًا حَدِیْثًا لَا یَبْلُغُهٗ عُقُوْلُهُمْ اِلَّا کَانَ لِبَعْضِهِمْ فِتْنَةً ۔ (اخرجه مسلم)

لغات : مَا اَنْتَ بِمُحَدِّثٍ ؛ تم ایسی بات بتانے والے نہیں۔ لَا یَبْلُغُهٗ عُقُوْلُهُمْ ؛ ان کی عقلیں اس کو نہیں پہنچ سکتی۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا تم لوگوں کو ایسی بات بتانے والے نہیں جس تک اُن کی عقلیں نہ پہنچ سکتی ہوں مگر یہ کہ بعض کے لئے فتنہ ہوجاتی ہیں۔

(اس کی تخریج مسلم نے کی)

عن ابن مسعود رضی اللہ عنه قال قال رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ علی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ لِکُلِّ اٰیَةٍ مِنْهَا ظَهْرٌ وَ بَطْنٌ وَلِکُلِّ حَدٍّ مُطَّلَعٌ ۔ (رواہ فی شرح السنه ۔ مشکوٰۃ)

اُنْزِلَ : نازل کیا گیا ہے ۔ سبعة اَحْرُفٍ : سات حرف ۔ مُطَّلَعٌ : واقف ہونے والا ۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا، فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قرآن سات حرف پر نازل کیا گیا ہے اس کی ہر آیت کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن اور ہر ایک کی ایک حد ہے جس پر بعض لوگ مطلع ہونے والے ہیں (یعنی واقف ہوسکتے ہیں) ۔ (اس کی روایت شرح سنہ میں ۔ مشکوٰۃ)

عَنِ الْحَسَنِؓ قَالَ اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ ۔ فَعِلْمٌ فِی الْقَلْبِ فَذَالِكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ ۔ وَ عِلْمٌ عَلَی اللِّسَانِ فَذَالِكَ حُجَّةُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَلٰی ابْنِ اٰدَمَ ۔ (رواہ الدارمی ۔ مشکوٰۃ)

لغات : عِلْمانِ : دو طرح کے علم ۔ اَلْعِلْمُ النَّافِعُ : فائدہ بخش علم ۔

ترجمہ: حضرت حسنؓ سے روایت ہے کہا کہ علم کی دو قسمیں ہیں ۔ ایک وہ علم جو دل میں ہوتا ہے ۔ پس وہی علم ہے جو نفع بخش ہوتا ہے اور ایک وہ علم جو زبان پر ہوتا ہے ۔ پس وہ ابن آدم پر اللہ عزوجل کی حجت ہے ۔

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَؓ قَالَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وِعَائَیْنِ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهُ فِیْكُمْ ۔ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهُ قُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُوْمُ (یعنی مجری الطعام) ۔ (رواہ البخاری)

لغات : حَفِظْتُ : میں نے یاد رکھے ہیں، محفوظ کر رکھے ہیں ۔ وِعَائَیْنِ : دو برتن ۔ بَثَثْتُهُ : میں نے اُسے پھیلا دیا ۔ فِیْكُمْ : تم میں ۔ فَلَوْ بَثَثْتُهُ : تو اگر میں اسے تم میں پھیلاؤں، بیان کروں ۔ قُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُوْمُ : تو یہ گلا کاٹ ڈالا جائے گا، مجھے قتل کر دیا جائے گا ۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دو برتن (یعنی علم کے) محفوظ کر رکھے ہیں ۔ اُن میں کا ایک تو میں نے تم میں پھیلا دیا اور اگر دوسرے کو پھیلادوں تو میرا یہ "بُلعوم" (یعنی کھانے کی نالی، حلق) کاٹ دیا جائے گا ۔

عن ابی هریرةؓ وابی خَلَّادؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اِذَا رَاَیْتُمُ الْعَبْدَ یُعْطٰی زُهْدًا فِی الدُّنْیَا وَقِلَّةَ مَنْطِقٍ فَاقْتَرِبُوْا مِنْهُ فَاِنَّهٗ یُلْقِی الْحِكْمَةَ ۔ (رواہ البیهقی فی شُعَب الایمان ۔ مشکوٰۃ)

لغات :زُهْدًا : دنیا سے بے رغبتی ۔ قِلَّةَ مَنْطِقٍ : کم گوئی، باتیں کم کرنا ۔ فَاقْتَرِبُوْا : پس اس کے قریب ہوجاؤ ۔ یُلْقِی : وہ پہنچاتا ہے ۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ اور ابوخلادؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب تم کسی بندے کو دیکھو کہ جس کو دنیا سے بے رغبتی اور کم گوئی دی گئی ہو تو اس کے قریب ہو جاؤ کیونکہ وہ حکمت پہنچاتا ہے (یعنی تعلیم دیتا ہے) ۔ (اس کی روایت بیہقی نے شعب الایمان میں کی ۔ مشکوٰۃ)

عَنْ اُبَیِّ بْنِ كعبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عنه عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : قَامَ موسَی النَّبِیُّ خَطِیْبًا فِیْ بَنِیْٓ اِسْرَائِیْلَ ، فَسُئِلَ اَیُّ النَّاسِ اَعْلَمُ ؟ فَقَالَ اَنَا اَعْلَمُ فَعَتَبَ اللّٰهُ عَلَیْهِ اِذْلَمْ یَرُدَّ الْعِلْمَ اِلَی اللّٰهِ ۔ فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلَیْهِ اَنَّ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِیْ

بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ ۔ قَالَ يَا رَبِّ ! وَكَيْفَ بِهٖ ؟ فَقِيْلَ لَهٗ احْمِلْ حُوْتًا فِیْ مِكْتَلٍ فَاِذَا فَقَدْتَّهٗ فَهُوَ ثَمَّ ۔ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ بِفَتَاهُ يُوْشَعَ بْنِ نُوْنٍ وَحَمَلَا حُوْتًا فِیْ مِكْتَلٍ حَتّٰى كَانَا عِنْدَ الصَّخْرَةِ وَضَعَا رُؤُسَهُمَا فَنَامَا ، فَانْسَلَّ الْحُوْتُ مِنَ الْمِكْتَلِ فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِی الْبَحْرِ سَرَبًا ، وَكَانَ لِمُوْسٰى وَفَتَاهُ عَجَبًا ، فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِهِمَا وَ يَوْمَهُمَا ۔ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ مُوْسٰى لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ، وَلَمْ يَجِدْ مُوْسٰى مَسًّا مِنَ النَّصَبِ حَتّٰى جَاوَزَا الْمَكَانَ الَّذِیْ اُمِرَ بِهٖ ، فَقَالَ لَهٗ فَتَاهُ اَرَاَيْتَ اِذْ اَوَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّیْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ ، قَالَ مُوْسٰى ذٰلِكَ مَاكُنَّا نَبْغِ ، فَارْتَدَّا عَلٰى آثَارِهِمَا قَصَصًا ، فَلَمَّا انْتَهَيَا اِلَى الصَّخْرَةِ اِذَا رَجُلٌ مُسَجًّى بِثَوْبٍ اَوْ قَالَ تَسَجّٰى بِثَوْبِهٖ ، فَسَلَّمَ مُوْسٰى ، فَقَالَ الْخَضِرُ وَاَنّٰى بِاَرْضِكَ السَّلَامُ فَقَالَ اَنَا مُوْسٰى ، فَقَالَ مُوْسٰى بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ ؟ قَالَ نَعَمْ ۔ قَالَ هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰى اَنْ تُعَلِّمَنِیْ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ، قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِیَ صَبْرًا ، يَا مُوْسٰى ! اِنِّیْ عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيْهِ لَا تَعْلَمُهٗ اَنْتَ ، وَاَنْتَ عَلٰى عِلْمٍ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ لَا اَعْلَمُهٗ ۔ قَالَ سَتَجِدُنِیْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَا اَعْصِیْ لَكَ اَمْرًا ، فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ لَيْسَ لَهُمَا سَفِيْنَةٌ ۔ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِيْنَةٌ فَكَلَّمُوْهُمْ اَنْ يَحْمِلُوْهُمَا ، فَعُرِفَ الْخَضِرُ فَحَمَلُوْهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ ۔ فَجَاءَ عُصْفُوْرٌ فَوَقَعَ عَلٰى حَرْفِ السَّفِيْنَةِ فَنَقَرَ نَقْرَةً اَوْ نَقْرَتَيْنِ مِنَ الْبَحْرِ ۔ فَقَالَ الْخَضِرُ يَا مُوْسٰى ! مَا نَقَصَ عِلْمِیْ وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ اِلَّا كَنَقْرَةِ هٰذَا الْعُصْفُوْرِ فِی الْبَحْرِ ۔ فَقَالَ فَعَمِدَ الْخَضِرُ اِلٰى لَوْحٍ مِنْ اَلْوَاحِ السَّفِيْنَةِ فَنَزَعَهٗ ۔ فَقَالَ مُوْسٰى قَوْمٌ حَمَلُوْنَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَّ اِلٰى سَفِيْنَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِیَ صَبْرًا ۔ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِیْ مِنْ اَمْرِیْ عُسْرًا ۔ فَكَانَتِ الْاُوْلٰى مِنْ مُوْسٰى نِسْيَانًا ۔ فَانْطَلَقَا فَاِذَا بِغُلَامٍ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَ الْخَضِرُ بِرَاْسِهٖ مِنْ اَعْلَاهُ فَاقْتَلَعَ رَاْسَهٗ بِيَدِهٖ ۔ فَقَالَ مُوْسٰى اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ ۔ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِیَ صَبْرًا ۔ قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَیْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِیْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّیْ عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا اَتَيَا اَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُضَيِّفُوْهُمَا ۔ فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُرِيْدُ اَنْ يَنْقَضَّ فَاَمَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهٖ فَاَقَامَهٗ ، فَقَالَ مُوْسٰى لَوْشِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ، قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِیْ وَبَيْنِكَ ۔ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى لَوَدِدْنَا لَوْصَبَرَ حَتّٰى يَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ اَمْرِهِمَا ۔ (البخاری)

لغات : خَطِيْبًا : خطبہ دیتے ہوئے ۔ سُئِلَ : اُن سے پوچھا گیا ۔ اِحْمِلْ حُوْتًا : ایک مچھلی لے جاؤ ۔ فَقَدْتَّهٗ : تم اس کو گم کردو گے ۔ ثَمَّ : وہیں ۔ فَانْسَلَّ : نکل گئی ۔ سَرَبًا : سوراخ بنا کر ، سرنگ ۔ غَدَاءَنَا : ہمارا ناشتہ ۔ نَصَبٌ : تھکن ۔ اَوَيْنَا : ہم گئے تھے ، آسرا لئے تھے ، پناہ لی تھی ۔ كُنَّا نَبْغِ : ہم چاہتے تھے ۔ فَارْتَدَّا : پس وہ دونوں پلٹے ۔ قَصَصًا : قدم قدم تلاش کرتے ۔ مُسَجًّى : اوڑھا ہوا ۔ رُشْدًا : ہدایت ۔ عَلَّمَكَهٗ : اس نے تم کو تعلیم دی ۔ سَتَجِدُنِیْ : تم مجھے پاؤ گے ۔ وَلَا اَعْصِیْ لَكَ اَمْرًا : اور میں کسی بات میں تم سے نافرمانی نہ کروں گا ۔ فَانْطَلَقَا : پھر دونوں چلے ۔ فَمَرَّتْ : پس گزری ۔ فَكَلَّمُوْهُمْ : پس

انھوں نے ان سے بات کی۔ فَعُرِفَ : پس پہچان لیا گیا۔ نَوْلٌ : اُجرت۔ نَقْرَۃ : چونچ مارنا۔ فَنَزَعَهُ : اس کو اکھاڑ دیا۔ خَرَقْتَهَا : اس میں شگاف ڈال دیا تم نے۔ نَسِيتُ : میں بھول گیا۔ لَاتُرْهِقْنِي : مجھ پر تنگی نہ ڈالو۔ اَعْلَاهُ : اس کا اوپر۔ اِقْتَلَعَ : اکھیڑ لیا اس نے۔ لَاتُصَاحِبْنِي : تم مجھے ساتھ نہ رکھو۔ اِسْتَطْعَمَا : ان دونوں نے کھانا طلب کیا۔ اَنْ يُضَيِّفُوْهُمَا : کہ وہ لوگ ان دونوں کی مہمانی کریں۔ يُرِيْدُ اَنْ يَنْقَضَّ : گرنے کے قریب تھی۔ فِرَاقٌ : جدائی۔ لَوَدِدْنَا : ہم ضرور چاہتے تھے۔

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو نبی ﷺ سے روایت کر رہے ہیں کہ فرمایا: موسیٰؑ، بنی اسرائیل میں خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو ان سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں کا کون سب سے زیادہ عالم ہے؟ تو انھوں نے کہا میں زیادہ عالم ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب کیا کہ انھوں نے علم کو اللہ کی طرف نہیں لوٹایا۔ پس ان کی طرف وحی کی کہ میرے بندوں میں ایک بندہ ''مجمع البحرین'' کے پاس ہے وہ تم سے زیادہ عالم ہے۔ عرض کیا کہ اے میرے رب! ان کے پاس کیسے پہنچوں؟ تو ان سے کہا گیا کہ ٹوکری میں ایک مچھلی اُٹھا لے جاؤ۔ پھر جب تم اُسے گنوادو تو وہ وہیں ہیں۔ پس وہ اپنے جوان یوشع بن نونؑ کے ساتھ چلے اور مچھلی کی تھیلی ٹوکری میں اُٹھائے ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ جب ایک چٹان کے پاس تھے، دونوں نے اپنا سر رکھا اور سو گئے۔ پس مچھلی ٹوکری میں سے نکل گئی اور اس نے سمندر میں سرنگ کی طرح اپنا راستہ بنالیا۔ یہ موسیٰ اور ان کے جوان کیلئے عجیب بات تھی۔ پس وہ چلے باقی رات اور دن۔ جب صبح ہوئی موسیٰ نے اپنے جوان سے کہا ہمارا ناشتہ دو اس سفر سے ہم بہت تھک گئے ہیں اور جب تک کہ اس مقام سے جس کا حکم دیا گیا موسیٰ آگے نہ بڑھے، انھیں تھکن محسوس نہیں ہوئی۔ ان کے جوان نے کہا کہ آپ نے دیکھا جب ہم نے اس چٹان کے پاس پناہ لی تھی تو میں مچھلی بھول گیا۔ موسیٰ نے کہا وہی تو جگہ ہے جسے ہم ڈھونڈ رہے تھے۔ پس وہ دونوں اپنے نشانِ قدم دیکھتے ہوئے پلٹے۔ آخر جب اس چٹان کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ ایک شخص کپڑا اوڑھا ہوا ہے یا یہ کہا کہ ''اپنا کپڑا اوڑھ رہا ہے۔ پس موسیٰ نے سلام کیا تو خضرؑ نے کہا کہ تمہاری سرزمین میں سلام کہاں سے آیا، تو کہا کہ میں موسیٰ ہوں، تو پوچھا کہ بنی اسرائیل کے موسیٰ؟ کہا ہاں! کہا کیا میں تمہارے ساتھ اس شرط پر رہ سکتا ہوں کہ جو ہدایت کی تعلیم تم کو دی گئی وہ تم مجھے بھی سکھاؤ۔ کہا کہ تم میرے ساتھ ہرگز صبر نہیں کر سکتے۔ اے موسیٰ، اللہ کے علم میں سے میں ایک (ایسے) علم پر ہوں جس کی اس نے مجھے تعلیم دی ہے۔ اس کو تم نہیں جانتے اور تم ایک (ایسے) علم پر ہو جس کی اس نے تمہیں تعلیم دی ہے جسے میں نہیں جانتا۔ کہا (موسیٰ نے) انشاء اللہ تم مجھے صابر پاؤ گے اور میں کسی بات میں تم سے نافرمانی نہ کروں گا۔ پس دونوں سمندر کے کنارے پیدل چلتے رہے۔ ان کے پاس کشتی نہ تھی۔ پھر ان کے پاس سے ایک کشتی گزری۔ انھوں نے کشتی والوں سے گفتگو

کی کہ وہ انہیں سوار کرلیں ۔ پس خضر کو پہچان لیا گیا اور انھوں نے دونوں کو بغیر اُجرت کے سوار کرلیا ۔ پھر ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے بیٹھ گئی ۔ اس نے سمندر میں ایک یا دو چونچ ماری تو خضر نے کہا اے موسٰی میرے اور تمہارے علم نے اللہ کے علم میں سے کم نہیں کیا مگر اس چڑیا کے سمندر میں چونچ مارنے کے برابر ۔ پھر خضر نے کشتی کے تختوں میں سے ایک کا ارادہ کیا اور اس کو اکھاڑ لیا ۔ تو موسٰی نے کہا کہ ان لوگوں نے ہم کو سوار کرلیا بغیر اُجرت کے اور تم نے ان کی کشتی کا ارادہ کرکے اسے پھاڑ دیا تاکہ تم اس کے لوگوں کو ڈبودو ۔ (خضر نے) کہا کہ میں نے کہا نہ تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کرسکو گے ۔ کہا (موسٰی نے) کہ میں جو بھول کر کیا ہوں اس پر گرفت نہ کرو اور میرے کام میں دشواری پیدا نہ کرو ۔ پس یہ موسٰی کی پہلی بھول تھی ۔ پھر دونوں چل پڑے ۔ وہاں ایک لڑکا دوسرے لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا تو خضر نے اس کے سر کو اپنے ہاتھ سے اوپر سے پکڑ کر اکھیڑ لیا ۔ پس موسٰی نے کہا کیا تم نے ایک پاک نفس کو کسی قصاص کے بغیر ماردیا ؟ کہا کہ میں نے تم سے کہا نہ تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کرسکتے ۔ کہا کہ اگر اس کے بعد میں تم سے کچھ پوچھوں تو مجھے اپنے ساتھ نہ رکھو ۔ تم میری طرف سے عذر کو پہنچ چکے ۔ پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب ایک بستی والوں کے پاس آئے تو اس بستی والوں سے کھانا طلب کیا تو انھوں نے مہمانی سے انکار کردیا ۔ دونوں نے اس بستی میں ایک دیوار کو پایا کہ وہ گرنے والی تھی ۔ تو خضر نے اس کو اپنے ہاتھ سے ہٹا کر سیدھا کردیا ۔ تو موسٰی نے کہا کہ تم چاہتے تو اس کام کی اُجرت لیتے ۔ کہا (خضر نے) کہ یہ میرے اور تمہارے درمیان جدائی ہے ۔

نبی علیہ السلام نے فرمایا ، اللہ موسٰیؑ پر رحم کرے ۔ ہم چاہتے تھے کہ وہ صبر کرتے یہاں تک کہ ان دونوں کا معاملہ (مزید واقعہ) اللہ ہم سے بیان فرماتا ۔ (بخاری)

باب فی البَیْعَةِ

باب : بیعت کے بارے میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰهَدَ عَلَیْهُ اللّٰهَ فَسَیُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا ۔ (الفتح ۔ آیت ۱۰)

لغات : اِنَّ الَّذِیْنَ ؛ بے شک جو لوگ ۔ یُبَایِعُوْنَکَ ؛ تمہارے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں ۔ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ ؛ وہ تو اللہ ہی کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں ۔ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ؛ ان کے ہاتھ پر خدا کا ہاتھ ہے ۔ فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِهٖ ؛ پھر جو بدعہدی کرے ، بیعت توڑ دے ۔ اس کا بیعت توڑنا خود اُس کے لئے نقصان دہ ہے ۔ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰهَدَ عَلَیْهُ اللّٰهَ ؛ اور جس نے پورا کیا اس عہد کو جو اللہ سے کیا تھا ۔ فَسَیُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا ؛ تو اس کو اللہ عنقریب اجر عظیم عطا کرے گا ۔

بڑا ثواب دے گا۔

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بے شک جو لوگ تمہارے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی کے ہاتھ پر بیعت کررہے ہیں۔ خدا ہی کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے پھر جو خلاف عہد کام کرے اس خلاف کا بُرا اثر خود اُسی پر پڑے گا اور جس نے اللہ سے جو عہد کیا اس کو پورا کرے تو عنقریب اس کو اللہ اجرِ عظیم عطا کرے گا۔

صاحبو! بیعت کے معنیٰ بیچنے کے ہیں۔ پھر ہر اہم معاہدہ کو بیعت کہتے ہیں۔

صاحبو! عورتوں سے کس طرح بیعت لی جاتی ہے۔ صرف زبان سے اقرار کرلینا بھی کافی ہے۔ کسی آدمی کے ذریعہ سے بیعت لینا بھی جائز ہے۔ بزرگانِ طریقت لگن میں پانی رکھتے ہیں، ایک طرف بیعت لینے والا ہاتھ رکھتا ہے اور ایک طرف بیعت کرنے والی عورت ہاتھ رکھتی ہے، بعض حضرات اپنی چادر یا رومال کا سرا خود پکڑتے ہیں اور دوسرا سرا عورت پکڑتی ہے۔ مرد لوگ بیعت لینے والے کے ہاتھ کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑتے ہیں۔ کس بات پر بیعت لی جاتی ہے؟ اس سے پہلے کی آیت اور حدیث میں بعض امور کا ذکر ہے۔ مگر رسولِ خدا ﷺ جنگ کے وقت بھی بیعت لیتے تھے، بعض سے اس بات پر بیعت لی کہ کسی سے کچھ نہ مانگیں گے۔ ان لوگوں کی یہ حالت تھی کہ اگر اونٹ پر سوار ہیں مہار گرگئی ہو، ہاتھ سے نکل گئی ہو تو اونٹ کو بٹھا کر اس سے اُتر کر اونٹ کی مہار لے لیتے مگر کسی سے یہ نہ کہتے کہ ذرا مجھے اونٹ کی مہار دے دو۔ رسول خدا ﷺ محبت پر بھی بیعت لیتے تھے بہرحال جو مہم سامنے آتی اس کے متعلق پابندی سے قائم رہنے کے لئے بیعت لیتے۔ کیا توبہ اور استغفار پڑھنا کافی نہیں ہے؟

صاحبو! یہاں وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ہے۔ پیغمبر کے مغفرت طلب کرنے کا بھی ذکر ہے ایک دوسری جگہ:-

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا۔ (النساء آیت ۶۴)

"اگر یہ لوگ جب کہ اپنے اوپر انھوں نے ظلم اور نہ کرنے کا کام کیا ہے اور وہ پھر تمہارے پاس حاضر ہوں پھر وہ استغفار کریں اور پیغمبر بھی اُن کے لئے مغفرت طلب کریں تو اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے"۔

جب تک دنیا میں رسولِ خدا ﷺ جلوہ فرما تھے گناہگاروں کے لئے مغفرت طلب فرماتے تھے اور جب کہ گناہگاروں کے آنکھوں سے پردہ کئے ہیں تو ان کا خلیفہ، ان کا نائب، ان کا قائم مقام لوگوں سے بیعت بھی لے گا اور دُعائے مغفرت بھی کرے گا۔ اس سے کیا ثابت ہوا؟ مشائخین کرام اپنے مُریدوں سے جو بیعت لیتے ہیں۔ یہ اس کا ماخذ ہے۔ سلسلۂ سخن میں قائم مقامی اور خلافت کا بھی مسئلہ آجاتا ہے۔ خلیفہ وہ ہے جو مُسْتَخْلِف (یعنی اصل شخص جو بیعت لینے والا ہے) کا کام دینے والا ہو۔ لہٰذا خلیفہ میں اصل شخص کے اہم صفات ہوں۔ اور وہ اپنے رنگ پر رنگین کرسکتا ہو۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ قرآن، حدیث، فقہ کے لئے جو ضروری چیزیں ہیں، اس سے واقف ہو اور دوسروں کو تعلیم دے سکتا ہو۔ سب سے اہم مسئلہ یہ ہے کہ بیعت کرے تو کس کے ہاتھ پر؟ بعض علماء کا قول تو بیان کرچکا۔ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ تم اس شخص کے پاس بیٹھو جس کے

پاس تمہارے خطرات بند ہو جائیں یا کم سے کم ہو جائیں تو ایسے شخص کی صحبت اور اس کے پاس بیٹھنا مفید ہو سکتا ہے۔ بعض لوگ اپنا اثر دوسروں پر ڈالتے ہیں اور اپنی قوتِ قلبی سے اور اپنے ذاتی اثر سے دوسروں کے خطرات اور دوسروں کے بُرے تحریکات اور گناہوں کی تاریکی اور سیاہی دور کرتے ہیں اور بعض لوگ اپنا کام کرتے رہتے ہیں اور ان کے فیضِ صحبت سے لوگ دُرست ہوتے جاتے ہیں، انگریزی الفاظ میں پہلی صورت کو اٹینشن (Attention) اور اپنا ول پور (Will Power) ڈالنا کہتے ہیں۔ اور دوسری صورت کو تموج یا ویبریشن (Vibration) کہتے ہیں۔ اسی واسطہ بزرگانِ طریقت کہتے ہیں۔ ''صحبتِ صالح ترا صالح کند۔ صحبتِ طالح ترا طالح کند''۔ خلافت میں اصل صحبت اور تعلیم ہے جو گزشتہ زمانہ میں بیعت لینے کو بغاوت اور جنگ کی ایک صورت پیدا کرنا سمجھا جاتا تھا۔ لہٰذا اس سے بچنے کے لئے اپنا جبہ یا ٹوپی پہنا دیتے تھے۔ بہرحال خلافت اور قائم مقامی کا سلسلہ جاری ہے اور انشاء اللہ قیامت تک جاری رہے گا۔ بعض حضرات اپنے شاگرد اور مُرید کو تربیت کرکے چھوڑ دیتے اور یہ نہ فرماتے کہ تم میرے قائم مقام ہو۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوا ہے کہ سو (۱۰۰) ڈیڑھ سو برس بلکہ اس سے زیادہ زمانے کے بعد ایک بڑے بزرگ نے کسی کو اپنے فیض سے مالا مال کر دیا جیسے امام جعفر صادقؒ سے ڈیڑھ سو برس بعد بایزیدؒ کی تربیت ہوئی اور وہ امام سے مستفید ہوئے۔ ایسی صورت کو طریقہ اویسی کہتے ہیں۔ بعض حضرات اپنی جانماز دیتے ہیں اور اپنی تعلیم کی کتاب دیتے ہیں۔ بعض دفعہ چند شیوخ جمع ہو کر طالب کے سر پر شیخ کا عمامہ باندھ دیتے ہیں اور اس میں دیگر حضرات بھی ہاتھ لگاتے ہیں۔

سجادہ جانماز کو کہتے ہیں اور اس قائم مقام اور خلیفہ کو سجادہ نشین۔ اور آج کل تو سجادہ ہی کہتے ہیں۔ یہ سب خلیفۂ رسول ہیں۔ قائم مقامی کی نشر و اشاعت ہے۔ آج کل معنٰی سے بُعد ہوتا جا رہا ہے۔ غرض کہ مقصدِ اصلی سے دوری کی وجہ سے صورت رہ گئی ہے اور سیرت گم ہو گئی ہے۔ ہاتھ سے ہاتھ ملنے کا بڑا ہی اثر ہے۔ اگر بیچ والے لائق نہ ہوں تو اوپر والے سنبھال لیتے ہیں۔ مسئلہ کی شرح پہلے چلے جاری ہے۔ اس لئے آخر میں چند ضروری باتیں بیان کر دیتا ہوں۔

یہ بیعت کرنے کا فائدہ کیا ہے؟ میں نے اس سے پہلے بیان کر دیا ہے کہ صرف بیعت کرنے سے کام نہیں نکلتا بلکہ پیغمبر کا دُعائے مغفرت کرنا بھی ضروری ہے۔ اس کا فائدہ پوچھتے ہو۔ دُعائے مغفرت کو ستر (۷۰) مرتبہ بھی کی جائے تو زیادہ نہیں۔ میں نے یہ بھی بیان کر دیا ہے کہ بیعت توبہ کی ایک صورت ہے اور توبہ کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُوا عَنِ السَّيِّئَاتِ ۔ (الشوریٰ آیت ۲۵) ''اللہ ہی توبہ قبول کرتا ہے اور گناہوں کو معاف کرتا ہے'' مغفرت کے معنی ہیں گناہوں کو چھپا دینا، اُن کو ظاہر نہ ہونے دینا کہ گنہگار رسوا ہو جائیں۔ اور عفو کے معنی یہ ہیں کہ گناہوں کو مٹا ہی دیں کہ داغ دھبہ باقی نہ رہے۔ توبہ کی اعلیٰ صورت یہ ہے کہ: فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۔ (الفرقان۔ آیت ۷۰) خدائے تعالیٰ کریم اکرام گناہوں کو نیکی سے بدل بھی دیتا ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ ایسا اس شخص کے ساتھ کیا جاتا ہے جس پر ''سرِّ قدر'' کھل جائے اور اس کا ارادہ فنا ہو جائے۔

واضح ہو کہ اللہ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی کئی حالتیں ہیں۔ وَمَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ ۔ (الاحقاف آیت ۹) مجھے نہیں معلوم کہ اللہ میرے ساتھ کیا کرتا ہے اور تمہارے ساتھ کیا۔ یہ خدائے تعالیٰ کی اس شان کی نسبت کرتے ہے کہ هٰؤُلَاءِ

لِلْجَنَّةِ وَلَا اُبَالِی ھٰؤُلَاءِ لِلنَّارِ وَلَا اُبَالِی ۔'' یہ جنت کا حصہ ہے اور مجھے کیا پروا ہے، اور یہ دوزخ کا حصہ ہے مجھے کیا پروا (حدیث قدسی) اس ارشاد لا ابالی سے سب پریشان ہیں، حضور کی ایک اور شان ہے جو سراپا اطاعت، فرمانبرداری کی ہے تیرا جو حکم، تیری جو مرضی، اس کا کیا نتیجہ؟ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ (الفتح آیت ۱۰) ''جو تمہارے ہاتھ پر بیعت کررہے ہیں وہ میرے ہی ہاتھ پر بیعت کررہے ہیں ۔ خدا کا ہاتھ اُن کے ہاتھوں پر ہے''۔ یہ شانِ عبدیت ہے ۔ ایک اور شان یا ایک اور حال ہے ۔ لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ ؛ ''میرا اللہ کے ساتھ ایک ایسا وقت بھی ہے کہ وہاں مقرب فرشتے، مرسل پیغمبر کی گنجائش نہیں''۔

ذرا سمجھو، رسولِ خدا ﷺ بھی تو نبی مرسل ہیں وہاں ان کی بھی گنجائش باقی نہیں ہے ۔ ایک روایت میں ایسا بھی آیا ہے: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ دربار نبوت میں حاضر ہوئیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ۔ مَنْ؟ حضرت ام المومنین نے عرض کیا، عائشہ، سرکار نے فرمایا ۔ مَنْ عَائِشَۃ؟ بیوی نے عرض کیا، بِنْتُ صِدِّیْق ؛ دربار نبوت سے پھر پوچھا گیا ۔ مَنْ صِدِّیْق ؛ ام المومنین نے عرض کیا، صدیق محمد پھر سوال کیا گیا ۔ مَنْ محمد ؛ یہ شان دیکھ کر حضرت ام المومنین بی بی عائشہ صدیقہؓ وہاں سے چلی گئیں ۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَکَ عَلٰٓی اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا یَسْرِقْنَ وَلَا یَزْنِیْنَ وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَھُنَّ وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُھْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَہٗ بَیْنَ اَیْدِیْھِنَّ وَاَرْجُلِھِنَّ وَلَا یَعْصِیْنَکَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْھُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَھُنَّ اللّٰہَ ۔ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۔ (الممتحنۃ ۔ آیت ۱۲)

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ ؛ اے نبی! اے پیغمبر! اِذَا جَآءَکَ ؛ جب تمہارے پاس آئیں ۔ اَلْمُؤْمِنٰتُ ؛ مسلمان، ایماندار عورتیں ۔ یُبَایِعْنَکَ ؛ تم سے بیعت کرنے کو ۔ عَلٰٓی اَنْ ؛ اس شرط پر کہ ۔ لَا یُشْرِکْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا ؛ کسی کو خدا کا شریک نہ ٹھہرائیں ۔ وَلَا یَسْرِقْنَ ؛ اور نہ چوری کریں ۔ وَلَا یَزْنِیْنَ ؛ اور نہ زنا و بدکاری کریں ۔ وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَھُنَّ ؛ اور اپنے بچوں کو قتل نہ کریں ۔ اس میں بے ضرورت حمل ساقط کردینا بھی داخل ہے ۔ وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُھْتَانٍ ؛ اور بہتان، طوفان اور تہمت نہ باندھیں ۔ یَفْتَرِیْنَہٗ ؛ کہ افترا کرتی ہیں، جھوٹ باندھتی ہیں ۔ بَیْنَ اَیْدِیْھِنَّ وَاَرْجُلِھِنَّ ؛ سامنے کے سامنے، دیدہ دلیری سے ۔ جان بوجھ کر ۔ عربوں کا محاورہ ہے بَیْنَ یَدَیْکَ اور اسی طرح بَیْنَ یَدَیْکَ وَرِجْلَیْکَ ؛ یعنی سامنے، دیکھتے دکھاتے ۔ وَلَا یَعْصِیْنَکَ فِیْ مَعْرُوْفٍ ؛ اور تمہاری نافرمانی، عدول حکمی و عصیان نہ کریں گے اچھے کام میں ۔ فَبَایِعْھُنَّ ؛ تو ان کی بیعت کو قبول کرلو ۔ وَاسْتَغْفِرْ لَھُنَّ اللّٰہَ ؛ اور ان کے لئے اللہ سے دعائے مغفرت کرو ۔ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ؛ بے شک اللہ مغفرت اور رحمت کرنے والا ہے ۔ گزشتہ گناہوں کو معاف فرماتا ہے اور اپنی رحمت میں چھپالیتا ہے ۔

ترجمہ:- اے نبی! جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں بیعت کرنے آئیں کہ خدا کا کسی کو شریک نہ بنائیں گی، نہ چوری کریں گی نہ زنا، نہ اپنی اولاد کو مار ڈالیں گی اور نہ جان بوجھ کر دیکھتے دکھاتے کسی پر تہمت لیں گی، بہتان باندھیں گی اور نہ نیک کام میں تمہاری نافرمانی کریں گی تو ان کی بیعت قبول کرو اور اللہ سے

ان کے لئے دُعائے مغفرت کرو اللہ تو غفور رحیم ہے۔

صاحبو! بیعت کیا ہے؟ توبہ ہے آئندہ نیک عمل کرنے کا معاہدہ ہے اور اس بات پر کسی نیک آدمی کو گواہ بنانا اور ان سے مغفرت کی دُعا چاہنا۔ آج کل جہاں تمام مذہبی کام رسمی رہ گئے ہیں بیعت بھی ایک رسم رہ گئی ہے۔ عمل سے کسی کو غرض نہیں۔ معاہدۂ عمل کر کے عمل نہ کرنا ایک جھوٹ اور ایک گناہ کرنا ہے اور اس پر ایک بزرگ کو گواہ رکھنا ہے۔ خدا کے طالب سو میں دو چار بھی نہیں نکلتے یا تو ایک رسم کو پورا کرتے ہیں یا اس واسطے بیعت کرتے ہیں کہ جادو، شیطانی، آسیبی اثرات دُور ہوجائیں یا بیمار اچھا ہوجائے۔ پابندیٔ صوم وصلوٰۃ بہت کم مقصود ہے۔ اذکار و اشغال ہزار میں ایک کو بھی مطلوب نہیں۔ مگر یہ بیعت بھی ان لوگوں کا کام ہے جن کو مذہب سے کچھ ربط ہے۔ بزرگوں کی عزت ان کے دل میں ہے مگر اس دورِ جدید میں کیسی توبہ کیسی بیعت کیسی پیری مریدی؟ ان سب کو ڈھکوسلہ سمجھتے ہیں۔ اصل یہ ہے کہ ان لوگوں کو خدا سے کچھ غرض ہی نہیں ہے۔ اس نام پاک کو اسم بلامسمّٰی سمجھتے ہیں۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ۔ (الفتح۔ آیت ۱۸)

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ ؛ بے شک اللہ راضی ہوگیا۔ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ ان ایمانداروں سے۔ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ ؛ جب کہ وہ تم سے بیعت کرتے ہیں۔ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ؛ درخت کے نیچے۔

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یقیناً اللہ اِن مومنوں سے راضی ہے کہ وہ تمہارے ہاتھ پر اُس درخت کے نیچے بیعت کرتے ہیں۔

صاحبو! یہاں حدیبیہ میں ایک درخت کے نیچے رسولِ خدا ﷺ کے دستِ مبارک پر بیعت رضوان کا ذکر ہے۔ اللہ نے ان بیعت کرنے والوں کے مضبوط ایمان و اطمینان سے واقف ہوکر نورِ سکینہ سے سرفراز کیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا مندی کا اظہار کیا۔ ان نوسو (۹۰۰) آدمیوں میں ابوبکرؓ۔ عمرؓ۔ عثمانؓ۔ علیؓ بھی تھے جن سے خدا راضی ہے اُن کے ایمان سے واقف ہے۔ کوئی بے دین قرآن کو نہ مانے، ان صحابہ کے ایمان کو تسلیم نہ کرے ہم کو اس کی پروا کیا ہے۔ اصل رضامندی خداوند عالم کی ان صحابہ کو حاصل تھی۔ ان صحابہ کو نہ ماننا ایک طرح سے قرآن کو نہ ماننا ہے۔ اُن کا خود کو "مومن" کہنا خلافِ واقعہ ہے۔ ہم کو اللہ اور اس کا رسول بس۔ جن سے اللہ و رسول راضی، ہم بھی اُن سے راضی۔

مَنْ مَاتَ وَلَا بَيْعَةَ عَلَيْهِ، مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً ۔

(مسند احمد۔ ابن سعد عن ابن عمر) کنز۔ حم۔ طب۔ عن معاویۃ) کنز ج ۱)

مَاتَ ؛ مرگیا۔ وَلَا بَيْعَةَ عَلَيْهِ ؛ اور اس کو بیعت نہیں۔ اور اس نے بیعت نہ کی۔ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً ؛ جاہلیت کی موت مرا۔

ترجمہ: جو بغیر بیعت کے مرگیا وہ جاہلیت کی موت مرا۔

(مسند احمد میں ابن سعد عن ابن عمر سے اور معاویہ سے۔ حم۔ طبرانی اور کنز العمال جلد اول ص ۲۶)

أُبَايِعُكُمْ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهُ بَيْنَ أَيْدِيْكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْنِيْ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ ۔ فَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَأُخِذَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهٗ وَ طُهُوْرٌ وَمَنْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَذٰلِكَ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ وَ إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهٗ ۔

(حم ق ت ن ۔ عن عبادة بن الصامت) كنز ج ١)

أُبَايِعُكُمْ : میں تم سے بیعت لیتا ہوں ۔ عَلٰى أَنْ : اس بات پر کہ ۔ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا : اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ ۔ وَلَا تَزْنُوْا : اور نہ زنا کرو ۔ وَلَا تَأْتُوْا بِبُهْتَانٍ : اور تہمت نہ باندھو ۔ بَيْنَ أَيْدِيْكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ : دیکھتے دکھاتے ، جان بوجھ کر جھوٹ گھڑو ۔ فِيْ مَعْرُوْفٍ : کسی بھلائی میں ۔ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ : پس تم میں سے جس نے عہد پورا کیا ۔ فَمَنْ أَصَابَ : پس جو پہنچا ۔ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا : ان میں سے کسی چیز کو ۔ فَأُخِذَ بِهٖ : اس پر مؤاخذہ کیا گیا ۔ وَمَنْ سَتَرَهُ اللّٰهُ : اور جس کو اللہ نے چھپا دیا ۔ فَذٰلِكَ إِلَى اللّٰهِ تو وہ اللہ کی طرف ہے ۔ إِنْ شَآءَ : اگر چاہا ۔ عَذَّبَهٗ : اسے عذاب دے ۔

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی ﷺ نے ، میں تم سے بیعت لیتا ہوں اس بات پر کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور نہ چوری کرو نہ زنا کرو اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو اور جان بوجھ کر کسی پر بہتان مت گھڑو اور کسی بھلائی میں میری نافرمانی نہ کرو ۔ پس تم میں سے جس نے عہد پورا کیا تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے اور جو ان میں سے کسی چیز کو پہنچا پھر اس پر دنیا میں مواخذہ کیا گیا (سزا دی گئی) تو اس کیلئے وہ کفارہ اور پاکی ہے اور جس کو اللہ نے چھپایا تو وہ اللہ عزوجل کی طرف ہے کہ چاہے اُسے عذاب کرے چاہے بخش دے ۔ (کنز العمال جلد اول ص ١٥)

أُبَايِعُكَ عَلٰى أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ ۔ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتُنَاصِحَ الْمُسْلِمَ وَتُفَارِقَ الْمُشْرِكَ ۔

(ك ۔ عن ابی الیسر) کنز ۔ جلد١)

تَعْبُدَ اللّٰهَ : تو اللہ کی عبادت کرے ۔ تُنَاصِحَ : خیر خواہی کرے تو ۔ تُفَارِقَ : علیحدہ رہے تو ۔

ترجمہ: حضرت ابو یُسر سے روایت ہے ، نبی کریم ﷺ نے فرمایا ۔ میں تجھ سے اس بات پر بیعت لیتا ہوں کہ تو اللہ کی عبادت کرے گا اور نماز قائم کرے گا اور زکوۃ دے گا اور مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی کرے گا اور مشرک سے علیحدہ رہے گا ۔ (کنز العمال ۔ جلد اول)

إِنِّيْ لَا أُصَافِحُ النِّسَآءَ إِنَّمَا قَوْلِيْ لِمِائَةِ امْرَأَةٍ كَقَوْلِيْ لِامْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ ۔

(ابن سعد عن عبدالله بن الزبير) حم ۔ ت ۔ حسن ۔ صحيح ۔ ن ۔ وابن سعد طب ۔ ق ۔ عن ۔ اميمة بنت رقيقة ۔

لَا أُصَافِحُ : میں مصافحہ نہیں کرتا ۔ لِمِائَةِ امْرَأَةٍ : سو عورتوں کے لئے ۔

ترجمہ: حضرت ابن سعد عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت کرتے ہیں ، فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ "میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا

جیسے میری بات ایک عورت کے لئے ہے بس ویسے ہی میری بات سو عورتوں کے لئے بھی ہے۔ (یعنی زبانی بیعت لیتا ہوں)۔

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ قُدَامَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: ھَاجَرْتُ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَاَتَیْتُہٗ فَقُلْتُ نَاوِلْنِیْ یَدَکَ اُبَایِعْکَ، فَنَاوَلَنِیْ یَدَہٗ فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُحِبُّکَ، قَالَ "اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ"۔ (رواہ الترمذی والنسائی)

ھَاجَرْتُ: میں نے ہجرت کی۔ فَاَتَیْتُہٗ: پس میں آپ کے پاس آیا۔ نَاوِلْنِیْ یَدَکَ: مجھے اپنا ہاتھ دیجئے۔ فَنَاوَلَنِیْ: تو آپ نے مجھے دیا۔ اُحِبُّکَ: میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ اَلْمَرْءُ: مرد، آدمی۔

ترجمہ: حضرت صفوان بن قدامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کی طرف ہجرت کی۔ میں آپؐ کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے اپنا ہاتھ دیجئے کہ میں بیعت کروں۔ تو آپؐ نے مجھے اپنا ہاتھ دیا پس میں نے کہا یا رسول اللہ میں آپ سے محبت کرتا ہوں تو فرمایا: آدمی اس کے ساتھ ہے جس سے محبت کرے۔

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیِّ قَالَ: کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ تِسْعَۃً اَوْ ثَمَانِیَۃً اَوْ سَبْعَۃً فَقَالَ اَلَا تُبَایِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ (ﷺ) فَبَسَطْنَا اَیْدِیَنَا وَ قُلْنَا عَلٰی مَا نُبَایِعُکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ عَلٰی اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَصَلُّوا الصَّلَوٰتِ الْخَمْسَ وَتَسْمَعُوْا وَتُطِیْعُوْا وَاَسَرَّ کَلِمَۃً خَفِیَّۃً قَالَ وَلَا تَسْاَلُوا النَّاسَ شَیْئًا فَلَقَدْ رَاَیْتُ بَعْضَ اُولٰٓئِکَ النَّفَرِ یَسْقُطُ سَوْطُ اَحَدِھِمْ فَمَا یَسْاَلُ اَحَدًا یُنَاوِلُہٗ اِیَّاہُ۔

(اخرجہ مسلم و ابوداود و النسائی۔ (تیسیر)

اَلَا تُبَایِعُوْنَ: کیا تم بیعت نہیں کرتے؟ فَبَسَطْنَا اَیْدِیَنَا: تو ہم نے اپنے ہاتھ پھیلا دیے۔ عَلٰی مَا نُبَایِعُکَ: ہم آپ سے کس بات پر بیعت کریں۔ تُصَلُّوا الصَّلَوٰتِ الْخَمْسَ: تم پانچ نمازیں پڑھو۔ اَسَرَّ: راز کی طرح کہہ دی۔ کَلِمَۃً خَفِیَّۃً: آسان اور ہلکی بات۔ لَا تَسْاَلُوْا: مت مانگو۔

ترجمہ: حضرت عوف بن مالک الاشجعی سے روایت ہے کہا کہ ہم نبی ﷺ کے پاس نو، آٹھ یا سات آدمی تھے۔ تو آپؐ نے فرمایا کیا تم اللہ کے رسول سے بیعت نہیں کرتے؟ پس ہم نے اپنے ہاتھ پھیلا دیے اور ہم نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہم آپ سے کس بات پر بیعت کریں؟ فرمایا اس بات پر کہ اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ اور پانچ نمازیں پڑھو اور (حاکم کی بات) سنو اور اطاعت کرو اور ایک بات آہستہ سے راز میں کہی "اور لوگوں سے کچھ نہ مانگو"۔ (راوی کہتے ہیں) پس میں نے ان اشخاص میں سے بعض کو دیکھا ہے کہ کسی کا کوڑا گر جاتا ہے تو وہ اسے اٹھا کر دینے کسی سے نہ مانگتے۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا: قَالَتْ مَا مَسَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَدَ امْرَاَۃٍ قَطُّ اِلَّا اَنْ یَّاْخُذَ عَلَیْھَا فَاِذَا اَخَذَ عَلَیْہِ فَاَعْطَتْہُ۔ قَالَ "اِذْھَبِیْ فَقَدْ بَایَعْتُکِ"۔ (رواہ الشیخان و ابوداود)

مَامَسَّ : نہیں چھوا ۔ یَدَامْرَأَۃٍ : کسی عورت کا ہاتھ ۔ قَطُّ : کبھی ۔ اَعْطَتْهُ : اس عورت نے آپ کو دینا چاہا ۔ اِذْهَبِیْ : تو جا ۔ لَقَدْ بَایَعْتُکِ : میں نے تجھ سے بیعت لے لی ۔

ترجمہ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی عورت کا ہاتھ نہیں چھوا اور کسی عورت سے بیعت لینے کے لئے اس عورت نے اپنا ہاتھ دیا ہو تو آپ نے فرمایا کہ جا میں نے تجھ سے بیعت لے لی ۔ (الشیخان اور ابوداود نے روایت کی)

بَابٌ فِی التَّوْبَةِ
(توبہ کے بارے میں)

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا عَسٰی رَبُّكُمْ اَنْ یُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَیُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۔ (تحریم ۔ آیت ۸)

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا : اے مسلمانو ! اے ایمان والو ! اے لوگو جو ایمان لائے ہو ۔ تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰهِ : اللہ کی طرف رجوع کرو ، توبہ کرو ، توبہ بھی کیسی ؟ تَوْبَةً نَّصُوْحًا : خالص توبہ ، پُر اخلاص ، صفائی دل کے ساتھ سچی توبہ کرو ۔ عَسٰی رَبُّكُمْ : امید ہے کہ تمہارا رب ، کیا تعجب ہے ، ممکن ہے ، عنقریب تمہارا پروردگار تم کو تمہاری توبہ کا ثمرہ دے گا ۔ کیا دے گا ؟ اَنْ یُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ : کہ تمہاری برائیاں معاف کردے گا ، تمہارے گناہوں کا کفارہ کردے گا ۔ تمہاری بدیوں کو دور کردے گا ۔ وَیُدْخِلَكُمْ : اور تم کو داخل کرے گا ۔ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ : ان جنتوں میں جن کے نیچے نیچے نہریں جاری رہیں گی ، ندیاں بہتی ہوں گی ۔

ترجمہ :- اللہ تعالٰی فرماتا ہے : اے مسلمانو ! تم اللہ کی طرف صاف دلی کے ساتھ توبہ کرو ۔ امید ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہوں کو معاف کردے گا اور تم کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نیچے نہریں جاری ہیں (یعنی وہ باغ ہمیشہ سرسبز رہیں گے) ۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَیَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ وَیَعْلَمُ مَاتَفْعَلُوْنَ ۔

(الشوریٰ ۔ آیت ۲۵)

وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ : اور وہی ہے جو توبہ قبول فرماتا ہے ۔ عَنْ عِبَادِهٖ : اپنے بندوں سے ۔ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے ۔ وَیَعْفُوْ عَنِ السَّیِّاٰتِ : اور ان کی برائیوں کو مٹا دیتا ہے ۔ وَیَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ : اور تم جو کچھ کرتے ہو اس کو جانتا بھی ہے ۔

ترجمہ :- اللہ تعالٰی فرماتا ہے : اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور سیئات (خطیات) کو عفو کرتا ہے (گناہوں کو بخشتا ہے) اور تم جو کچھ کرتے ہو اس کو خوب جانتا ہے ۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : فَاُولٰٓئِكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۔ (الفرقان ۔ آیت ۷۰)

فَاُولٰٓئِكَ : پھر یہ لوگ ۔ یُبَدِّلُ اللّٰهُ : اللہ بدل دے گا ۔ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ : ان کے گناہوں کو نیکیوں سے ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ لوگ وہ ہیں جن کے گناہوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دیتا ہے۔

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ (التوبۃ۔ آیت ۱۰۲)

وَاٰخَرُوْنَ: اور ان کے سوا چند دوسرے لوگ بھی ہیں، اور کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جنھوں نے۔ اِعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ: اپنے گناہوں کا اعتراف کیا۔ توبہ واستغفار کیا۔ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا: خلط ملط کردیا عمل صالح کو۔ اچھے کاموں کو ملادیا۔ وَّاٰخَرَ سَيِّئًا: اور دوسرے برے کاموں کو۔ عَسَى اللّٰهُ: شاید کہ اللہ۔ قریب ہے کہ اللہ۔ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ: کہ ان کی طرف رحمت کے ساتھ متوجہ ہوجائے۔ ان کی توبہ قبول کرلے۔ ان کی خطاؤں سے درگزر فرمادے۔ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ: اللہ تو غفور، رحیم ہے ہی۔ وہی مغفرت کرنے والا ہے۔ وہی رحم کرنے والا ہے۔ وہی گناہ بخشنے والا ہے۔ وہی اپنے رحم وکرم سے سرفراز کرنے والا ہے۔

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کچھ اور لوگ بھی ہیں جنھوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کرلیا ہے (اقرار کرلیا ہے) اچھے کاموں کے ساتھ برے کاموں کو بھی خلط ملط کردیا۔ عنقریب اللہ ان کی توبہ قبول فرمائے گا اور اللہ تو غفور، رحیم ہے ہی۔

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ٥ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ۔ (آل عمران۔ آیت ۱۳۵۔۱۳۶)

وَالَّذِيْنَ: اور وہ لوگ جو۔ اِذَا فَعَلُوْا: جب کرتے ہیں۔ فَاحِشَةً: ظاہر غلطی، بے حیائی کا کام۔ اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ: یا اپنے نفسوں، اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔ ان کو نقصان پہونچاتے ہیں، ان کا حق ادا نہیں کرتے۔ ذَكَرُوا اللّٰهَ: اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں۔ انھیں خدا یاد آجاتا ہے۔ خدا کا ذکر کرتے ہیں۔ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ: تو اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتے ہیں، جب ان کو خدا یاد آجاتا ہے تو اپنے خطاؤں کی معافی چاہتے ہیں۔ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ: اور کون مغفرت کرتا ہے گناہوں کی سوائے خدا کے۔ وَلَمْ يُصِرُّوْا: اور اصرار نہیں کیا، ہٹ نہیں کی۔ عَلٰى مَا فَعَلُوْا: اس چیز پر کہ انھوں نے کیا، اپنے برے کاموں پر اصرار نہیں کرتے۔ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ: بحالیکہ وہ علم رکھتے ہیں، جان بوجھ کر۔

اُولٰٓئِكَ: یہ لوگ۔ جَزَآؤُهُمْ: ان کی جزا، ان کا بدلہ۔ مَّغْفِرَةٌ: خطاپوشی، معافی، مغفرت۔ مِّنْ رَّبِّهِمْ: ان لوگوں کے رب کی طرف سے۔ ان کے پروردگار کی طرف سے۔ وَجَنّٰتٌ: اور جنتیں ہیں۔ بہشت ہیں۔ گھنے درخت والے باغ ہیں تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ: جن کے نیچے نیچے نہریں، ندیاں بہتی ہیں۔ یعنی یہ باغ ہمیشہ سرسبز رہتے ہیں۔ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا: بحالیکہ یہ لوگ ان جنتوں میں ہمیشہ رہیں گے۔ یعنی ان نعمتوں کو زوال نہیں۔ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ: اور عمل کرنے والوں کا اجر، کام کرنے والوں کا بدلہ کیسا اچھا ہے۔

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور وہ لوگ جب کوئی فاش غلطی کرتے ہیں یا اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں اور انھیں خدا یاد آجاتا ہے تو (فوراً) اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں اور اللہ کے سوا کون ہے جو خطا پوشی کرتا ہے؟ (یہ لوگ اپنی غلط کاری پر) اپنے گناہوں پر جان بوجھ کر اصرار نہیں کرتے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کی جزا (اور بدلہ) ان کے پروردگار کی طرف سے مغفرت (اور خطا پوشی) ہے اور جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ یہ لوگ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور (دیکھو) نیک عمل کرنے والوں کو کیسا اچھا (ثواب اور) اجر (دیا گیا) ہے۔

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا۔ (النساء۔ آیت ۶۴)

وَلَوْ اَنَّھُمْ ؛ اور اگر وہ لوگ۔ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ ؛ جب کہ اُنھوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے۔ اپنے ہاتھوں اپنا برا کیا ہے۔ جَآءُوْکَ ؛ تمہارے پاس آتے۔ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ ؛ پھر اللہ سے مغفرت چاہتے، معافی مانگتے۔ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ ؛ اور پیغمبر بھی ان کے لئے مغفرت کی دُعا مانگتے۔ جب رسولِ خدا ﷺ نے دنیا سے پردہ کیا ہے تو اُن کے قائم مقام، ان کے جانشین کو مغفرت طلب کرنا چاہیے۔ اگر کوئی آنحضرت ﷺ کو دیکھتا ہے اُسے چاہیے کہ وہ خود آپؐ سے دُعائے مغفرت چاہے۔

لَوَجَدُوا اللّٰہَ ؛ تو اللہ کو پاتے۔ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ؛ توبہ قبول کرنے والا، رحم فرمانے والا۔ مغفرت کے ساتھ پھرنے والا محبت کے ساتھ جھکنے والا۔

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور اگر اُنھوں نے اپنا برا آپ کیا تھا (اپنی تباہی و بربادی کر دی تھی) تو تمہارے پاس آتے، اللہ سے مغفرت طلب کرتے اور رسول بھی اُن کے لئے مغفرت طلب کرتے تو اللہ کو تواب و رحیم پاتے۔

صاحبو! آج کل بزرگوں سے اعراض و روگردانی کی ہوا چل رہی ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں۔ مرشد کی ضرورت کیا ہے؟ اللہ بس ہے۔ اسی سے مغفرت مانگو۔ کوئی ذرا اس آیت پر غور کرے اور وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ کو سمجھے کہ پیغمبر کے بھی دُعائے مغفرت دینے کی کیا ضرورت تھی؟ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ تو تھا ہی۔ یہ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ کیوں؟ یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے بھی یعقوب علیہ السلام سے دُعائے مغفرت چاہی تھی۔ یہ سب کیوں؟ یہ توسّل ہے، یہ استمداد ہے، یہ امر وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ کا امتثال ہے۔ اوّل اللہ تعالیٰ کے دربار میں جانے کے قابل منہ تو بناؤ پھر اُس دربارِ انوار تک جانے کی جرأت کرنا۔

محبوبِ خدا سے پھیر کے منہ اللہ کو شکل دکھاتا کیا

دراصل ان لوگوں کے دلوں میں نہ پیغمبر کی عظمت ہے نہ اُن کی محبت۔ جس کا نتیجہ "ازیں سو راندہ و ازاں سو درماندہ"۔

یہ لوگ شفاعتِ نبوت سے محروم اور رحمتِ ربوبیت سے مردود ۔ ذٰلِکَ ھُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ ۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ۔ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ فِی الْیَوْمِ اَکْثَرَ مِنْ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً ۔ (رواہ البخاری)

لَاَسْتَغْفِرُ : میں ضرور مغفرت طلب کرتا ہوں ۔ اَتُوْبُ اِلَیْہِ : اس کی طرف رجوع ہوتا ہوں ۔ فِی الْیَوْمِ : ایک دن میں ۔

سَبْعِیْنَ مَرَّۃً : ستر (۷۰) مرتبہ ۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا کہ، فرمایا رسول اللہ ﷺ نے "خدا کی قسم میں ایک دن میں ستر بار سے زیادہ اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کی طرف رجوع ہوتا ہوں (توبہ کرتا ہوں) ۔

عنِ الْاَغَرِّ الْمُزَنِیِّ قَالَ ۔ قَالَ رسول اللّٰہِ ﷺ ۔ "اِنَّہٗ لَیُغَانُ عَلٰی قَلْبِیْ وَاِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ فِی الْیَوْمِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ ۔ (رواہ مسلم)

لَیُغَانُ : کدورت چھا جاتی ہے ۔ مِائَۃَ مَرَّۃٍ : ایک سو بار ۔

ترجمہ: حضرت اغرّ مزنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ۔ "بے شک میرے دل پر کدورت چھا جاتی ہے اور میں ایک دن میں سو بار مغفرت طلب کرتا ہوں ۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عنہُ قَالَ ۔ قَالَ رسولُ اللّٰہِ ﷺ کَانَ فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ اِنْسَانًا ۔ ثُمَّ خَرَجَ یَسْاَلُ فَاَتٰی رَاھِبًا فَسَاَلَہٗ ۔ فَقَالَ اٰلَہٗ تَوْبَۃٌ قَالَ لَا ۔ فَقَتَلَہٗ وَجَعَلَ یَسْاَلُ ۔ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ اِئْتِ قَرْیَۃَ کَذَا وَکَذَا ۔ فَاَدْرَکَہُ الْمَوْتُ ۔ فَنَاءَ بِصَدْرِہٖ نَحْوَھَا ۔ فَاخْتَصَمَتْ فِیْہِ مَلَائِکَۃُ الرَّحْمَۃِ وَمَلَائِکَۃُ الْعَذَابِ ۔ فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلٰی ھٰذِہٖ اَنْ تَقَرَّبِیْ وَ اِلٰی ھٰذِہٖ اَنْ تَبَاعَدِیْ ۔ فَقَالَ قِیْسُوْا مَا بَیْنَھُمَا ۔ فَوُجِدَ اِلٰی ھٰذِہٖ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَہٗ ۔ (متفق علیہ)

لغات: تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ : ننانوے (۹۹) ۔ خَرَجَ یَسْاَلُ : پوچھتا ہوا نکلا ۔ فَاَتٰی رَاھِبًا : پس ایک راہب (عیسائی بزرگ) کے پاس آیا ۔ اَلَہٗ تَوْبَۃٌ : کیا اس کے لئے توبہ ہے؟ جَعَلَ یَسْاَلُ : وہ پوچھنے لگا ۔ اِئْتِ قَرْیَۃَ کَذَا وَکَذَا : ایسے اور ایسے فلاں بستی میں جاؤ ۔ فَاَدْرَکَہُ الْمَوْتُ : اس کو موت آ گئی ۔ فَنَاءَ بِصَدْرِہٖ : پس اپنے سینے کو کر دیا ۔ نَحْوَھَا : اس بستی کی طرف ۔ فَاخْتَصَمَتْ : پس جھگڑنے لگے ۔ اِلٰی ھٰذِہٖ اَنْ تَقَرَّبِیْ : اس طرف کی زمین کو کہ تو قریب ہو جا ۔ وَ اِلٰی ھٰذِہٖ اَنْ تَبَاعَدِیْ : اور اُدھر کی زمین کو کہ تو دور ہو جا ۔ قِیْسُوْا : ناپو ۔ بِشِبْرٍ : بالشت بھر ۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے (۹۹) آدمیوں کا قتل کر دیا تھا ۔ پھر دریافت کرتا ہوا نکلا اور ایک راہب کے پاس آیا ۔ اس سے پوچھا کہ کیا اس کے لئے توبہ ہے؟ اس نے کہا نہیں ۔ تو اس کو بھی قتل کر دیا اور پوچھتا رہا ۔ ایک شخص

نے اس کو کہا کہ ایسے ایسے فلاں بستی میں جا، تو اس کو (راستہ میں) موت آ گئی۔ بس اس نے اپنے سینے کو مشکل سے اس بستی کی طرف کر دیا۔ اس کے بارے میں رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے جھگڑنے لگے، تو اللہ نے وحی کی اس طرف کی زمین کو کہ تو قریب ہو جا اور اُس طرف کی زمین کو کہ تو دور ہو جا۔ پھر فرمایا دونوں کے درمیان کا فاصلہ ناپو۔ تو اس طرف کی ایک بالشت قریب نکلی۔ پس اسے بخش دیا گیا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْلَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ وَلَجَآءَ بِقَوْمٍ یُذْنِبُوْنَ فَیَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ فَیَغْفِرُلَهُمْ۔ (رواہ مسلم)

وَالَّذِیْ: قسم اس ذات کی۔ نَفْسِیْ: میری جان۔ لَمْ تُذْنِبُوْا: تم نے گناہ نہ کیا۔ لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ: اللہ تم کو مٹا دے گا۔ لَجَآءَ بِقَوْمٍ: ایسے لوگوں کو لائے گا۔ یُذْنِبُوْنَ: گناہ کریں گے۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے، قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر تم گناہ نہ کرو اللہ تمہیں مٹا دے گا اور ایسے لوگوں کو لائے گا جو گناہ کریں گے اللہ سے مغفرت طلب کریں گے تو اللہ ان کی مغفرت فرما دے گا۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ یَبْسُطُ یَدَهٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ النَّهَارِ وَیَبْسُطُ یَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا۔ (رواہ مسلم)

یَبْسُطُ: پھیلاتا ہے۔ یَتُوْبَ: تاکہ توبہ کرے۔ مُسِیْءُ: گناہ گار۔ حَتّٰی: یہاں تک کہ۔ تَطْلُعَ الشَّمْسُ: سورج طلوع کرے۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے، بے شک اللہ تعالیٰ رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے کہ دن کا گناہ گار توبہ کرے اور دن کو ہاتھ پھیلاتا ہے کہ رات کا گناہ گار توبہ کرے۔ یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع کرے۔ (مسلم)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔ "اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِ"۔ (رواہ مسلم)

اِعْتَرَفَ: قبول کرلیا، مان لیا۔ تَابَ: توبہ کیا، اللہ کی طرف رجوع کیا۔ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِ: اللہ اس کی طرف متوجہ ہوا، توبہ قبول کرلیا۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے، بے شک جب بندہ غلطی مان لیتا ہے پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔ "لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ حِیْنَ یَتُوْبُ اِلَیْهِ مِنْ

أَحَدِكُمْ كَانَ رَاحِلَتُهُ بِأَرْضٍ فَلَاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَأَيِسَ مِنْهَا فَأَتَى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِي ظِلِّهَا قَدْ أَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذَا هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهُ فَأَخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ - اللَّهُمَّ أَنْتَ عَبْدِي وَأَنَا رَبُّكَ - أَخْطَأَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ ". (رواہ مسلم)

راحلتُہ ؛ اس کی سواری ، اونٹنی ۔ ارضٍ فلاۃٍ ؛ کھلا میدان ۔ فانفلتت ؛ چھوڑ کر بھاگ گئی ۔ أَیِسَ ؛ وہ مایوس ہوگیا ۔ فَأَتٰی ؛ تو آیا ۔ اِضْطَجَعَ ؛ لیٹ گیا ۔ فَبَیْنَمَا ؛ پس اس دوران میں کہ ۔ ھو کذٰلک ؛ وہ اسی حالت میں تھا ۔ بِخِطَامِهَا ؛ اس کی مہار ۔ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ ؛ خوشی کے مارے ۔ اَخْطَأَ ؛ خطا کیا ، غلط کیا ۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ، بے شک اللہ زیادہ خوش ہوتا ہے اپنے بندہ کی توبہ سے جب وہ توبہ کرتا ہے ، اس کی طرف رجوع ہوتا ہے ، بہ مقابل تم میں کے اس شخص کے جس کی اونٹنی کھلے میدان میں اس سے چھوٹ کر بھاگ گئی اور اس پر اس کا کھانا پانی تھا ۔ پس وہ اس سے مایوس ہوگیا اور ایک درخت کے پاس آ کر اس کے سائے میں لیٹ گیا ۔ وہ اپنی اونٹنی سے ناامید ہو چکا تھا تو اس دوران میں کہ وہ اس حال میں تھا وہ اونٹنی یکایک اس کے پاس آ کھڑی ہوئی ۔ اس نے اس کی مہار تھام لی پھر شدتِ مسرت سے بولا اے اللہ! تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں ۔ خوشی کے مارے غلط کہہ دیا ۔

بَاب فِي الْأُمُوْرِ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا وَالْكَبَائِرِ

باب ان امور کے بارے میں ہے جن کی ممانعت کی گئی ہے اور بڑے گناہوں کے بارے میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا - اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۔

(الحجرات ۔ آیت ۱۲)

وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؛ اور کوئی کسی کی پیٹھ پیچھے بُرائی نہ کرے ۔ بدگوئی نہ کرے ۔ غیبت نہ کرے ۔ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ ؛ کیا تم میں سے کوئی چاہتا ہے ۔ پسند کرتا ہے ۔ اَنْ يَّاْكُلَ ؛ کہ کھائے ۔ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا ؛ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت ۔ فَكَرِهْتُمُوْهُ ؛ پھر یہ تو تم کو مکروہ معلوم ہوگا ۔

ترجمہ: ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور کوئی کسی کی غیبت نہ کرے ۔ کیا تمہیں پسند ہے؟ کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھاؤ ۔ پھر تم اس کو ناپسند کروگے ۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى : وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ - اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ۔ (بنی اسرائیل ۔ آیت ۳۶)

وَلَا تَقْفُ ؛ اور پیچھے نہ لگو۔ اس کے درپے نہ ہو۔ قفا۔ یقفو۔ قفوًا ؛ پیچھے چلنا، پیچھے لگنا۔ قفا ؛ گدی۔ قافیہ۔ آخر کا کلمہ۔ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۔ جس چیز کا تم کو علم نہیں، جس کے حال سے واقف نہیں، جو خلاف حق ہے، اس کا پروپگنڈہ نہ کرو، کسی کی عیب جوئی اور حالات کے تجسس میں لگ نہ جاؤ۔ اِنَّ السَّمْعَ ؛ بے شک کان، بے شک سماعت۔ وَالْبَصَرَ ؛ اور آنکھ، بصارت و بینائی۔ وَالْفُؤَادَ ؛ اور دل۔ كُلُّ اُولٰٓئِكَ ؛ ان میں سے ہر ایک۔ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ؛ اس سے باز پرس کی جائے گی۔

ترجمہ :- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : اور جس چیز کا تمہیں علم نہیں اس کے پیچھے نہ پڑو۔ بے شک کان، آنکھ، دل، ان میں سے ہر ایک کے متعلق باز پرس کی جائے گی۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۔ (المؤمنون ۔ آیت ۳)

وَالَّذِيْنَ هُمْ ؛ اور جو لوگ۔ عَنِ اللَّغْوِ ؛ لغو سے، بے نتیجہ خیال سے، بے کار بات سے، بے ہودہ کام سے۔ مُعْرِضُوْنَ ؛ اعراض کرنے والے ہیں، منہ پھیرنے والے ہیں۔

ترجمہ :- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : اور جو لوگ لغو اور بے ہودگی سے اعراض کرتے ہیں۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ۔ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۔ (انعام ۔ آیت ۶۸)

وَاِذَا رَاَيْتَ ؛ اور جب کہ اے مخاطب تو دیکھ لے۔ اَلَّذِيْنَ ؛ ان لوگوں کو جو۔ يَخُوْضُوْنَ ؛ گفتگو کرتے ہیں، نکتہ چینی کرتے ہیں، اعتراضات کی بھرمار کرتے ہیں۔ فِيْٓ اٰيٰتِنَا ؛ ہماری آیات پر، ہماری آیتوں میں گھستے ہیں۔ خَوْض ؛ پانی میں داخل ہونا۔ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ ؛ تو تم ان سے اعراض کرو۔ ان کی طرف توجہ نہ کرو، ان کے پاس سے ٹل جاؤ۔ حَتّٰى يَخُوْضُوْا ؛ یہاں تک کہ وہ داخل ہوں، مشغول ہوں، لگ جائیں۔ فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ؛ اس کے سوائے دوسری باتوں میں۔ یعنی جھوٹے اعتراضات کریں تو تم ان کے اعتراضات سنو ہی نہیں۔ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ ؛ اور جو تمہیں شیطان بھلاوے۔ تم کو نسیان ہوجائے، بھول میں پڑ جاؤ۔ فَلَا تَقْعُدْ ؛ تو نہ بیٹھو۔ بَعْدَ الذِّكْرٰى ؛ یاد آنے کے بعد۔ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ؛ ظالم لوگوں کے ساتھ۔ یعنی جب غفلت دور ہو تو ان ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھو۔

ترجمہ :- اور جب (اے مخاطب) تو ان لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیتوں میں نکتہ چینی کرتے ہیں (اور خواہ مخواہ اعتراضات کی بھرمار کرتے ہیں) تو تم ان سے اعراض کرو (ان کے پاس سے ٹل جاؤ) یہاں تک کہ وہ دوسری باتوں میں لگ جائیں۔ اور جو شیطان تم کو بھول میں ڈال دے (اور تم سے غفلت ہوجائے) تو یاد آنے کے بعد (اور یاد دہانی کے بعد) ان ظالموں کے پاس نہ بیٹھو۔

صاحبو! آدمی دو قسم کے ہوتے ہیں : (۱) مذہب اور اُصولِ دین سے واقف، حق و باطل کی تمیز رکھنے والے۔ وہ غیر مذہب والوں سے ملیں تو کوئی برائی نہیں۔ اُن کو ملنا چاہیے اور اپنے دین اسلام کی تبلیغ کرنی چاہیے اور (۲) جو لوگ دین سے

پر گوئی، فصاحت و بلاغت اور مغالطہ دہی کا بہت بڑا اثر ہے ۔ اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا ؛ بعض کی باتیں کیا ہوتی ہیں کہ ایک جادو ہوتا ہے ۔ بے علم نادان اپنے مذہب سے تو واقف نہیں اور غیر مذہب والوں کی صحبت میں جا کر بیٹھتے ہیں اور ان کی مغالطہ بازی اور سحر گوئی کا شکار ہو جاتے ہیں ۔ نادانوں کی حالت یہ ہے کہ جہاں سن لیا کہ فلاں جگہ اسٹیج ہے، لکچر ہے، وعظ ہے بس جا پہونچے ۔ چاہے خطیب، لکچرار، مذہب پر اعتراضات ہی کر رہا ہو ۔ بعض کچھ سمجھتے ہیں مگر اخلاقی جرأت نہیں کہ تردید کریں ۔ ایسی جگہ تم جاتے ہی کیوں ہو ۔ ایسی جگہ سے نکل جاؤ، ایسی جگہ سے اُٹھ جاؤ ۔ اگر غفلت کی وجہ سے بیٹھے رہے تو جب یاد آجائے یا کوئی یاد دلائے اس وقت ان ظالموں کے پاس سے اُٹھ جاؤ ۔ یہ کیا جاہی ہے کہ خود کو علم نہیں، اچھے برے کی تمیز نہیں اور مغالطے بازوں کے پاس جاؤ اور اپنے دین کو برباد کرو ۔ سنی مسلمان بچپن سے اپنے مذہب کی تعلیم نہیں دیتے ۔ نادان بچے غیر مذہب والوں کی صحبت میں جاتے ہیں، ان کی کتابیں دیکھتے ہیں، اور اُن سے متاثر ہو جاتے ہیں ۔ لوگوں کو چاہیے کہ جہاں کچھ شبہ پیدا ہوا کسی عالم سے پوچھ لیا اور اس کو رفع کرالیا ۔ آج کل ایک بدتمیزی ہے کہ پھیلی ہوئی ہے ۔ وہی عالم سمجھا جاتا ہے جو یادہ گوئی کرے، لمبی چوڑی تقریر کرے، فصاحت اور جرأت سے بولے، چاہے وہ امیر حمزہ کی داستان ہی کہہ رہا ہو ۔ گھنٹوں کی تقریر سنی، وعظ سنا، سن کر اُٹھے، تو ایک بات بھی یاد نہ تھی ۔ چیرز ہوئے، تالیاں ہوئیں، مرحبا، واہ واہ کے نعرے ہوئے مگر سب لاحاصل ۔ کام کی بات نہ سنائی گئی نہ سنی گئی ۔ اہل سنت کیا ہیں؟ ہر بدمذہب والوں کے شکار ہیں ۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ دین کی تعلیم دی ہی نہیں جاتی ۔ دی بھی جاتی ہے تو رسمی ۔ شبہ کچھ اور ہے اور جواب کچھ اور دیا جاتا ہے ۔ غرض کہ کار دنیا تباہ اور کار آخرت بے راہ ۔ فَوَا اَسَفَاهُ عَلَى الْحَنِيفَةِ الْبَيْضَاءِ مِنْ هٰؤُلَاءِ السُّفَهَاءِ (ان بے وقوفوں کے سبب، یکسوئی والی راہ روشن پر افسوس ہے) ۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۔ (الحج ۔ آیت ۳۰)

وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ؛ اور جھوٹ بات سے بھی کنارے رہو ۔ بُت پرستی غلط، بُتوں کے نام پر ذبح کرنا غلط، ان کو جائز سمجھنا غلط ۔

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور جھوٹ سے کنارہ کش رہو ۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۔ (النساء ۔ آیت ۵۴)

اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ؛ کیا یہ لوگوں پر حسد کرتے ہیں ۔ رشک کرتے ہیں، جلے مرتے ہیں ۔ عَلٰى مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ ؛ اس پر کہ اللہ نے اُنھیں سرفراز کیا ہے، دیا ہے، عطا فرمایا ہے ۔ مِنْ فَضْلِهٖ ؛ اپنے فضل و کرم سے ۔

حسد کا نتیجہ کیا ہوتا ہے؟ محسود کا تو کچھ نہیں بگڑتا ۔ خود حاسد ہے کہ جلے مرتا ہے ۔ محسود کا نقصان ہو یا نہ ہو ۔ حاسد بدنصیب ہے کہ خود عذاب اُٹھا رہا ہے ۔

ترجمہ: ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا یہ لوگوں پر حسد کرتے ہیں؟ ان (نعمتوں) پر کہ اللہ نے ان کو اپنے فضل و کرم سے عطا کیا ہے ۔

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓی اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْھُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓی اَنْ یَّکُنَّ خَیْرًا مِّنْھُنَّ ج وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ۔ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۔ (الحجرات۔ آیت ۱۱)

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ، اے ایمان والو! لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ ، ایک قوم دوسری قوم سے ٹھٹھا نہ کرے ، تمسخر نہ کرے ، ہنسی نہ اڑائے ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْھُمْ ، شاید کہ جن کی ہنسی کی جاتی ہے ہنسنے والوں سے بہتر ہوں ۔ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ ، اور نہ عورتیں عورتوں سے تمسخر کریں ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّکُنَّ خَیْرًا مِّنْھُنَّ ، شاید کہ ، ممکن ہے کہ ، کیا تعجب ہے کہ ، کیا بعید ہے کہ وہ عورتیں جن کی ہنسی کی جاتی ہے اُن عورتوں سے بہتر ہوں جو ہنستی ہیں ۔ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَکُمْ ، اور نہ عیب لگاؤ نہ طعنے دو خود اپنے آپ کو ، یعنی قرابت داروں کو ۔ کیونکہ اپنے رشتہ داروں کو بُرا بولنا خود کو بُرا بولنا ہے ۔ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ، اور بُرے ناموں سے نہ پکارو ۔ بُرے لقب نہ دو ۔ اُن کو بدنام نہ کرو ۔ بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوْقُ ، بدکاری کیا بُرا نام ہے ۔ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ، ایمان کے بعد یعنی کسی ایماندار کو فاسق کہنا بڑا بُرا نام لگاتا ہے ، تم ایماندار ہو تو فاسق کے نام سے موسوم نہ ہو ۔ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ ، اور جو عیب چینی اور بدگوئی سے توبہ نہ کرے ۔ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ، پس وہی لوگ ہیں ظالم ، بے انصاف ۔

ترجمہ : اللہ تعالٰی فرماتا ہے : اے ایمان والو ! تمہارا ایک گروہ دوسرے گروہ سے تمسخر نہ کرے ۔ کیا بعید ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور عورتیں بھی عورتوں سے تمسخر نہ کریں ۔ ٹھٹھا نہ کریں ۔ کیا بعید ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور اپنے لوگوں کی عیب جوئی نہ کرو ۔ نہ ان کو بُرے ناموں سے یاد کرو ۔ ایمان کے بعد فسق کا نام بہت بُرا ہے ۔ اور جو لوگ توبہ نہ کریں وہ تو ظالم ہیں ۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ ۔

(الحجرات ۔ آیت ۱۲)

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ، اے ایمان والو! اِجْتَنِبُوْا ، پرہیز کرو ۔ بچو ۔ کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ ، بہت سے گمانوں سے ، لوگوں پر زیادہ بدگمانی نہ کرو ۔ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ ، بے شک بعض گمان ۔ اِثْمٌ ، گناہ ہیں ۔

ترجمہ : اور اللہ تعالٰی فرماتا ہے : اے ایمان والو ! قسم قسم کے گمان سے بچو ۔ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں ۔

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ۔ (النور ۔ آیت ۱۹)

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ ، جو چاہتے ہیں ، محبوب رکھتے ہیں ۔ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَۃُ ، کہ یہ بے حیائی کی بات مشہور ہو جائے ، اس فحش بات کی اشاعت ہو جائے ۔ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ، ایمانداروں میں ، ان لوگوں میں جو خدا رسول کا یقین رکھتے ہیں ۔ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ، ان کے لئے ہے المناک عذاب ، دردناک سزا ۔ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ۔

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یقیناً جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں اس تہمت کی اشاعت ہو، ان کے لئے دنیا اور آخرت میں المناک عذاب ہے۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا ۔ (بنی اسرائیل۔ آیت ۳۴)

وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ: اور عہد کو پورا کرو، ایفائے عہد کرو۔ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا: بے شک عہد قابل باز پرس ہے، اس کے متعلق سوال کیا جائے گا۔

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور جو عہد کرو اسے پورا کرو۔ بے شک عہد کے متعلق باز پُرس کی جائے گی۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی كَالَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ۔ (البقرۃ۔ آیت ۲۶۴)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا: اے ایمان والو۔ لَا تُبْطِلُوْا: باطل نہ کرو، برباد نہ کرو، اکارت جانے نہ دو۔ مفعول مطلق ہے ای لَا تُبْطِلُوْا اِبْطَالًا كَاِبْطَالِ الَّذِیْ۔ بَاطِلٌ: باطل، نقیض حق، جس کو ثبات نہ ہو، قیام نہ ہو۔ اِبْطَالٌ: کسی چیز کو بگاڑ دینا یا نیست و نابود کر دینا۔ صَدَقٰتِكُمْ: اپنے صدقوں کو، خیرات کو۔ صَدَقَةٌ: ہر ایک نیک کام۔ خواہ زکوٰۃ ہو یا کوئی دوسرا فعل۔ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی: احسان دھرنے سے اور ایذا رسانی سے۔ كَالَّذِیْ: اس کی مثال تو ایسی ہے، مثل اس شخص کے ہے جو یُنْفِقُ مَالَهٗ: اپنا مال خرچ کرتا ہے، صرف کرتا ہے، دیتا ہے۔ مَالٌ: ہر وہ چیز جس کی طرف انسان کا دل مائل ہو۔ رِئَآءَ النَّاسِ: لوگوں کے دکھانے کو۔ رَاءٰی ۔ یُرَائِیْ ۔ مُرَاءَاۃٌ ۔ وَرِئَآءٌ: دکھاوا کرنا۔ وَلَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ: اور وہ اللہ پر ایمان نہیں رکھتا۔ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ: اور روز قیامت پر۔ وہ تو نہ خدا کو ثواب دینے والا سمجھتا ہے اور نہ آخرت میں بدلہ ملنے کا اُس کو یقین ہے۔

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ایمان والو! تم اپنی نیکیوں کو برباد نہ کرو (اکارت جانے نہ دو) احسان دھر کر ایذا پہنچا کر۔ جیسے کسی نے دکھاوے کو خیرات کی۔ نہ اُس کو خدا پر ایمان نہ آخرت کا یقین۔

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی ۔ (النجم۔ آیت ۲)

فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ: اپنی پاکیزگی نہ جتاؤ۔ اپنا تقدس ظاہر نہ کرو۔ خود کو بے گناہ نہ سمجھو۔ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی: وہ تقویٰ والوں کو خوب جانتا ہے۔ اس کو خوب علم ہے کہ کس نے پرہیزگاری اختیار کی ہے۔

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم اپنی بے گناہی اور پاکیزگی نہ جتاؤ۔ وہ خوب جانتا ہے جس نے تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کی۔

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۔ (المائدۃ۔ آیت ۱)

وَلَا تَعَاوَنُوْا: اور ایک دوسرے کی باہم مدد نہ کرو، اعانت نہ کرو۔ عَلَی الْاِثْمِ: گناہ پر۔ وَالْعُدْوَانِ: اور تعدی اور زیادتی پر۔

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور گناہ اور تعدی (زیادتی) میں باہم مدد نہ کرو۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : اِنَّمَا النَّجْوٰی مِنَ الشَّیْطٰنِ ۔ (المجادلة ۔ آیت ۱۰)

اِنَّمَا النَّجْوٰی مِنَ الشَّیْطٰنِ ؛ یہ سرگوشی شیطان کے بہکانے سے ہے۔

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ ساری سرگوشی شیطان سے ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ۔ وَسَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا ۔ (النسآء ۔ آیت ۱۰)

اِنَّ الَّذِیْنَ ؛ بے شک جو لوگ ۔ یَاْكُلُوْنَ ؛ کھاتے ہیں ۔ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ؛ یتیموں کا مال ۔ ظُلْمًا ؛ ناحق، ناروا، ظلم سے ۔ اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ ؛ وہ نہیں کھاتے مگر فِیْ بُطُوْنِهِمْ ؛ اپنے پیٹوں میں ۔ نَارًا ؛ آگ کو ۔ ظلم سے کھانا، نقصان پہنچانے میں آگ کھانے کے برابر ہے ۔ وَسَیَصْلَوْنَ ؛ اور قریب میں داخل ہوں گے ۔ سَعِیْرًا ؛ بھڑکتی آگ میں، یعنی دوزخی ہیں اور دوزخ میں جلیں گے۔

ترجمہ:- بے شک جو لوگ ظلم سے (ناحق، ناروا) یتیموں کے مال کھاتے ہیں، وہ تو اپنے پیٹوں میں آگ ہی کھاتے ہیں اور قریب میں وہ جہنم میں پڑیں گے (خوب جلیں گے)۔

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا ۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَیُّ الذَّنْبِ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ؟ قَالَ اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ ، قَالَ ثُمَّ اَیٌّ؟ قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْیَةَ اَنْ یَطْعَمَ مَعَكَ ۔ قَالَ ثُمَّ اَیٌّ؟ قَالَ اَنْ تُزَانِیَ حَلِیْلَةَ جَارِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِیْقَهَا ۔ وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ ۔ الاٰیَة ۔ (متفق علیه)

لغات: اَیُّ الذَّنْبِ؛ کونسا گناہ ۔ نِدًّا؛ ہمسر ۔ خَشْیَةَ ؛ ڈر سے ۔ حَلِیْلَةَ جَارِكَ ؛ پڑوسی کی بیوی۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرمایا: ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول کونسا گناہ اللہ کے پاس سب سے بڑا ہے؟ فرمایا کہ اللہ کا کسی کو ہم سر بنانا حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ۔ اُس نے عرض کی پھر کونسا؟ فرمایا کہ تو اپنے لڑکے کو اس خوف سے مار ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھانا کھائے گا (وہ تیری روزی میں شریک ہوجائے گا) ۔ عرض کی پھر کونسا؟ آپ نے فرمایا کہ اپنے پڑوس والے کی بی بی سے زنا کرے ۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق نازل فرمائی '' اور جو لوگ خدا کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارتے نہیں (سوائے اس کے کسی اور سے دُعا نہیں کرتے) اور نہ کسی ایسے شخص کو قتل کردیتے ہیں جس کا قتل اللہ نے حرام کیا ہو مگر حق پر (یعنی کسی کو ناحق مار نہیں ڈالتے) اور نہ زنا کرتے ہیں'' ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللّٰه عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلّی اللّٰه علیه و سلّم "اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ" ۔ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! وَمَا هُنَّ ؟ قَالَ: اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبٰوا

وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ ۔ وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ ۔ (متفق علیہ ۔ مشکوۃ)

لغات : اِجْتَنِبُوا : پرہیز کرو ۔ اَلْمُوْبِقَاتِ : ہلاک کرنے والی ۔ اَلتَّوَلِّيْ : پیٹھ پھیرنا ۔ يَوْمَ الزَّحْفِ : جنگ کے دن ۔ قَذْفٌ : تہمت لگانا ۔

ترجمہ : حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے، فرمایا نبی ﷺ نے سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے پرہیز کرو۔ عرض کیا اے اللہ کے رسول! وہ کیا ہیں؟ فرمایا : (۱) اللہ کے ساتھ شرک (۲) جادو (۳) بجز حق کے ایسی جان کا قتل جس کو اللہ نے حرام کیا ہو (۴) سودخوری (۵) یتیم کا مال کھاجانا (۶) جنگ کے روز بھاگ جانا اور (۷) پاک دامن، ایماندار اور بھولی بھالی عورتوں پر بدکاری اور زنا کی تہمت لگانا۔

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ يَهُوْدِيٌّ لِصَاحِبِهٖ اِذْهَبْ بِنَا اِلٰى هٰذَا النَّبِيِّ فَقَالَ صَاحِبُهٗ لَا تَقُلْ "نَبِيٌّ" ! اِنَّهٗ لَوْ سَمِعَكَ لَكَانَ لَهٗ اَرْبَعُ اَعْيُنٍ فَاَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه و سلم فَسَاَلَاهُ عَنْ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه و سلم لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِيْءٍ اِلٰى ذِيْ سُلْطَانٍ لِيَقْتُلَهٗ وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَاْكُلُوا الرِّبٰو وَلَا تَقْذِفُوْا مُحْصَنَةً وَّلَا تَوَلَّوْا لِلْفِرَارِ يَوْمَ الزَّحْفِ وَ عَلَيْكُمْ خَاصَّةً الْيَهُوْدَ اَنْ لَا تَعْتَدُوْا فِي السَّبْتِ قَالَ فَقَبَّلَا يَدَيْهِ وَ رِجْلَيْهِ وَقَالَا نَشْهَدُ اَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمْ اَنْ تَتَّبِعُوْنِيْ قَالَ اِنَّ دَاؤُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ دَعَا رَبَّهٗ اَنْ لَا يَزَالَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ نَبِيٌّ وَاِنَّا نَخَافُ اِنْ تَبِعْنَاكَ اَنْ يَقْتُلَنَا الْيَهُوْدُ ۔ (رواه الترمذی ۔ وابوداؤد ۔ والنسائی ۔ مشکوۃ)

لغات : اِذْهَبْ بِنَا : ہمارے ساتھ چلو ۔ لَكَانَ لَهٗ اَرْبَعُ اَعْيُنٍ : ان کی چار آنکھیں ہوجائیں گی ۔ یعنی بہت خوش ہوجائیں گے ۔ مُحْصَنَةً : پاک دامن، شادی شدہ۔ فَقَبَّلَا يَدَيْهِ وَ رِجْلَيْهِ : ان دونوں نے آپ کے ہاتھوں اور پیروں کو بوسہ دیا ۔ فَمَا يَمْنَعُكُمْ : پھر کونسی بات تمہیں روکتی ہے۔

ترجمہ : حضرت صفوان بن عسالؓ نے کہا ایک یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا میرے ساتھ اس نبی کے پاس چلو تو اس کے ساتھی نے کہا نبی نہ کہو کیونکہ اگر وہ سنیں گے تو ان کے لئے چار آنکھیں ہوجائیں گی (یعنی بہت خوش ہوجائیں گے)۔ پھر وہ دونوں نبی ﷺ کے پاس آئے تو آپ سے ''آیاتِ بینات'' کے متعلق پوچھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور چوری نہ کرو اور زنا نہ کرو اور کسی جان کو قتل نہ کرو مگر حق پر اور نہ حاکم کے پاس کسی بے گناہ کو لے جاؤ کہ وہ اس کو قتل کردے اور جادو نہ کرو اور سود نہ کھاؤ اور پاک دامن عورت پر تہمت نہ لگاؤ اور جنگ سے نہ بھاگو اور تم پر خاص طور سے اے یہودیو تم یوم سبت کے بارے میں زیادتی نہ کرو۔ انھوں نے (یعنی راوی نے) کہا ان دونوں نے نبی ﷺ کے ہاتھ اور پیر چومے اور کہا ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ آپ نبی ہیں۔ آپ نے پوچھا پس کس چیز نے تمہیں منع

کیا ہے میری اتباع کرنے سے؟ تو ان دونوں نے کہا کہ داؤد علیہ السلام نے دُعا کی تھی کہ ان کی نسل میں برابر نبی ہوا کریں گے اور ہم کو ڈر ہے کہ اگر ہم آپ کی اتباع کریں تو یہود ہمیں قتل کر دیں گے۔

(اس کی روایت ترمذی، ابوداؤد اور نسائی نے کی اور مشکوٰۃ میں بھی ہے)

عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَوْصَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلّى الله عليه و سلّم بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ قَالَ لَاتُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَإِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَيْكَ وَإِنْ أَمَرَاكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلٰوةً مَكْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا فَإِنَّ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَلَا تَشْرَبَنَّ الْخَمْرَ فَإِنَّهُ رَأْسُ كُلِّ فَاحِشَةٍ ۔ وَإِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَإِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۔ وَ إِيَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ إِنْ هَلَكَ النَّاسُ وَ إِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ وَأَنْتَ فِيْهِمْ فَاثْبُتْ ۔ وَأَنْفِقْ عَلٰى عِيَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ أَدَبًا ۔ وَأَخِفْهُمْ فِي اللّٰهِ ۔ (رواه احمد)

لغات: أَوْصَانِيْ: مجھے وصیت کی تاکید کی۔ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ: دس باتوں کی۔ وَإِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ، اگرچہ کہ تو قتل کیا جائے، تجھے جلادیا جائے۔ وَلَا تَعُقَّنَّ: اور ہرگز نافرمانی نہ کرو۔ صَلٰوةً مَكْتُوْبَةً: فرض نماز۔ حَلَّ سَخَطُ اللّٰهِ: خدا کے غضب کا مستحق ہوا۔

ترجمہ: حضرت معاذؓ سے مروی ہے کہا، رسول اللہ ﷺ نے مجھے دس باتوں کی وصیت کی۔ فرمایا: (۱) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اگرچیکہ تجھ کو قتل کیا جائے اور جلایا جائے (۲) اور اپنے والدین کی نافرمانی نہ کر اگرچیکہ وہ دونوں تجھے اس بات کا حکم دیں کہ تو اپنے گھر اور مال سے نکل جائے (۳) اور فرض نماز عمداً نہ چھوڑ کیونکہ جس نے عمداً نماز چھوڑی تو اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری اس سے الگ ہوگئی (۴) اور شراب نہ پی کیونکہ وہ تمام برائیوں کی جڑ ہے (۵) اور گناہوں سے اپنے آپ کو بچا کیونکہ گناہوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا غصہ نازل ہوتا ہے (۶) اور جنگ میں سے بھاگنے سے اپنے کو بچا اگرچیکہ سب لوگ ہلاک ہوجائیں (۷) اور جب لوگوں کو کسی قسم کی موت پہنچے اور تو بھی ان ہی میں ہو تو جمارہ (۸) اور قدرت کے موافق اپنے بال بچوں پر خرچ کر (۹) اور انھیں ادب کی تعلیم کے لئے مارو (۱۰) اور انھیں اللہ کے معاملہ میں ڈراتے رہو۔

بابُ: الخوفِ وَالرَّجاء

یہ باب امید اور خوف کے بیان میں ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ۔ (البروج ۔ آیت ۱۲)

إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ: بے شک تمہارے رب کی پکڑ، گرفت۔ بَطَشَ، يَبْطِشُ، بَطْشًا: گرفتار کرنا، پکڑنا، دبوچنا۔ لَشَدِيْدٌ: البتہ سخت ہے، شدید ہے۔

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یقیناً تمہارے پروردگار کی پکڑ سخت ہے۔ شدید ہے۔

خدا کے پاس دیر ہے اندھیر نہیں ہے۔ کچھ مہلت دیتا ہے، مگر آخر جب پکڑتا ہے تو پھر چھوٹنا محال ہوتا ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۔ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ ۔ (ال عمران ۔ آیت ۳۰)

وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؛ اور اللہ تم کو اپنے نفس سے ڈراتا ہے۔ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ ؛ اور حالانکہ اللہ بندوں پر بڑا رأفت و رحمت والا و مہربان ہے۔ ایسے کام مت کرو کہ ارحم الراحمین، رؤف و رحیم، قہار اور جبار کی شان میں ظہور فرمائے۔

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (دیکھو) اللہ تم کو اپنے (اور اپنے غضب) سے ڈراتا ہے حالانکہ وہ بندوں پر رؤف و رحیم ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ۔ (الفاطر ۔ آیت ۲۸)

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ ؛ وہی اللہ سے ڈرتے ہیں۔ مِنْ عِبَادِهٖ ؛ اللہ کے بندوں میں سے۔ الْعُلَمٰٓؤُا ؛ جو عالم ہیں۔ خدا کو جانتے ہیں۔ جنہیں کچھ علم ہے۔ اللہ سے وہی ڈرتے ہیں جو اللہ کو جانتے ہیں۔ جتنا جانتے اتنا ڈرتے بھی ہیں۔

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: خدا کے بندوں میں سے وہی اللہ سے ڈرتے ہیں جنہیں کچھ علم ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۔ (الحج ۔ آیت ۱ ' ۲)

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ؛ لوگو اِتَّقُوْا رَبَّكُمْ ؛ اپنے پروردگار سے ڈرو، اس کے غضب سے بچو، تقویٰ اختیار کرو۔ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ ؛ کیونکہ قیامت کا بھونچال، قیامت کا زلزلہ۔ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ؛ ایک بڑی چیز ہے۔ يَوْمَ تَرَوْنَهَا ؛ (اس دن کیا ہوگا) اس دن تم زلزلہ کو دیکھو گے۔ تَذْهَلُ ؛ کہ بھول جائے گی۔ كُلُّ مُرْضِعَةٍ ؛ ہر دودھ پلانے والی ماں۔ عَمَّآ اَرْضَعَتْ ؛ جس کو دودھ پلایا کرتی ہے (ہیبت کے مارے) اپنے اس بچے کو بھول جائے گی۔ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا ؛ اور ڈال دے گی ہر پیٹ والی اپنے پیٹ کو یعنی ہیبت کی وجہ سے حمل گر جائے گا۔ وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى ؛ اور لوگوں کو تم نشہ کی حالت میں دیکھو گے۔ سُكٰرٰى جمع سَكْرَانُ۔ مست، بے ہوش۔ وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى ؛ حالانکہ وہ پیے ہوئے نہیں ہیں، نشہ میں نہیں ہے وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ؛ اور لیکن خدا کا عذاب شدید اور سخت ہے۔

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لوگو! خدا سے ڈرو کیونکہ قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے۔ اس دن تم اس (زلزلہ) کو دیکھو گے کہ (اس کی ہیبت سے) ماں دودھ پلاتے بچہ کو بھول جائے گی اور پیٹ والیوں کے پیٹ گر جائیں گے اور تم لوگوں کو دیکھو گے کہ مدہوش و بدحواس ہیں، (مست ہیں) حالانکہ وہ پیے ہوئے نہیں ہیں (نشہ میں نہیں ہیں) اور لیکن اللہ کا عذاب سخت ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۔ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ

اَلذُّنُوْبَ جَمِیْعًا۔ اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۔ (زمر۔ آیت ۵۳)

قُلْ : پیغمبر! تم کہو۔ یٰعِبَادِیَ : اے میرے بندو! عباد کا لفظ خادموں اور غلاموں کے معنے میں بھی آتا ہے۔ ہوسکتا ہے یٰعِبَادِیَ ۔ کی "یی" سے مُراد خدائے تعالیٰ اور ہوسکتا ہے کہ رسول خدا ﷺ ہوں۔ اور عباد سے غلام یا مطیع اور غلام مُراد ہوں۔ اور ہوسکتا ہے بحیثیت وکیلِ الٰہی ہونے کے یٰعِبَادِیَ کہنے کا حکم دیا گیا ہو۔ اَلَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ : جنھوں نے اپنی ذاتوں پر زیادتی کی ہے۔ اپنے آپ کو تباہ کرلیا ہے۔ اسراف اور حد سے بڑھ گئے ہوں۔ لَا تَقْنَطُوْا : مایوس نہ ہوں، نا اُمید نہ ہوں۔ مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ : اللہ کی رحمت سے۔ اِنَّ اللّٰہَ : یقیناً اللہ۔ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا : سب گناہ معاف کردیتا ہے، مغفرت کرتا ہے۔ اپنے دامنِ رحمت میں چھپالیتا ہے۔ اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ : یقیناً وہ غفور رحیم ہے۔ گناہوں کو معاف کرتا ہے اور رحم و کرم سے درجے اور قرب عطا کرتا ہے۔

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم کہو! اے میرے بندو! جنھوں نے اپنے آپ پر بڑی زیادتی کی ہے: تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ اللہ تمام گناہ معاف فرماتا ہے یقیناً وہی غفور رحیم ہے۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ ۔ (اعراف۔ آیت ۱۵۶)

وَرَحْمَتِیْ : اور میری رحمت۔ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ : اس میں وسعت ہے ہر شے کی، اس میں ہر چیز کی گنجائش ہے، وہ ہر چیز کو شامل ہے۔

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور میری رحمت میں سب کی گنجائش ہے۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : فَلَا یَاْمَنُ مَکْرَ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُوْنَ ۔ (اعراف۔ آیت ۹۹)

فَلَا یَاْمَنُ مَکْرَ اللّٰہِ : پس اللہ کی تدابیر اور فتنوں سے بے فکر اور مامون نہیں ہوتے ہیں۔ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ : مگر وہی لوگ جو خسارے میں پڑنے والے ہیں، جن کے حصہ میں نقصان لکھا ہوا ہے۔ جو خود کو تباہ و برباد کرنے والے ہیں۔

ترجمہ:۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: پس اللہ کی تدبیر سے صرف خسارہ اُٹھانے والے ہی خود کو مامون سمجھتے ہیں۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : اِنَّہٗ لَا یَایْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکَافِرُوْنَ ۔ (یوسف۔ آیت ۸۷)

اِنَّہٗ لَا یَایْئَسُ : کیونکہ مایوس اور نااُمید نہیں ہوتے ہیں۔ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ : خدا کی رحمت سے۔ اِلَّا الْقَوْمُ الْکٰفِرُوْنَ : مگر کافر لوگ۔

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیونکہ اللہ کی رحمت سے کافروں کے سوائے اور کوئی مایوس نہیں ہوتا۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی ۔ (والضحی۔ آیت ۵)

وَ : اور۔ لَ : البتہ، ضرور۔ سَوْفَ : عنقریب۔ یُعْطِیْکَ : تم کو دے گا۔ رَبُّکَ : تمہارا رب، تمہارا پروردگار۔ فَ : پس، پھر۔ تَرْضٰی : تم راضی ہوجاؤ گے۔

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور عنقریب تم کو تمہارا خدا اتنا دے گا کہ تم راضی ہوجاؤ گے (خوش ہوجاؤ گے

اے نبی کریم! تم فکر نہ کرو تمہارا دین ساری دنیا میں پھیلے گا۔ پانچ وقت اذان ہوگی، تمہارے نام کے نقارے بجیں گے، باجماعت سے نمازیں پڑھی جائیں گی اور تمہارے نام لیواؤں کا مظاہرہ ہوگا۔ تمہارا دین تمام اقوام کے لئے ہوگا اور تمام مذاہب کا ناسخ ہوگا۔ تم خاتم الانبیاء ہو۔ تمہارے بعد کوئی پیغمبر نہ ہوگا۔ بہت سے دجال پیغمبری کا دعویٰ کریں گے۔ مگر کسی کو کامیابی نہ ہوگی۔ تمہارا مذہب فطرت کے مطابق ہوگا۔ انسانی تمام ضرورتوں کا متکفل ہوگا۔ قیامت میں سب سے پہلے زمین سے تم برآمد ہوگے۔ تمام پیغمبر نفسی نفسی پکاریں گے اور تم اُمتی اُمتی اور دربار الٰہی میں سب کی شفاعت کروگے۔ جنت میں سب سے پہلے تم اور تمہارے اُمتی جائیں گے۔ قیامت کی سخت تشنگی اور پیاس میں تم لوگوں کو آبِ کوثر سے سیراب کروگے۔ غرض کہ تم کو خدا اتنا دے گا کہ تم راضی ہوجاؤ گے۔

حضرت امام جعفر صادقؒ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ قرآن میں کونسی آیت سب سے زیادہ اُمید بخشی کو ظاہر کرتی ہے۔ امام نے فرمایا لوگ کہتے ہیں۔ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۔ اور ہم اہل بیت کے پاس سب سے زیادہ اُمید دلانے والی آیت وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ہے۔ ہم کو یقین کامل ہے کہ اگر ایک اُمتی بھی دوزخ میں رہے گا یا داخل ہوگا تو حبیب خدا ﷺ کبھی راضی نہ ہوں گے۔

عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّىْ اَرٰى مَالَا تَرَوْنَ اَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَهَا اَنْ تَئِطَّ مَافِيْهَا قَدْرُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهٗ سَاجِدًا لِلّٰهِ تَعَالٰى ۔ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشِ وَلَخَرَجْتُمْ اِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى ۔

(رواه الترمذی ۔ وقال حدیث حسن)

لغات: اِنِّىْ اَرٰى ؛ میں دیکھتا ہوں ۔ مَالَا تَرَوْنَ ؛ جو تم نہیں دیکھتے ۔ اَطَّتْ ؛ چرچرایا۔

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا کہ فرمایا نبی ﷺ نے "میں وہ چیزیں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے ہو۔ آسمان چرچراتا ہے اور اس کیلئے سزاوار ہے کہ وہ چرچرائے، اس میں چار انگل کی کوئی جگہ نہیں مگر یہ کہ ایک فرشتہ اپنی پیشانی رکھا ہوا ہے اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ کرتے ہوئے۔ قسم اللہ کی اگر تم جانتے وہ چیز جو میں جانتا ہوں تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ اور عورتوں سے بچھونوں میں لذت یاب نہ ہوتے اور اونچے مقامات (پہاڑوں پر چلے جاتے) اللہ کی پناہ میں ہونے کیلئے۔ (اس کی روایت ترمذی نے کی اور کہا یہ حدیث حسن ہے)

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ اِنَّ اَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهٗ فِىْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا نُطْفَةً ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يُرْسَلُ الْمَلَكُ فَيَنْفُخُ فِيْهَا الرُّوْحَ وَيُؤْمَرُ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ يَكْتُبُ رِزْقَهٗ وَاَجَلَهٗ وَعَمَلَهٗ وَشَقِىٌّ اَوْسَعِيْدٌ فَوَالَّذِىْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ اِنْ كَانَ اَحَدُكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَايَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَايَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا ۔ (متفق علیه ۔ ریاض للنووی)

لغات : خَلْقُهٗ ؛ اس کی تخلیق ۔ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ ؛ اس کی ماں کے پیٹ میں ۔ شَقِیٌّ ؛ بدبخت ۔ سَعِیْدٌ ؛ نیک بخت ۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیان فرمایا: اور آپ سچے اور تصدیق کیے ہوئے ہیں، تم میں کے کسی شخص کی بھی خلقت اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک بطور نطفہ کے جمع کی جاتی ہے پھر وہ جونک کے جیسا ہوجاتا ہے اتنے ہی روز، پھر وہ گوشت کے لوتھڑے کے جیسا ہوجاتا ہے اتنے ہی روز، پھر بھیجا جاتا ہے فرشتہ پس وہ اس میں روح پھونکتا ہے اور اسے (یعنی فرشتہ کو) چار باتوں کا حکم دیا جاتا ہے کہ اس کا رزق لکھے اور اس کی مدت (حیات) لکھے اور اس کا عمل لکھے کہ وہ بدبخت ہوگا یا نیک بخت ۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں تم میں کا ایک شخص جنتیوں کے عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے ۔ پھر اس پر اس کا نوشتہ غالب ہوجاتا ہے تو وہ دوزخیوں کے عمل کرتا ہے پھر وہ اس میں داخل ہوجاتا ہے اور تم میں کا ایک شخص دوزخیوں کے عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس پر اس کا نوشتہ غالب ہوجاتا ہے تو وہ جنت کے کام کرنے لگتا ہے، پس وہ اس میں داخل ہوجاتا ہے ۔ (متفق علیہ)

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَدِمَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ بِسَبْیٍ فَاِذَا امْرَاَۃٌ مِنَ السَّبْیِ تَسْعٰی اِذْ وَجَدَتْ صَبِیًّا فِی السَّبْیِ اَخَذَتْہُ فَاَلْزَقَتْہُ بِبَطْنِھَا فَاَرْضَعَتْہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ "اَتَرَوْنَ ھٰذِہِ الْمَرْاَۃَ طَارِحَۃً وَلَدَھَا فِی النَّارِ" قُلْنَا لَا، وَاللّٰہِ! فَقَالَ اَللّٰہُ اَرْحَمُ بِعِبَادِہٖ مِنْ ھٰذِہٖ بِوَلَدِھَا ۔ (متفق علیہ ۔ ریاض، المنووی)

لغات : امْرَاَۃٌ ؛ ایک عورت ۔ سَبْیٌ ؛ قیدی ۔ صَبِیٌّ ؛ چھوٹا بچہ ۔ اَرْضَعَتْ ؛ دودھ پلایا ۔ طَارِحَۃٌ ؛ پھینکنے والی ۔

ترجمہ: حضرت عمرؓ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے پاس قیدی لائے گئے تو لوگوں نے دیکھا کہ ایک عورت قیدیوں میں دوڑ رہی ہے جب کہ اس نے اپنے بچوں کو قیدیوں میں پایا، اس نے اس کو لے لیا اور اپنے پیٹ سے چمٹالیا اور اس کو دودھ پلایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال دے گی؟ ہم نے کہا خدا کی قسم نہیں ۔ تو فرمایا اللہ اپنے بندوں پر اس عورت کے اپنے بچے پر مہربان ہونے سے زیادہ مہربان ہے ۔ (متفق علیہ)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ الْخَلْقَ کَتَبَ فِیْ کِتَابٍ فَھُوَ عِنْدَہٗ فَوْقَ الْعَرْشِ "اِنَّ رَحْمَتِیْ تَغْلِبُ غَضَبِیْ" وَفِیْ رِوَایَۃٍ "سَبَقَتْ غَضَبِیْ" ۔ (متفق علیہ ۔ ایضا)

لغات : لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ ؛ جب اللہ نے تخلیق فرمائی ۔ کِتَاب ؛ نوشتہ ۔ فَوْقَ الْعَرْشِ ؛ عرش پر ۔ تَغْلِبُ ؛ غالب آئے گی ۔ سَبَقَتْ ؛ سبقت لے گئی، بڑھ گئی ۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو اس نے ایک کتاب میں لکھ دیا جو عرش پر اس کے پاس ہے کہ میری رحمت، میرے غصہ پر غالب آئے گی اور

ایک روایت میں ہے کہ میرے غصہ سے بڑھ گئی (سبقت لے گئی)۔

وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَاَمْسَكَ عِنْدَهٗ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ وَاَنْزَلَ فِى الْاَرْضِ جُزْءًا وَّاحِدًا فَمِنْ ذٰلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلَائِقُ ۔ حَتّٰى تَرْفَعَ الدَّابَّةُ حَافِرَهَا عَنْ وَّلَدِهَا خَشْيَةَ اَنْ تُصِيْبَهٗ ۔

(متفق علیه ۔ ایضًا)

لغات: مِائَةَ جُزْءٍ: سو حصے ۔ فَاَمْسَكَ عِنْدَهٗ: اپنے پاس روک رکھے ۔ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ: ۹۹ ۔ يَتَرَاحَمُ: ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں ۔ حَافِرَهَا: اپنا سُم، اپنا پاؤں ۔ اَنْ تُصِيْبَهٗ: کہ نقصان پہنچائے اس کو۔

ترجمہ: اور ان ہی سے روایت ہے کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے، اللہ نے رحمت کے سو (۱۰۰) حصے کئے اور ننانوے (۹۹) اپنے پاس رکھ لئے اور ایک حصہ زمین پر اتارا پس اُسی ایک حصہ کی وجہ سے مخلوق ایک دوسرے پر رحم کھاتی ہے حتیٰ کہ جانور اپنا سُم (اپنا پاؤں) اپنے بچوں پر سے اس خوف سے اٹھا لیتے ہیں کہ اس کو نقصان نہ پہنچے۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِىْ بِىْ وَاَنَا مَعَهٗ حَيْثُ يَذْكُرُنِىْ ۔ وَاللّٰهِ لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ اَحَدِكُمْ يَجِدُ ضَالَّتَهٗ بِالْفَلَاةِ وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَىَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ بَاعًا وَاِذَا اَقْبَلَ اِلَىَّ يَمْشِىْ اَقْبَلْتُ اِلَيْهِ اُهَرْوِلُ ۔ (متفق علیه ۔ ایضًا)

لغات: ظَنِّ: گمان ۔ حَيْثُ يَذْكُرُنِىْ: جب وہ مجھے یاد کرتا ہے ۔ لَلّٰهُ اَفْرَحُ: بے شک اللہ زیادہ خوش ہوتا ہے ۔ ضَالَّتَهٗ: اس کی گمشدہ چیز ۔ شِبْرًا: ایک بالشت ۔ بَاعًا: دو پھیلے ہوئے ہاتھ ۔ يَمْشِىْ: چلتا ہے ۔ اُهَرْوِلُ: میں دوڑتا ہوا آتا ہوں ۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے فرمایا کہ میں اپنے بندے کے خیال کے مطابق ہوں اور اس کے ساتھ ہوں جب بھی اور جہاں کہیں وہ میرا ذکر کرے ۔ خدا کی قسم اللہ بے شک خوش ہوتا ہے اپنے بندہ کی توبہ سے بہ نسبت تم میں کے کسی کے جس کو جنگل میں اس کی کھوئی ہوئی اونٹنی مل گئی ہو اور جو میری جانب ایک بالشت نزدیک ہوتا ہے تو میں اس کی جانب ایک باع (دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے درمیان) کی مسافت کے اتنا نزدیک ہوتا ہوں اور جب وہ میری طرف چلتا ہوا آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں ۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تعالى: قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى "يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِىْ وَرَجَوْتَنِىْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَا كَانَ مِنْكَ وَلَا اُبَالِىْ ۔ يَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَآءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِىْ غَفَرْتُ لَكَ ۔ يَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ اَتَيْتَنِىْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِىْ لَا تُشْرِكُ بِىْ شَيْئًا لَاَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً ۔

(رواہ الترمذی وقال حدیث حسن ۔ ریاض)

لغات : اِنَّکَ ؛ بے شک تو۔ مَادَعَوْتَنِیْ وَ رَجَوْتَنِیْ ؛ مجھ سے دُعا کرتا ہے اور آرزو رکھتا ہے، امید کرتا ہے۔ وَلَا اُبَالِیْ ؛ اور مجھے پرواہ نہیں۔ لَوْبَلَغَتْ ؛ اگر پہنچ جائیں۔ عَنَانَ السَّمَآءِ ؛ آسمان کی بلندیاں۔ بِقُرَابِ الْاَرْضِ ؛ زمین بھر۔

ترجمہ: حضرت انسؓ سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اے آدم کے بچے! جب تو نے مجھ سے دُعا کی اور امید رکھی تو میں نے تجھ کو بخش دیا جس حالت پر تو ہو اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اے آدم کے بچے! اگر تیرے گناہ آسمان بھر ہوں پھر تو نے مجھ سے مغفرت طلب کی تو میں نے تجھ کو بخش دیا۔ اے آدم کے بچے! اگر میرے پاس زمین بھر غلطیاں لے کر آئے اور تو مجھ سے ملے اس حال میں کہ کسی چیز کو میرا شریک نہ بناتا ہو تو میں زمین بھر مغفرت لے کر تیرے پاس آؤں گا۔ (اس کی روایت ترمذی نے کی)

بابٌ : فِی الزُّهْدِ وَتَرْکِ الدَّعَةِ

کنارہ کشی اور ترک آسائش کے بارے میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِیْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌ بَیْنَکُمْ وَتَکَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ کَمَثَلِ غَیْثٍ اَعْجَبَ الْکُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ یَهِیْجُ فَتَرٰهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ یَکُوْنُ حُطَامًا وَفِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِیْدٌ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۔ (حدید۔ آیت ۲۰)

اِعْلَمُوْٓا ؛ جان رکھو۔ اَنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا ؛ کہ دنیوی زندگی صرف۔ لَعِبٌ۔ کھیل ہے۔ وَلَهْوٌ ؛ اور تماشہ ہے، محض لہو ولعب ہے۔ وَزِیْنَةٌ ؛ اور ظاہری زینت اور طمطراق ہے۔ وَتَفَاخُرٌ بَیْنَکُمْ ؛ اور ایک دوسرے پر فخر کرنا ہے۔ بڑائی ہے۔ وَتَکَاثُرٌ ؛ اور کثرت میں مقابلہ کرنا ہے۔ فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ؛ مال اور اولاد میں۔ دنیا کی مثال ایسی ہے کَمَثَلِ غَیْثٍ ؛ جیسے بارش۔ یہ، اصل میں غَیْوِثٌ تھا، جو بارش سخت قحط اور خشکی کے بعد ہوتی ہے اس کو غیث کہتے ہیں۔ غَوْث۔ فریادرس۔ اَعْجَبَ الْکُفَّارَ ؛ تعجب میں ڈال دیا کسان کو، کاشتکار کو، زراعت کرنے والے کو۔ کَفَرَ ؛ ڈھانکا۔ کَافِرٌ ؛ ڈھانکنے والا۔ چھپانے والا۔ حق پوش۔ مزارع کیونکہ وہ بیج ڈال کر مٹی سے ڈھنک دیتا ہے۔ نَبَاتُهٗ ؛ اس کا اُگنا۔ یعنی کھیتی کو سرسبز دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ ثُمَّ یَهِیْجُ ؛ پھر زور پر آتا ہے۔ ہیجان میں آتا ہے۔ فَتَرٰهُ مُصْفَرًّا ؛ پھر تو اے مخاطب اس کو زرد دیکھتا ہے یعنی کھیتی پک کر زرد ہوجاتی ہے۔ ثُمَّ یَکُوْنُ حُطَامًا ؛ پھر ہوجاتا ہے روندن، چورا چورا۔ وَفِی الْاٰخِرَةِ ؛ اور آخرت میں بُروں کے لئے، کافر و فاسق کے لئے۔ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ؛ سخت عذاب ہے۔ اور نیکوں اور پرہیزگاروں کے لئے وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ؛ اللہ کی طرف سے مغفرت اور رضا مندی ہے۔ وَمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَآ ؛ اور یہ دنیوی زندگی نہیں ہے۔ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ؛ مگر دغا کی جنس، دھوکہ کے اسباب، فریب کی پونجی۔

ترجمہ :۔ خوب جان رکھو کہ یہ دنیوی زندگی لہو ولعب ہے اور ظاہری زینت ہے اور آپس میں فخر اور بڑائی ہے

اور مال و اولاد میں کثرت اور زیادتی کا مقابلہ ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے بارش کہ کسان کو اس کا (اس سے کھیتی کا) اُگنا اچھا معلوم ہوتا ہے پھر وہ زور پر آتی ہے پھر تو اس کو دیکھتا ہے کہ پیلی پڑ گئی پھر خشک ہو کر چورا چورا ہو گئی اور آخرت میں (بعض کے لئے) سخت عذاب ہے اور (بعض کے لئے) اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت اور رضا مندی ہے اور دنیا کی زندگی تو نری دھوکہ کی پونجی ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ۔ (رواہ مسلم)

لغات: سِجْنٌ: قید خانہ۔ جَنَّةٌ: باغیچہ۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، فرمایا نبی ﷺ نے دنیا ایماندار کیلئے قید خانہ اور کافر کیلئے جنت ہے۔ (اس کی روایت مسلم نے کی)

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِجَدْيٍ اَسَكَّ مَيِّتٍ قَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنَّ هٰذَا لَهٗ بِدِرْهَمٍ؟ قَالُوْا مَا نُحِبُّ اَنَّهٗ لَنَا بِشَيْءٍ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَلدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ۔ (رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ۔ ایضاً)

لغات: جَدْيٌ: چھوٹے کانوں والی بکری۔ اَهْوَنُ: حقیر ترین، ذلیل۔

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ایک چھوٹے کان والی مردہ بکری کے پاس سے گزرے فرمایا تم میں کا کوئی چاہتا ہے کہ یہ اس کے لئے ایک درہم کے عوض میں ملے، انھوں نے کہا ہم اس کو کسی چیز کے عوض میں بھی نہیں چاہتے۔ فرمایا قسم خدا کی بے شک دنیا اللہ کے پاس اس سے بھی زیادہ ذلیل (حقیر) ہے جو تمہارے پاس اس کا مرتبہ ہے۔ (مسلم۔ مشکوٰۃ)

وَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تُسَاوِیْ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ لَمَا سَقَى الْكَافِرَ مِنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ۔ (رواہ الترمذی)

لغات: تُسَاوِیْ: برابر ہوتی ہے۔ جَنَاحٌ: بازو، پر، پکھ۔ بَعُوْضَةٌ: مچھر۔

ترجمہ: اور فرمایا نبی ﷺ نے اگر دنیا اللہ کے پاس مچھر کے پر کے برابر ہوتی تو کافر کو اس میں سے ایک گھونٹ بھی پانی نہ ملتا۔

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ مِمَّا اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِیْ مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَوَيَاْتِی الْخَيْرُ الشَّرَّ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ يَنْزِلُ عَلَيْهِ فَقَالَ فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ وَقَالَ اَيْنَ السَّائِلُ وَكَاَنَّهٗ حَمِدَهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ لَا يَاْتِی الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَاِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيْعُ مَا يَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ يُلِمُّ اِلَّا اٰكِلَةَ الْخَضِرِ اَكَلَتْ حَتّٰى اِمْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَاَكَلَتْ وَاِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِحَقِّهٖ وَوَضَعَهٗ فِیْ حَقِّهٖ فَنِعْمَ الْمَعُوْنَةُ هُوَ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِغَيْرِ

حَقِّهٖ کَانَ کَالَّذِیْ یَاْکُلُ وَلَایَشْبَعُ وَیَکُوْنُ شَهِیْدًا عَلَیْهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ۔ (متفق علیہ ۔ مشکوٰۃ)

لغات : اَخَافُ عَلَیْکُمْ ؛ تم پر ڈرتا ہوں، اندیشہ رکھتا ہوں۔ زَهْرَةُ الدُّنْیَا ؛ دنیا کی رونق و زینت ۔ ظَنَنَّا ؛ ہم نے خیال کیا، گمان کیا ۔ فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ ؛ پھر آپ نے پسینہ پونچھا ۔ الرَّبِیْعُ ؛ موسم بہار ۔ اَکَلَتْ ؛ کھائی ۔ اِمْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا ؛ اس کا پیٹ پھول گیا ۔ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ؛ پھر بول و براز کیا ۔ خَضِرَةٌ ؛ ہرا بھرا ۔

ترجمہ : حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے، فرمایا نبی ﷺ نے جن چیزوں سے میرے بعد تم پر خوف کرتا ہوں وہ چیز ہے جو تم پر کھولی جائے گی وہ دنیاوی رونق و زینت ہے، تو ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول تو کیا بھلائی کے ساتھ برائی بھی آئے گی؟ تو آپ خاموش ہوگئے حتیٰ کہ ہم نے خیال کیا کہ آپ پر وحی اُتر رہی ہے ۔ راوی نے کہا پھر آپ نے پسینہ پونچھا اور فرمایا وہ پوچھنے والا کہاں ہے؟ گویا کہ آپ نے اس کی تعریف فرمائی ۔ پھر فرمایا کہ بھلائی سے برائی حاصل نہیں ہوتی لیکن موسمِ بہار ایسی چیزوں کو بھی اُگاتا ہے جو پیٹ پھلا کر قتل کردیتا ہے یا قریب المرگ کردیتا ہے ۔ کیا یہ بات نہیں ہے ۔ ہری کھانے والی جس نے کھالیا ہو یہاں تک کہ اس کے دونوں کوک بھر کر پھول گئے ہوں ۔ پھر وہ آئی دھوپ میں اور پھر بول و براز کیا پھر لوٹی پھر کھایا اور یہ دنیوی مال تروتازہ اور مزیدار ہے پس جس نے اس کو اس کے حق سے لیا اور اس کو اس کے حق میں صَرف کیا تو وہ بہترین مددگار ہے اور جس نے اس کو ناحق لیا اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا اور وہ مال اس پر قیامت کے روز گواہ بن جائے گا ۔ (متفق علیہ ۔ مشکوٰۃ)

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا ۔ وَفِیْ رِوَایَةٍ "کَفَافًا" ۔ (متفق علیہ)

لغات : قُوْتٌ ؛ رزق، غذا ۔ کَفَافٌ ؛ کافی ۔

ترجمہ : اور حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا نبی ﷺ نے یا اللہ! محمد کی آل کو ایسا رزق دے جو اُن کو زندہ رکھے یا زندگی کے لئے کافی ہو ۔ (متفق علیہ)

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْعَبْدُ مَالِیْ مَالِیْ وَاِنَّ مَالَهٗ مِنْ مَالِهٖ ثَلَاثٌ مَااَکَلَ فَاَفْنٰی اَوْلَبِسَ فَاَبْلٰی اَوْاَعْطٰی فَاقْتَنٰی وَمَاسِوٰی ذٰلِکَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِکُهٗ لِلنَّاسِ ۔

(رواہ مسلم)

لغات : مَااَکَلَ فَاَفْنٰی ؛ جو کھایا وہ ہضم کر ڈالا ۔ لَبِسَ فَاَبْلٰی ؛ پہنا اور بوسیدہ کیا ۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بندہ کہتا ہے کہ میرا مال، میرا مال اور اس مال میں سے اس کا مال تین قسم کا ہے جو کھایا اور ہضم کرڈالا یا پہنا اور گھس پس کر اتار دیا (کہنہ کردیا) یا دے دیا تو (آخرت کے لئے) ذخیرہ کر چھوڑا اور اس کے سوا سب کچھ چلے جانے والا ہے اور لوگوں کیلئے اس کو چھوڑ جانے والا ہے۔

عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَاَخْرَجَتْ اِلَیْنَا كِسَاءً مُلَبَّدًا وَاِزَارًا غَلِیْظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَیْنِ ۔ (اخرجه الخمسة الاالنسائی)

لغات: فَاَخْرَجَتْ: پس نکالا۔ كِسَاءٌ: کپڑا، چادر، کمبل۔ غَلِیْظًا: موٹا۔

ترجمہ: حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا میں حضرت بی بی عائشہؓ کے پاس گیا تو آپ نے ایک کمبل روئیں والا اور ایک موٹا تہبند نکالا پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ ان ہی دو کپڑوں میں وصال پائے۔ (اس کی تخریج خمسہ نے کی سوائے نسائی کے)

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰی مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ یَوْمَ كَلَّمَهٗ رَبُّهٗ تَعَالٰی سَرَاوِیْلُ صُوْفٍ وَجُبَّةُ صُوْفٍ وَكِسَاءُ صُوْفٍ وَكُمَّةُ صُوْفٍ ۔ (الحدیث الترمذی)

لغات: سَرَاوِیْلُ: پاجامہ۔ صُوْفٌ: اون۔ كِسَاءٌ: چادر۔ كُمَّةٌ: اس کا آستین۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے فرمایا نبی ﷺ نے موسیٰؑ پر جس روز کہ پروردگار نے ان سے باتیں کیں اونی پاجامہ تھا اور صوف کا جبہ تھا اور صوف ہی کی کمبل تھی اور صوف ہی کے آستین تھے۔ (ترمذی)

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَ امْرَاَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّیْنِ كَهَاتَیْنِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِمْرَاَةٌ اٰمَتْ مِنْ زَوْجِهَا ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلٰی یَتَامَاهَا حَتّٰی یَاْتُوْا اَوْمَاتُوْا ۔ (اخرجه ابوداؤد)

لغات: اٰمَتْ: بیوہ ہوگئی۔ مَنْصَبٌ: حیثیت۔ جَمَالٌ: خوبصورتی۔ یَتَامَاهَا: اس عورت کے یتیم بچے۔

ترجمہ: حضرت عوف بن مالک الاشجعی سے روایت ہے فرمایا نبی کریم ﷺ نے میں اور پچکے گالوں والی عورت قیامت کے روز اس طرح ہوں گے وہ عورت جو بیوہ ہوگئی اور بغیر شوہر کے رہی جب کہ وہ منصب و جمال والی بھی تھی اس نے اپنے آپ کو اپنے یتیم (بچوں) پر وقف کردیا حتیٰ کہ وہ بلوغ تک پہنچے یا مرگئے۔ (ابوداؤد)

فِی التَّزَیُّنِ وَتَرْکِهٖ

بناؤ سنگھار کرنے اور اس کو ترک کرنے کے بیان میں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَةَ اللّٰہِ الَّتِیْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِہٖ وَالطَّیِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۔ (الاعراف۔ آیت ۳۲)

قُلْ : (اے پیغمبر) تم کہہ دو۔ مَنْ حَرَّمَ : کس نے حرام کردیا۔ روکا، منع کردیا۔ زِیْنَةَ اللّٰہِ : اللہ کی دی ہوئی زینت اور آرائش کو۔ الَّتِیْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِہٖ : جس کو اللہ نے نکالا، پیدا کیا اپنے بندوں کے لئے۔ وَالطَّیِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ : اور پاک اور اچھے رزق کو۔

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (اے نبی کریمؐ!) آپ کہہ دیجئے کس نے حرام کردیا اُس زینت و آرائش کو اور اُس پاک اور ستھرے (کھانے) رزق کو جس کو خدا نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کیا۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَکَ اللِّبَاسَ تَوَاضُعًا وَھُوَ یَقْدِرُ عَلَیْہِ دَعَاہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰی رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ اَوْحَتّٰی یُخَیِّرَہٗ مِنْ اَیِّ حُلَلِ الْاِیْمَانِ شَاءَ یَلْبَسُھَا ۔

(اخرجہ الترمذی ۔ تیسیر ج ۸)

لغات : تَوَاضُعًا : انکساری کی وجہ سے۔ حُلَلُ الْاِیْمَانِ : ایمان کی خلعتیں، لباس۔

ترجمہ: حضرت معاذ بن انسؓ سے روایت ہے فرمایا نبی ﷺ نے جس نے تواضع (وانکساری) کے لحاظ سے عمدہ لباس کو ترک کردیا حالانکہ اس کی استطاعت رکھتا تھا تو قیامت کے روز اللہ اس کو ساری مخلوق کے آگے بلائے گا یہاں تک کہ اس کو اختیار دے گا کہ ایمان کی خلعتوں میں سے جس کو چاہے اختیار کرلے اور پہنے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُھْرَةٍ اَلْبَسَہُ اللّٰہُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَلْبَسَہُ اللّٰہُ اِیَّاہُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ثُمَّ اَلْھَبَ فِیْہِ النَّارَ ۔

(اخرجہ الروایۃ الاولی ۔ ابوداؤد ۔ والثانیۃ رزین ۔ ایضاً)

لغات : ثَوْبَ شُھْرَةٍ : شہرت کا لباس، دکھاوے کا لباس۔ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ : ذلت کا لباس۔ اَلْھَبَ : آگ بھڑکایا۔

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا نبی ﷺ نے جس نے شہرت کا لباس پہنا اللہ تعالیٰ اس کو ذلت کا لباس پہنائے گا اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ اس کو قیامت کے روز وہی لباس پہنائے گا اور اس میں آگ بھڑکا دے گا۔ (ابوداؤد و رزین)

عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیَّ ثَوْبٌ دُوْنٌ فَقَالَ "اَلَکَ مَالٌ"؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ "اَیُّ الْمَالِ"؟ قُلْتُ مِنْ کُلِّ الْمَالِ قَدْ اَعْطَانِیَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ فَاِذَا اٰتَاکَ مَالًا فَلْیُرَ اَثَرُ

نَعْمَۃِ اللّٰہِ عَلَیْکَ وَ کَرَامَتُہٗ ۔ (اخرجه النسائی - ایضاً)

لغات : ثَوْبٌ دُوْنٌ ؛ کم درجہ کا لباس ۔ فَلْیُرَ ؛ تو دکھلائے ۔ اَثَرُ نِعْمَۃِ اللّٰہِ ؛ اللہ کی نعمت کا اثر ۔ وَ کَرَامَتُہٗ ؛ اور اس کی عزت۔

ترجمہ: حضرت ابوالاحوص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہا میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور میں بہت کم درجہ کا لباس پہنا ہوا تھا تو فرمایا کیا تمہارے پاس مال ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ فرمایا کس قسم کا مال ہے؟ میں نے کہا ہر طرح کا مال اللہ عزوجل نے دے رکھا ہے۔ تو فرمایا جب تمہیں اس نے مال دیا ہے تو چاہیئے کہ اللہ کی نعمت اور اس کی عزت کا اثر تم پر ظاہر ہو۔ (نسائی نے روایت کی)

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیٰی بْنِ حَبَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا عَلٰی اَحَدِکُمْ اِنْ وَجَدَ اَنْ یَتَّخِذَ ثَوْبَیْنِ لِیَوْمِ الْجُمُعَۃِ غَیْرَ ثَوْبَیْ مِہْنَتِہٖ ۔ (اخرجه ابوداؤد - ایضاً)

لغات : ثَوْبَیْ مِہْنَتِہٖ ؛ کام کاج کے کپڑے۔

ترجمہ: حضرت محمد بن یحیٰی بن حبانؓ سے روایت ہے فرمایا نبی ﷺ نے تمہیں کون سی چیز مانع ہے اگر تم میں کے کسی کو ہمت ہو تو جمعہ کے دن کے لئے اپنے کام کاج کے کپڑوں کے علاوہ دو کپڑے بنالے (تہہ بند اور چادر)۔ (ابوداود نے روایت کی)

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی صَاحِبٍ لَنَا یَرْعٰی ظَہْرَ الشَّاءِ، عَلَیْہِ بُرْدَانِ قَدْ اَخْلَقَا فَقَالَ اَمَالَہٗ غَیْرُ ہٰذَیْنِ قُلْتُ بَلٰی لَہٗ ثَوْبَانِ فِی الْعَیْبَۃِ کَسَوْتُہٗ اِیَّاہُمَا فَقَالَ اُدْعُہٗ فَلْیَلْبَسْہُمَا فَلَبِسَہُمَا فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَالَہٗ ضَرَبَ اللّٰہُ عُنُقَہٗ اَلَیْسَ ہٰذَا خَیْرًا فَسَمِعَہُ الرَّجُلُ فَقَالَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقُتِلَ الرَّجُلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ۔ (اخرجه مالك)

لغات : اَلشَّاءِ ، جمع شَاۃٌ ، بکریاں ۔ بُرْدَانِ ؛ دو چادریں۔

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے، ہمارے ایک دوست کو نبی ﷺ نے دیکھا کہ وہ بکریاں چرا رہے ہیں اور ان پر دو چادریں ہیں جو بوسیدہ ہوگئی ہیں تو فرمایا کیا اس کے پاس ان دو کے سوا اور کچھ نہیں ۔ میں نے کہا کیوں نہیں گٹھری میں اس کے پاس دو کپڑے ہیں، میں نے اسے پہنایا ہے (دیئے ہیں) تو فرمایا اس کو بلاؤ، اس کو چاہیئے کہ ان دونوں کو پہن لے ۔ پس اس نے پہن لئے پھر جب وہ لوٹ رہا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ اس کی گردن کاٹے اس کو کیا ہوگیا کیا یہ بہتر نہیں ہے ۔ پس اس شخص نے آپ کی یہ بات سن لی تو عرض کیا کہ "اللہ کی راہ میں (فرمایئے)" تو آپؐ نے فرمایا "اللہ کی راہ میں" ۔ پس وہ شخص اللہ کی راہ میں مارا گیا (شہید ہوا) ۔ (بخاری)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هَاتَيْنِ اللِّبْسَتَيْنِ الْمُرْتَفِعَةِ وَالدُّوْنِ ۔ (اخرجه البخاری)

ترجمہ: حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لباس میں دو باتوں سے منع فرمایا ہے۔ ایک یہ کہ حد سے زیادہ بڑا اور عمدہ دوسرے یہ کہ ضرورت سے زیادہ چھوٹا اور گھٹیا۔ (بخاری)

باب فی التقوٰی

تقویٰ کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۔ (الحجرات ۔ آیت ۱۳)

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ : یقیناً اللہ کے پاس تم میں وہی زیادہ بزرگ ہے، وہی بڑا کریم ہے، شریف ہے۔ اَتْقٰكُمْ : جو تم میں زیادہ پرہیزگار اور خدا ترس ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ : اللہ کو سب کا علم ہے سب کی خبر ہے۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یقیناً اللہ کے پاس تم میں وہی زیادہ بزرگ ہے جو تم میں زیادہ خدا ترس ہے۔ یقیناً اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ سب کی خبر رکھتا ہے۔

صاحبو! دنیا میں عصبیتیں مختلف نسبتوں سے پیدا ہوتی ہیں۔ بعض وطن کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ ہندوستان کا رہنے والا ہندوستانی، عربستان کا رہنے والا عرب، بعض کو زبان سے زیادہ تعلق ہوتا ہے مثلاً امریکن اور انگریز۔ انگریزی زبان کی وجہ سے ایک سمجھے جاتے ہیں۔ بعض میں عصبیت رنگ کے لحاظ سے ہوتی ہے۔ جیسے امریکہ میں کالے بھی ہیں اور گورے بھی ہیں۔ مگر کالے کالے الگ سمجھے جائیں گے اور گورے گورے الگ۔ اسلام میں قومیت اور عصبیت باعتبار تہذیب اور تقویٰ کے ہے۔ باعتبار مذہب کے ہے۔ مسلمان مسلمان ایک قوم کے ہیں۔ چاہے کالے ہوں یا گورے عرب ہوں یا ہندوستانی۔ بزرگی کا معیار بھی اسلام میں پرہیزگاری ہے جو اچھے کام کرے گا وہ اچھا ہے۔ یہاں برہمن اچھے اور باقی کے سب بُرے کا مسئلہ نہیں ہے۔ نہ انگریز اچھے اور دوسری قومیں بُری کا مسئلہ ہے۔ ایک مراکو میں رہنے والا چینی کا بھائی ہے۔ ایک انگلستان میں رہنے والا مسلمان، ہندوستان میں رہنے والے کا بھائی ہے۔ ان میں سے جو زیادہ متقی اور پرہیزگار ہے وہی اچھا ہے۔ سید۔ شیخ۔ مغل۔ پٹھان سب تعارف اور پہچان کے لئے ہیں۔ سادات کو سمجھنا چاہیے کہ میں اگر اچھے کام کروں گا تو سید رہوں گا۔ اگر بُرے کام کروں گا تو کیسی سیادت؟ اور میری سرداری کون مانے گا۔ شیخوں کو بھی سمجھنا چاہیے کہ ہم صحابہ کرام کی اولاد ہونے سے کچھ بزرگ نہیں ہوجاتے۔ بزرگی علم و عمل سے ہے۔ علم و فضل نہیں تو بزرگی بھی نہیں۔ گزشتہ لوگوں کو علم تھا اور وہ نیک کام کرتے تھے۔ ان کو دین کا علم تھا اور علم کے مطابق عمل کرتے تھے۔ وہ بزرگ بھی سمجھے جاتے تھے۔ اسلام میں ذات گوتر کوئی چیز نہیں۔ یہ سب نفسانیت کی باتیں ہیں۔ ذرا غور کرو۔ رام چندرجی۔ کرشن جی یہ چھتری ذات کے ہیں مگر اوتار سمجھے جاتے ہیں۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ ہر برہمن جس کی ذات بڑی اعلیٰ بھی جاتی ہے۔ رام چندر جی۔ کرشن جی جو غیر برہمن ہیں ان سے ہر بدکار برہمن

افضل ہوگا۔ اسلام اسی بات کو صاف کر رہا ہے کہ بزرگی علم و عمل سے ہے نہ کہ جاتی اور گوتر سے۔

صاحبو! مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس آیت کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ ؛ یہ اسلام کا بنیادی مسئلہ ہے۔ اس کو پیش نظر نہ رکھنے سے مسلمانوں کی ساری تباہی ہو رہی ہے۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : اِنْ اَوْلِیَآؤُهٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ ۔ (الانفال ۔ آیت ۳۴)

اِنْ اَوْلِیَآءُهٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ ؛ اس کے دوست تو متقی لوگ ہوتے ہیں۔ خدا ترس لوگ ہوتے ہیں۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس کے اولیاء تو متقی لوگ ہوتے ہیں۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۔ (ال عمران ۔ آیت ۱۰۲)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو اِتَّقُوا اللّٰهَ ؛ اللہ سے ڈرو۔ غضب الٰہی سے بچو۔ حَقَّ تُقٰتِهٖ ۔ تقاہ اصل میں وقیۃ تھا۔ جیسے تخمۃ ، اصل میں وخمۃ تھا۔ یعنی خدا سے ڈرو جتنا ڈرنا چاہیئے ۔ اور اتنا تقویٰ اختیار کرو جتنا تقویٰ اختیار کرنے کا حق ہے۔

تقوے کے درجات ہیں :- محرمات سے بچنا ، فرائض ادا کرنا ۔ بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ حکم خدا کو اپنا فرض سمجھ کر ادا کرنا نہ کہ ثواب اور بدلہ کے لئے ۔ اور بعض نے فرمایا ہے کہ کمال تقویٰ ، ماسوا اللہ سے اعراض کرنا ہے ۔ یہاں تک کہ اپنی طرف بھی توجہ نہ کرنا بلکہ کسی طرف بھی کسی قسم کی توجہ ہی باقی نہ رہنا۔

وَلَا تَمُوْتُنَّ ؛ اور تم ہرگز نہ مرو۔ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ؛ مگر بحالیکہ تم مسلمان ہو۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ایمان والو! خدا سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنا چاہیئے اور مرو تو مسلمان ہی مرو۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَیْرًا لِّاَنْفُسِکُمْ ۔ (التغابن ۔ آیت ۱۶)

فَاتَّقُوا اللّٰهَ ؛ لہذا اللہ سے ڈرو اور اس کے غضب سے بچو۔ مَا اسْتَطَعْتُمْ ؛ جس قدر تم سے ہوسکے ، جس قدر تمہاری استطاعت میں ہے۔ وَاسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا ؛ خدا کے احکام سنو اور اس کی اطاعت کرو۔ ان کو مانو ، فرماں برداری کرو۔ وَاَنْفِقُوْا خَیْرًا ؛ اور خرچ کرو مال کو۔ لِّاَنْفُسِکُمْ ؛ اس کا فائدہ خود تمہارے لئے ہے اور خرچ کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (لہذا لوگو!) تم سے جس قدر ہوسکے اللہ سے ڈرو اس کی سنو اور اس کی اطاعت کرو اور کچھ خرچو بھی یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّکُمْ فُرْقَانًا وَّیُکَفِّرْ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۔ (الانفال ۔ آیت ۲۹)

اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ ؛ اگر تم خدا سے ڈرو گے ۔ تقویٰ اختیار کرو گے ۔ یَجْعَلْ لَّکُمْ فُرْقَانًا ؛ تو تم کو امتیاز عطا فرمائے گا۔ تمہارے چہرے منور ہوں گے ۔ تمہارے اخلاق پاکیزہ ہوں گے ۔ تم کو تمہارے دشمنوں پر غلبہ ہوگا ۔ وَیُکَفِّرْ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ ؛

اور کفارہ کردے گا تم سے تمہاری برائیوں کا ۔ تمہارے گناہوں کا ۔ اعمال سیئہ کا ۔ ظاہر و باطن میں تمہارے سیئات چھپ جائیں گے ۔ دور ہوجائیں گے ۔ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؛ اور اللہ تمہاری مغفرت فرمائے گا ۔ تم کو اپنے دامن رحمت میں چھپالے گا ۔ وَاللّٰهُ ؛ اور اللہ ۔ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ؛ بڑے فضل والا ہے ۔ اس کا رحم و کرم عظیم الشان ہے ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر تم تقویٰ اختیار کروگے تو اللہ تم کو امتیاز بخشے گا اور تمہارے سیئات اور گناہوں کو (دور کردے گا) چھپادے گا ۔ اور (خود تم کو اپنے دامن رحمت میں جگہ دے گا)، تمہاری مغفرت فرما دے گا اور اللہ بڑا ہی فضل کرنے والا ہے ۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۔ (الطلاق ۔ آیت ۲)

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ ؛ اور جو خدا سے ڈرتا ہے ۔ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ؛ تو اس کے لئے کوئی راستہ ، لڑائی جھگڑے سے بچنے کا کوئی طریقہ ، نکال ہی لے گا ۔

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور جو خدا سے ڈرتا ہے (اور تقویٰ اختیار کرتا ہے) اس کے لئے کوئی نہ کوئی راستہ پیدا کرہی دے گا ۔

اَلْمُسْلِمُوْنَ اِخْوَةٌ لَا فَضْلَ لِاَحَدٍ اِلَّا بِالتَّقْوٰى ۔ (طب عن حبيب بن خراش كنز ۔ ج ۱ ۔ ص ۲۸)

حبیب بن خراشؓ سے مروی ہے ، فرمایا نبی ﷺ نے تمام مسلمان بھائی ہیں بجز پرہیزگاروں کے کسی کو کسی پر فضیلت (برتری) نہیں ۔ (کنز العمال)

عَنْ عَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ حَقِيْقَةَ التَّقْوٰى حَتّٰى يَدَعَ مَالَا بَأْسَ بِهٖ حَذَرًا مِمَّا بِهٖ بَأْسٌ ۔ (اخرجه الترمذی)

لغات: لَا يَبْلُغُ ؛ نہیں پہنچتا ، حاصل نہیں کرسکتا ۔ حَقِيْقَةَ التَّقْوٰى ؛ پرہیزگاری کی حقیقت ۔ حَتّٰى يَدَعَ ؛ یہاں تک کہ چھوڑ نہ دے ۔ حَذَرًا ؛ ڈرتے ہوئے ۔ بَأْسٌ ؛ برائی ۔

ترجمہ: عطیہ سعدیؓ سے مروی ہے ، فرمایا نبی ﷺ نے بندہ پرہیزگاری کی حقیقت کو نہیں پہنچتا یہاں تک کہ ایسی چیزوں کو چھوڑ نہ دے جس میں کچھ حرج نہ ہو ، ان چیزوں کے ڈر سے جس میں کوئی حرج ہو ۔ (ترمذی)

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ فَاِنَّ اَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ كَانَتْ فِي النِّسَآءِ ۔ (رواہ مسلم)

لغات: مُسْتَخْلِفُكُمْ ؛ تمہیں خلیفہ بنانے والا ہے ۔ فَيَنْظُرُ ؛ پھر دیکھنے والا ہے ۔ فَاتَّقُوْا ؛ تو بچو ۔

ترجمہ: حضرت ابوسعیدؓ سے مروی ہے نبی ﷺ نے فرمایا کہ دنیا میٹھی اور بارونق ہے اور بے شک اللہ تمہیں اس میں خلیفہ

بتانے والا ہے ، وہ دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو، پس دنیا سے پرہیز کرتے رہو اور عورتوں سے بچو کیونکہ بنی اسرائیل میں کا پہلا فتنہ عورتوں ہی سے متعلق ہوا ہے ۔ (اس کی روایت مسلم نے کی)

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ : اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی ۔ (رواہ مسلم)

لغات : اَلْھُدٰی : ہدایت، رہنمائی ۔ وَالتُّقٰی : اور پرہیزگاری ۔ وَالْعَفَافَ : اور پاکدامنی ۔ وَالْغِنٰی : اور بے نیازی ۔

ترجمہ : حضرت ابن مسعودؓ فرماتے تھے کہ نبی ﷺ دُعا فرماتے تھے ''یا اللہ میں تجھ سے رہنمائی اور پرہیزگاری اور پاکدامنی اور بے نیازی مانگتا ہوں''۔ (مسلم)

بَابٌ فِی الصَّبْرِ وَالشُّکْرِ

صبر اور شکر کے بارے میں

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔

(آل عمران ۔ آیت ۲)

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا : اے ایمان والو ! اے لوگو ! جو ایمان رکھتے ہو ۔ اِصْبِرُوْا : صبر کرو، تکلیف کو برداشت کرلو، جو سامنے آجائے اُسے جھیل لو ۔ وَصَابِرُوْا : اور صبر میں تم غالب رہو ۔ دیکھو دشمن بھی مصائب اُٹھاتے ہیں اور اپنے باطل پر اَڑے رہتے ہیں ۔ تم صبر میں ان سے پیچھے نہ رہو، تمہارے دل کی قوت ہرگز نہ گھٹے ۔ وَرَابِطُوْا : اور دل کڑا کرو ۔ اللہ سے ربط رکھو ۔ سرحدوں پر فوجیں باندھ رکھو ۔ آپس میں اتفاق سے رہو ۔ ظاہری اور باطنی دشمنوں کے لئے ہمیشہ تیار رہو ۔ وَاتَّقُوا اللّٰہَ : اور اللہ سے ڈرتے رہو ۔ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ : شاید کہ تم کامیاب ہوجاؤ ۔ تاکہ تم کو فلاح و بہبود ملے، کامیابی تمہاری ہمرکاب ہو، اللہ تم کو دشمنوں پر غالب کرے ۔

ترجمہ :- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : اے ایمان والو ! صبر کرو اور صبر میں کسی سے پیچھے نہ رہو، ہمیشہ کمربستہ رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم کامیاب اور بامراد ہوں (اور تم کو فلاح و بہبود عطا ہو) ۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۔

(البقرۃ ۔ آیت ۱۵۳)

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا : اے مومنو ! اے ایمان دارو ! اے لوگو جو ایمان لائے ہو ۔ اِسْتَعِیْنُوْا : مدد مانگو، اعانت طلب کرو، استعانت لو ۔ بِالصَّبْرِ : صبر سے ۔ صبر بھوک کو بھی کہتے ہیں ۔ وَالصَّلٰوۃِ : نماز ۔ دُعا کو بھی صلوٰۃ کہتے ہیں ! اِنَّ اللّٰہَ ۔ بے شک اللہ ۔ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ : صابروں کے ساتھ ہے ۔ تکلیف برداشت کرنے والوں کے ساتھ ہے ۔ پس معنٰی یہ ہوئے مصائب کو

برداشت کرو اور دُعا کرتے رہو یا روزے رکھو، نماز پڑھو۔

صبر کے کئی اقسام ہیں۔ صَبْر عَلَى الْعِبَادَةِ، عبادت کی مشقت کو برداشت کرنا۔ صَبْر عَنِ الْمَعْصِيَةِ۔ گناہ سے بچنے میں جو تختی ہے اس کو برداشت کرلینا۔ صَبْر عَلَى الْبَلاءِ مصائب و بلایا کو برداشت کرلینا۔ نیز صبر کی دو قسمیں ہیں:۔(۱) بدنی۔ (۲) نفسانی۔ پھر بدنی کی دو قسمیں ہیں۔(۱) فعلی: مشقت اور تکلیف دہ کاموں کو کرنا۔ (۲) انفعالی۔ درد اور تکلیف کو برداشت کرلینا۔ صبر نفسانی۔ نفس کو اس کی خواہشوں سے روکنا۔ اس کی بھی کئی صورتیں ہیں۔ عفت۔ خواہش شکم و طلب نساء سے روکنا۔ زہد۔ بے ضرورت چیز سے خود کو روکنا۔ تقویٰ۔ دین میں نقصان دہ کاموں سے روکنا۔ حلم۔ انتقام سے روکنا۔ قناعت۔ تھوڑے پر راضی رہنا۔ متانت۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر مشتعل نہ ہوجانا۔ بات یہ ہے کہ تکلیف کے وقت خدا یاد آتا ہے۔ غفلت دور ہوجاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ تو ساتھ ہی ہے۔ بُعد خیالی کا دور ہونا ہی ہے، پھر اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ کا جلوہ دیکھ لو۔

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ایمان والو! صبر سے صلوٰۃ سے مدد لو۔ بے شک اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔

مسلمانو! تم پر بڑے بڑے مصائب آنے والے ہیں۔ صبر کی عادت ڈالو۔ نماز پڑھو۔ دربار خداوندی میں حاضر ہوتے رہو۔ وہ تمہارے ساتھ ہے۔ تم کو تمام مشکلات میں کامیابی عطا کرے گا۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۔ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۔ (البقرۃ۔ آیت ۱۵۵)

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ، اور ہم تم کو بلا میں ڈالیں گے، تم کو مبتلا کریں گے، تمہارا امتحان لیں گے، تمہاری آزمائش کریں گے۔ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ، کچھ خوف اور بھوک سے۔ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ، اور مالوں، جانوں اور ثمروں کی کمی سے، ان کے نقصان سے۔ ثمرات سے مراد اولاد بھی ہوسکتی ہے۔ ہم دیکھیں گے کہ ہم ان کے محبوب ہیں یا ان کی جان و مال یا باغوں کے میوے یا پیداوار۔ وَبَشِّرِ، اور بشارت دو، مژدہ دو۔ خوشخبری دو۔ الصّٰبِرِيْنَ، صابروں کو، برداشت کرنے والوں کو، مصائب جھیلنے والوں کو۔ اَلَّذِيْنَ، وہ لوگ جو۔ ان لوگوں کو جو، اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ، جب ان پر مصیبت پڑتی ہے، تکلیف وایذا پہنچتی ہے۔ قَالُوْٓا، انھوں نے کہا، تو وہ کہتے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ، بے شک ہم اللہ کے ہیں وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ، اور بے شک ہم اس کی طرف واپس ہونے والے ہیں، اور اسی کی طرف ہماری بازگشت ہے، لوٹنا ہے۔ اُولٰٓئِكَ، یہی لوگ ہیں۔ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ، ان پر الطاف و کرم ہیں۔ مرحبا و آفریں ہے۔ مژدۂ قربت ہے۔ مِنْ رَّبِّهِمْ، ان کے پروردگار کی طرف سے۔ وَرَحْمَةٌ، اور رحمت۔ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ، اور یہی ہدایت یافتہ ہیں راہ پائے ہوئے۔ درست راستہ پر چلنے والے، کامیاب۔

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور ہم ضرور تمہارا امتحان لیں گے۔ کچھ خوف سے۔ کچھ بھوک و ناداری سے کچھ مال، جان اور پیداوار کے نقصان اور بار آوری کی کمی سے اور ان صابروں کو بشارت دو جن کو کچھ مصیبت پہنچتی

ہے تو کہتے ہیں (اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ) ہم تو اللہ کی ملک ہیں اور ہم کو اسی کی طرف رجوع کرنا ہے۔ یہی لوگ ہیں جن کو ان کے رب کی طرف سے مژدۂ ثواب اور رحمت ہے اور یہی ہیں (کامیاب) راہ یاب۔

مسلمانو! جب ہم خود اللہ کی ملک ہیں۔ تو اللہ اپنی ملک میں جو تصرف کرے اس کا وہ حق دار ہے۔ العبد وما ملکت یداہ لمولاہ۔

جو کچھ ہے وہ آقا کا، کچھ بھی نہیں بندے کا
حسرت ترا بندہ ہے وہ تجھ کو بھلا کیا دے

جب ہم اللہ تعالیٰ کے پاس رجوع کریں گے، واپس جائیں گے تو اللہ جو ہمارا مقصود ہے، ہمارا آقا ہے۔ بس ہے ہمارے آباء و اجداد، ازواج و اولاد سب اُسی کے پاس حاضر ہیں، ہم بھی اُس کے پاس جائیں گے اور سب کو وہیں پائیں گے، ایک دن مرنا ضرور ہے، سب سے چھوٹنا ضرور ہے۔ ایک ایک کو چھوڑنا بھی ایسا ہے جیسے سب کو ایک دم چھوڑنا، موت کا خوف آدمی کو نامرد بناتا ہے، بے کار بناتا ہے۔ خدا کی محبت کو ترقی دو، موت آسان ہوجاتی ہے۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۔ (ابراھیم ۔ آیت ۷)

وَاِذْ تَاَذَّنَ ؛ اور جب کہ سنادیا، بتادیا، کانوں تک پہنچادیا۔ رَبُّكُمْ ؛ تمہارے رب نے۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ ؛ اگر تم نے شکر کیا، احسان مانا، ہمارے دیے کی قدر کی، اس کو مناسب جگہ استعمال کیا۔ لَاَزِيْدَنَّكُمْ ؛ تو ضرور میں تم کو زیادہ دوں گا۔ اور دوں گا۔ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ ؛ اور اگر تم نے کفران نعمت کیا، ناشکری کی، ناقدری کی، مناسب جگہ استعمال نہیں کیا۔ اِنَّ عَذَابِيْ ؛ بے شک میرا عذاب۔ لَشَدِيْدٌ ؛ ضرور شدید ہے، سخت ہے۔

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور یاد کرو جب کہ تمہارے رب نے سنا دیا تھا کہ اگر تم شکر کروگے تو میں تمہیں اور دوں گا اور جو تم نے ناشکری کی تو میرا عذاب سخت ہے۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ۔ (النمل ۔ آیت ۴۰)

قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ؛ (سلیمان نے) کہا یہ میرے رب کا فضل ہے۔ سلیمان علیہ السلام اگر چاہتے تو خود چشم زدن میں تخت کو حاضر کرلیتے۔ عفریت کا ہار جانا، آصف بن برخیا کا جیت لینا، انسان کا جن سے زیادہ کام کرسکنا اور وہ بھی غیر پیغمبر کا، بے شک یہ اللہ کا فضل ہے۔ اب سوال یہ ہے آصف بن برخیا نے تو ایک بہت بڑا کام کیا۔ اور دوسرے بزرگانِ اسلام سے بھی اللہ نے بہت سے خوارق ظاہر کیے مگر اب ایسا کام کرنے والا کہاں ہے۔ مادّیات پر توجہ کرنے سے مادّیات کی قوت قوی ہوتی ہے اور روحانیات کی طرف متوجہ ہونے سے روحانیات کی قوت قوی ہوتی ہے۔ اب ریل ہے۔ ہوائی جہاز ہیں۔ موٹریں ہیں۔ لاسلکی ہے۔ غرض کہ انسان روحانیات کی طرف توجہ کرتا ہے تو اس میں کمال حاصل کرلیتا ہے۔ بہرحال کامیاب وہی ہوتا ہے جو کچھ کرتا ہے۔ لِيَبْلُوَنِيْ ؛ کہ مجھے آزمائے، میرا امتحان لے۔ بَلٰى يَبْلُوْ ۔ بَلَاءً ۔ بلا اور تکلیف میں ڈال کر آزمانا۔ اِبْتِلَاءٌ ؛

امتحان لینا، بلا میں ڈالنا۔ مُبتلی۔ بلا وامتحان میں پڑا ہوا۔ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ، کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری کرتا ہوں۔ وَمَنْ شَكَرَ ، اور جو شکر ادا کرتا ہے۔ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ، تو وہ اپنے لئے ہی شکر کرتا ہے۔ اس کا فائدہ خود اسی کو ہے۔ وَمَنْ كَفَرَ ، اور جس نے ناشکری کی۔ کفران نعمت کیا۔ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ، پس میرا رب تو غنی ہے۔ صاحب کرم ہے۔

ترجمہ: (آصف بن برخیا جاتے ہیں اور چشم زدن میں بلقیس کے تخت کو لاتے ہیں) (پھر سلیمان نے جب اس کو اپنے پاس دیکھا تو) کہا کہ یہ میرے رب کا فضل وکرم ہے کہ مجھے آزمائے کہ آیا میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری اور جو شکر کرتا ہے سو اپنے ہی فائدہ کے لئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو میرا اللہ تو غنی ہے کریم ہے۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ۔ (النساء۔ آیت ۱۴۷)

مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ ، خدا کیا کرے گا، خدا کو کیا پڑی ہے، کیا فائدہ ہے۔ بِعَذَابِكُمْ ، تم کو عذاب کرکے۔ اِنْ شَكَرْتُمْ ، اگر تم نے شکر کیا۔ اس کی دی ہوئی نعمتوں کی قدر کی، اور اس کا احسان مانا۔ وَاٰمَنْتُمْ ، اور ایمان لائے۔ وَكَانَ اللّٰهُ ، اور ہے اللہ۔ شَاكِرًا عَلِيْمًا ، قدردان، تمہارے کاموں سے واقف اور اس کا علم رکھنے والا۔

ترجمہ:- اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اللہ تم کو عذاب کرکے کیا کرے گا (اس کو اس سے فائدہ؟) اگر تم شکر کرو اور ایمان لاؤ اور اللہ تو بڑا قدردان اور علم والا ہے۔

عَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهٗ كُلَّهٗ لَهٗ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ ۔

(رواہ مسلم۔ مشکوۃ)

لغات: خَيْرٌ ، بھلا، درست۔ سَرَّاءُ ، خوشحالی۔ ضَرَّاءُ ، تکلیف۔

ترجمہ: حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرمایا نبی ﷺ نے ایماندار کا معاملہ بھی عجیب ہے کہ اس کے لئے سب کا سب بہتر ہی بہتر ہے اور یہ ایمان دار کے سوا کسی کو نصیب نہیں، اگر اس کو کوئی خوش حالی (سکھ حالی) پہنچی تو اس نے شکر کیا تو یہ بھی اس کے لئے اچھا ہوگیا اور اگر اس کے لئے کوئی نقصان پہنچا اور صبر کیا تو وہ بھی اس کے لئے اچھا ہوگیا۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَاَةٍ تَبْكِيْ عَلٰى صَبِيٍّ لَهَا فَقَالَ اتَّقِى اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ فَقَالَتْ وَمَا تُبَالِيْ بِمُصِيْبَتِيْ فَلَمَّا ذَهَبَ قِيْلَ لَهَا اِنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَهَا مِثْلُ الْمَوْتِ فَاَتَتْ بَابَهٗ فَلَمْ تَجِدْ عَلٰى بَابِهٖ بَوَّابِيْنَ فَاَتَتْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ اَعْرِفْكَ فَقَالَ الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى ۔ (اخرجه الخمسة الا النسائی۔ تیسیر)

لغات: آتی: آئے۔ عَلٰی امْرَأَۃٍ: ایک عورت کے پاس۔ تَبْکِیْ: جو رو رہی تھی۔ صَبِیٌّ: چھوٹا بچہ۔ اِتَّقِی اللّٰہَ وَاصْبِرِیْ: اللہ سے ڈر اور صبر کر۔ وَمَا تُبَالِیْ: آپ کو کیا پرواہ۔ بَوَّابِیْنَ: دربان۔

ترجمہ: حضرت انسؓ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ ایک عورت کے پاس تشریف لائے جو رو رہی تھی اپنے لڑکے پر تو فرمایا اللہ سے ڈر اور صبر کر تو اُس نے کہا میری مصیبت کی آپ کو کیا پرواہ ہے۔ پھر جب آپ تشریف لے گئے تو اس سے کہا گیا کہ یہ تو رسول اللہ ﷺ تھے تو اس کو موت کی سی حالت طاری ہوگئی تو وہ آپؐ کے دروازہ پر آئی اور آپؐ کے دروازہ پر دربانوں کو نہ پایا پھر آپؐ کے سامنے حاضر ہوئی اور کہا اے اللہ کے رسول! میں نے آپ کو پہچانا نہیں، تو آپؐ نے فرمایا صبر تو وہی ہے جو ابتدائے صدمہ کے وقت ہو۔ (اس کی روایت خمسہ نے سوائے نسائی کے کی)

عَنْ اَبِیْ سِنَانٍ رَضِیَ اللہُ عنہ قَالَ دَفَنْتُ اِبْنِیْ سِنَانًا وَاَبُوْطَلْحَةَ الْخَوْلَانِیُّ جَالِسٌ عَلٰی شَفِیْرِ الْقَبْرِ فَلَمَّا فَرَغْتُ قَالَ اَلَا اُبَشِّرُكَ قُلْتُ بَلٰی قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللہُ لِمَلٰٓئِكَتِهٖ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِیْ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیَقُوْلُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبْدِیْ فَیَقُوْلُوْنَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَیَقُوْلُ اِبْنُوْا لِعَبْدِیْ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَیْتَ الْحَمْدِ۔ (اخرجه الترمذی)

لغات: دَفَنْتُ: میں نے تدفین کی۔ شَفِیْرِ الْقَبْرِ: قبر کے کنارے۔ قَبَضْتُمْ: تم نے قبض کرلیا، جان لے لی۔ مَاذَا قَالَ عَبْدِیْ: میرے بندہ نے کیا کہا۔ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ: تیری تعریف کی اور اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ (بے شک ہم اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں) پڑھا۔

ترجمہ: حضرت ابی سنانؓ نے کہا کہ میں نے اپنے بیٹے سنان کو دفن کردیا اور ابوطلحہ خولانی قبر کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے پھر جب اُس سے (دفن سے) فارغ ہوا تو انھوں نے کہا کیا میں تمھیں بشارت نہ دوں۔ میں نے کہا کیوں نہیں۔ تو انھوں نے کہا مجھے ابوموسیٰ اشعری نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسی بندہ کا بچہ مرجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں (علیہم السلام) سے فرماتا ہے کہ تم نے میرے بندہ کے بچے کی روح قبض کرلی۔ وہ کہتے ہیں جی ہاں! تو فرماتا ہے تم نے اس کے دل کے پھل کو لے لیا۔ وہ کہتے ہیں کہ جی ہاں! تو پھر میرے بندہ نے کیا کہا؟ تو فرشتے جواب دیں گے اس نے آپ کی تعریف کی اور انا للہ پڑھا، تو فرماتا ہے میرے بندہ کیلئے جنت میں ایک گھر بنادو اور اس کا نام بیت الحمد رکھ دو۔ (ترمذی)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ سمعتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللہَ قَالَ اِذَا ابْتَلَیْتُ عَبْدِیْ بِحَبِیْبَتَیْهِ ثُمَّ صَبَرَ عَوَّضْتُهٗ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ۔ (اخرجه البخاری ۔ تیسیر)

لغات : حَبِيْبَتَيْهِ ؛ اس کی دونوں آنکھیں۔ عَوَّضْتُهٗ ؛ میں اس کا بدل دیتا ہوں ۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، وہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جب میں کسی بندہ کی دونوں محبوب چیزوں (دونوں آنکھوں) کو لے کر آزماتا ہوں اور پھر وہ صبر کرتا ہے تو میں ان دونوں کے عوض جنت دیتا ہوں ۔ (بخاری۔ تیسیر)

عَنْ عَطَاءِ بْنِ رَبَاحٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ هٰذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي أُصْرَعُ وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ لِي قَالَ إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ تَعَالَى أَنْ يُعَافِيَكِ قَالَتْ أَصْبِرُ فَادْعُ اللّٰهَ لِي أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ فَدَعَالَهَا ۔ (اخرجه الشيخان)

لغات : أَلَا أُرِيْكَ ؛ کیا میں تم کو نہ بتلادوں۔ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ ؛ کالی عورت ۔ إِنِّيْ أُصْرَعُ ؛ مجھے مرگی کی شکایت ہے۔ إِنِّيْ أَتَكَشَّفُ ؛ میں بے ستر ہوجاتی ہوں ۔ أَنْ يُعَافِيَكِ ؛ کہ اللہ تجھے صحت دے ۔

ترجمہ: حضرت عطا ابن رباحؒ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ ابن عباسؓ نے فرمایا کیا میں تمہیں جنتی عورت کو نہ دکھلادوں؟ میں نے کہا کیوں نہیں! انھوں نے کہا کہ یہ سیاہ عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا کہ مجھے صرع (مرگی) لاحق ہوتی ہے اور میرے کپڑے ہٹ جاتے ہیں ۔ پس اللہ سے میرے لئے دُعا کیجئے تو فرمایا کہ اگر تو چاہے صبر کرے اور تیرے لئے جنت ہے اور اگر تو چاہے تو میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کروں کہ تجھے صحت دے ۔ اس نے کہا میں صبر کرتی ہوں ، اللہ سے آپ میرے لئے دُعا کیجئے کہ میں بے ستر نہ ہوجاؤں ۔ پس آپ نے اس کیلئے دُعا کی ۔ (شیخان نے روایت کیا)

عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْنَا أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا أَلَا تَدْعُوْ لَنَا فَقَالَ قَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ يُؤْخَذُ الرَّجُلُ فَيُحْفَرُ لَهٗ فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيْهَا ثُمَّ يُؤْتَى بِالْمِنْشَارِ فَيُوْضَعُ عَلَى رَأْسِهٖ فَيُجْعَلُ نِصْفَيْنِ وَيُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيْدِ مَادُوْنَ لَحْمِهٖ وَعَظْمِهٖ مَايَصُدُّهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَاللّٰهِ لَيُتِمَّنَّ اللّٰهُ تَعَالَى هٰذَا الْأَمْرَ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ فَلَايَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ وَالذِّئْبَ عَلَى غَنَمِهٖ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۔

(اخرجه البخاري ۔ وابوداؤد ۔ والنسائي)

لغات : مُتَوَسِّدٌ ؛ ٹیک لگے ہوئے ۔ أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا ؛ کیا آپ ہمارے لئے مدد نہیں مانگتے ۔ الْمِنْشَارُ ؛ آرہ ۔ أَمْشَاطُ الْحَدِيْدِ ؛ لوہے کی کنگھیاں ۔ تَسْتَعْجِلُوْنَ ؛ جلدی کرتے ہو ۔

ترجمہ: حضرت خباب بن الارتؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ہم نے شکایت کی رسول اللہ ﷺ سے اس حال میں کہ آپ کعبۃ اللہ شریف کے سایہ میں چادر سے ٹیک لگائے ہوئے تھے، ہم نے کہا کیا آپ ہمارے لئے نصرت نہیں مانگتے، کیا ہمارے لئے دُعا نہیں کرتے، تو فرمایا جو لوگ تم سے پہلے تھے ان میں کے بعض آدمی پکڑے جاتے اور ان کیلئے زمین میں گڑھا کھودا جاتا اور اُٹھا کر اس میں (ڈال دیئے جاتے) پھر لایا جاتا آرہ اور اس کے سر پر رکھ دیا جاتا، اس شخص کو آدھا آدھا کردیا جاتا اور لوہے کی کنگھیاں کی جاتیں جو گوشت سے گزر کر ہڈی تک پہنچتیں لیکن وہ اس کو اس کے دین سے برگشتہ نہ کرتے۔ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ اس معاملہ کو (اس دین کو) ضرور پورا کرے گا حتیٰ کہ ایک سوار صنعاء سے حضر موت تک چلا جائے گا اور بجز اللہ کے خوف کے اور اپنی بکریوں پر بھیڑیے کے خوف سے (کسی چیز سے) نہ ڈرے گا لیکن تم لوگ جلدی کرتے ہو۔ (اس کی تخریج بخاری، ابوداؤد اور نسائی نے کی)

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَرْسَلَتْ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ أَنَّ ابْنًا لِي احْتُضِرَ فَاشْهَدْهُ فَأَرْسَلَ يَقْرَأُ السَّلَامَ وَيَقُولُ "إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَهُ وَلِلّٰهِ مَا أَعْطَى وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ"۔

(اخرجه الخمسة الا الترمذی)

لغات: إِحْتُضِرَ: موت کا وقت آگیا ہے۔ إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَهُ: وہ اللہ ہی کا تھا جو اس نے لے لیا۔ وَلِلّٰهِ مَا أَعْطَى: جو اس نے دیا وہ بھی اللہ کا تھا۔ أَجَلٌ مُسَمًّى: مقررہ مدت۔

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا "نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی نے آپ کی جانب آدمی بھیجا کہ میرا ایک لڑکا قریب المرگ ہے پس تم آپؐ کے پاس جاؤ تو آپ نے سلام کہلا بھیجا اور یہ کہلا بھیجا کہ جو کچھ لیا وہ اللہ ہی کا تھا اور جو کچھ دیا وہ اللہ ہی کا ہے اور ہر چیز اس کے پاس ایک معینہ مدت کے لئے ہے پس چاہئے کہ وہ صبر کرے اور ثواب میں شمار کرے۔ (اس کی تخریج سوائے ترمذی کے خمسہ نے کی)

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اشْتَكَى ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ فَمَاتَ وَأَبُو طَلْحَةَ خَارِجٌ وَلَمْ يَعْلَمْ فَلَمَّا رَأَتْ امْرَأَتُهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ هَيَّأَتْ شَيْئًا وَنَحَّتْهُ فِي جَانِبِ الْبَيْتِ فَلَمَّا جَاءَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ كَيْفَ الْغُلَامُ قَالَتْ قَدْ هَدَأَتْ نَفْسُهُ وَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ قَدِ اسْتَرَاحَ فَظَنَّ أَبُو طَلْحَةَ أَنَّهَا صَادِقَةٌ ثُمَّ قَرَّبَتْ لَهُ الْعَشَاءَ وَوَطَّأَتْ لَهُ الْفِرَاشَ فَلَمَّا أَصْبَحَ اغْتَسَلَ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَعْلَمَتْهُ بِمَوْتِ الْغُلَامِ فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْهُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّهُ أَنْ يُبَارِكَ اللّٰهُ لَكُمَا فِي لَيْلَتِكُمَا فَجَاءَ هُمَا تِسْعَةُ أَوْلَادٍ كُلُّهُمْ قَرَؤُوا الْقُرْآنَ -

(اخرجه البخاری تیسیر)

لغات: خَارِجٌ: باہر گئے ہوئے تھے۔ قَدْمَاتَ: مر گیا ہے۔ هَيَّأَتْ: تیار کیا۔ وَنَحَّتْهُ: ایک جانب کردیا۔ قَدْهَدَأَتْ

نَفْسُهُ ؛ آرام پا گیا ہے ۔ اَعْلَمَتْهُ ؛ ان کو بتلایا، خبر دی ۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابوطلحہ کا ایک بچہ بیمار ہوا اور مر گیا اور ابوطلحہ باہر تھے اور اس کا انھیں علم نہ ہوا ۔ جب ان کی بی بی نے دیکھا کہ وہ مر چکا ہے تو کچھ چیز تیار کی (کھانا پکایا) اور اس کو گھر کے ایک کنارے میں رکھ دیا ۔ پھر جب ابوطلحہ آئے اور پوچھا کہ بچہ کیسا ہے؟ بی بی نے کہا اس کے نفس کو سکون ہو گیا ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ راحت پا لیا ہے تو ابوطلحہ نے خیال کیا کہ انھوں نے سچ کہا ہے پھر بی بی نے ان کیلئے رات کا کھانا پیش کیا اور ان کیلئے بچھونا بچھایا (یا ہم بستر ہوئے) پھر جب صبح ہوئی انھوں نے غسل کیا پھر جب انھوں نے چاہا کہ باہر نکلیں تو بی بی نے انھیں موت کی خبر دی پھر انھوں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی تو نبی ﷺ نے فرمایا شائد اللہ تمہاری رات کو تم دونوں کیلئے برکت والی کر دے ۔ پس انھیں تو (۹) بچے ہوئے اور سب کے سب قاریٔ قرآن ہوئے ۔ (بخاری ۔ تیسیر)

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ رضى الله عنه قَالَ هَلَكَتِ امْرَأَةٌ لِي فَاَتَانِيْ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبِ الْقُرَظِيِّ رضى الله عنه يُعَزِّيْنِيْ بِهَا فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ رَجُلٌ فَقِيْهٌ عَالِمٌ عَابِدٌ مُجْتَهِدٌ وَكَانَتْ لَهُ امْرَأَةٌ وَكَانَ بِهَا مُعْجَبًا فَمَاتَتْ فَوَجَدَ عَلَيْهَا وَجْدًا شَدِيْدًا حَتّٰى خَلَا فِيْ بَيْتٍ وَاَغْلَقَ عَلٰى نَفْسِهٖ وَاحْتَجَبَ فَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْهِ اَحَدٌ فَسَمِعَتْ بِهٖ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَجَاءَتْهُ فَقَالَتْ اِنَّ لِيْ حَاجَةً اَسْتَفْتِيْهِ فِيْهَا لَيْسَ يُجْزِئُنِيْ اِلَّا اَنْ شَافِهَهُ بِهَا وَلَزِمَتْ بَابَهُ فَاُخْبِرَبِهَا فَاَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ اَسْتَفْتِيْكَ فِيْ اَمْرٍ قَالَ مَاهُوَ قَالَتْ اِنِّيْ اسْتَعَرْتُ مِنْ جَارَةٍ لِيْ حُلِيًّا فَكُنْتُ اَلْبَسُهُ زَمَانًا ثُمَّ اَنَّهَا اَرْسَلَتْ تَطْلُبُهُ اَفَاَرُدُّهُ اِلَيْهَا؟ قَالَ نَعَمْ وَاللّٰهِ ۔ قَالَتْ اِنَّهُ قَدْمَكَثَ عِنْدِيْ زَمَانًا فَقَالَ ذَاكَ اَحَقُّ لِرَدِّكِ اِيَّاهُ فَقَالَتْ لَهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اَفَتَاْسَفُ عَلٰى مَا اَعَارَكَ اللّٰهُ ثُمَّ اَخَذَهُ بِهٖ مِنْكَ فَاَبْصَرَ مَاكَانَ فِيْهِ وَنَفَعَهُ اللّٰهُ بِقَوْلِهَا ۔

(اخرجه مالك ۔ تيسير)

لغات : هَلَكَتِ امْرَأَةٌ لِيْ ؛ میری بیوی مر گئی ۔ يُعَزِّيْنِيْ بِهَا ؛ مجھے اس کا پرسہ دینے کیلئے ۔ وَكَانَ بِهَا مُعْجَبًا ؛ اسے بہت چاہتا تھا ۔ فَوَجَدَ عَلَيْهَا وَجْدًا شَدِيْدًا ؛ اس پر بہت غم کیا ۔ حَتّٰى خَلَا فِيْ بَيْتٍ ؛ یہاں تک کہ گھر میں اکیلا رہنے لگا ۔ لَزِمَتْ بَابَهُ ؛ اس کے دروازہ پر بیٹھ گئی ۔ اِنِّيْ اِسْتَعَرْتُ مِنْ جَارَةٍ لِيْ ؛ میں نے اپنے پڑوسی سے مستعار لی ہے ۔

ترجمہ: حضرت قاسم بن محمدؒ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میری بی بی مر گئی تو میرے پاس محمد بن کعب قرظی آئے کہ مجھے تعزیت دیں ۔ انھوں نے کہا بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جو فقہ کا ماہر عالم، عابد اور مجتہد تھا اور اس کی ایک بی بی تھی جس کو وہ پسند کرتا تھا پھر وہ مر گئی اور اس نے اس پر بہت غم کیا حتیٰ کہ گھر میں اکیلا بیٹھ گیا اور دروازہ بند کر لیا اور پردہ میں ہو گیا پھر اس کے پاس کوئی داخل نہ ہوتا تھا، تو اس شخص کا حال بنی اسرائیل کی ایک عورت نے سنا، وہ اس کے پاس آئی پھر کہا کہ میری ایک حاجت ہے جس میں مجھے فتویٰ

طلب کرنا ہے جسے بالمشافہ کہے بغیر گریز نہیں اور وہ اس کے دروازہ پر بیٹھ گئی۔ پس اس کو اس عورت کی خبر دی گئی تو اس نے اس کو اجازت دی تو اس عورت نے کہا کہ مجھے ایک معاملہ میں آپ سے فتویٰ طلب کرنا ہے۔ اس نے کہا وہ کیا ہے؟ عورت نے کہا میں نے اپنی پڑوسن سے زیور مستعار لیا تھا اور اسے ایک زمانہ تک پہنتی رہی پھر اس نے اس کو منگوا بھیجا ہے۔ کیا میں اس کو اس کے پاس واپس کردوں۔ کہا ہاں! خدا کی قسم (ضرور واپس کردو)۔ عورت نے کہا کہ وہ میرے پاس بہت زمانہ تک رہا ہے، تو کہا وہ تو اس کو واپس کرنا زیادہ حقدار ہے، تو عورت نے اس سے کہا اللہ آپ پر رحم کرے کہ آپ افسوس کرتے ہیں ایسی چیز پر جو اللہ نے آپ کو عاریۃً دی تھی پھر اس کو اس نے بلحاظ اپنی عاریت کے آپ سے لے لیا۔ تو وہ جس حال میں تھا اس پر اس کی نظر پڑی (اس نے اپنے آپ پر غور کیا اور عبرت لی) اور اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی بات کو اس کیلئے نفع مند کردیا۔ (مالک نے تخریج کی۔ تیسیر)

بَابٌ فِي الْاَبْتِلَاءِ

آزمائش کے بارے میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ۔

(البقرۃ۔ آیت ۱۵۵)

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ: اور ہم تم کو بلا میں ڈالیں گے، تم کو مبتلا کریں گے، تمہارا امتحان لیں گے، تمہاری آزمائش کریں گے۔ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ: کچھ خوف اور بھوک سے۔ وَنَقْصٍ مِنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ: اور مالوں، جانوں اور ثمروں کی کمی سے، ان کے نقصان سے۔ ثمرات سے مراد اولاد بھی ہوسکتی ہے۔ ہم دیکھیں گے کہ ہم ان کے محبوب ہیں یا ان کی جان و مال یا باغوں کے میوے یا پیداوار۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور ہم ضرور تمہارا امتحان لیں گے۔ کچھ خوف سے۔ کچھ بھوک و ناداری سے کچھ مال، جان اور پیداوار کے نقصان اور بار آوری کی کمی سے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ وَنَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ۔

(محمد۔ آیت ۳۱)

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ: اور ہم تم کو ضرور مبتلائے آفات کریں گے۔ ہم تمہارا امتحان لیں گے۔ تمہاری آزمائش ہوگی۔ کھرے کھوٹے کی تمیز ہوگی۔ حَتّٰى نَعْلَمَ: یہاں تک کہ ہم ممتاز کردیں گے۔ سب کو معلوم ہوجائے گا۔ اَلْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ: تم میں سے کون ہیں جہاد کرنے والے۔ وَالصّٰبِرِيْنَ: اور کون ہیں صبر کرنے والے جنگ کی سختی پر۔ یہاں تک کہ مجاہدین غیر مجاہدین سے

ممتاز ہو جائیں گے سختیوں پر۔ وَنَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ : اور تمہاری خبروں اور حالات کا بھی امتحان لیں گے۔ جانچ پڑتال کریں گے۔ نَبْلُوَا میں جمع کا الف ہے اس لئے ملفوظ ہے۔

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور ہم ضرور تمہاری آزمائش کریں گے (تمہارا امتحان لیں گے) یہاں تک کہ مجاہدین اور صابرین کو دوسروں سے ممتاز کرلیں گے اور تمہاری خبروں اور حالات کی بھی آزمائش کریں گے۔

صاحبو! اللہ تعالیٰ کا علم تین قسم کا ہوتا ہے۔ ایک علم ذاتی۔ اس مرتبہ میں خدا خود ہی عالم ہے، خود ہی علم ہے، خود ہی معلوم ہے۔ دوسرا پیدا کرنے کے لئے جانتا ہے۔ ایک شئے کو دوسری شئے سے ممتاز کرنا۔ اس کو علم فعلی کہتے ہیں۔ تیسرا پیدا کرنے کے بعد جاننا یہ علم انفعالی کہلاتا ہے علم انفعالی علم فعلی کا تابع رہتا ہے۔ خدا جیسا جانتا ہے ویسا ہی پیدا بھی کرتا ہے اور وہ چیز ویسی ہی رہتی ہے۔ خدا جانتا تھا کچھ، اور پیدا ہوگیا کچھ، یہ ممکن نہیں۔ علم میں اشیاء اور حقائق کا ایک دوسرے سے ممتاز ہونا الگ بات ہے اور خارج میں ممتاز ہونا جدا بات۔

یہ بھی یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر اور اپنے خلیفہ کے فعل کو اپنی طرف منسوب کرلیتا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ نَعْلَمَ سے مُراد عامۃ الناس ہے۔ خدائے تعالیٰ کلیات کو اپنی طرف منسوب کرتا ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَاۤءً حَسَنًا ۔ (الانفال - آیت ۱۷)

وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ : اور تاکہ آزمائے ایمان داروں کو۔ مِنْهُ : اپنی طرف سے۔ بَلَاۤءً حَسَنًا : اچھا امتحان۔ یہ امتحان، یہ ابتلاء، اچھا نتیجہ پیدا کرتا۔ امتحان کے بعد نتیجہ اچھا نکلتا ہے یا برا [کیونکہ عِنْدَ الْاِمْتِحَانِ يُكْرَمُ الْمَرْءُ اَوْيُهَانُ : امتحان کے بعد آدمی یا تو کامیاب ہوتا ہے یا ناکام۔ کامیاب ہوتا ہے تو اُسے عزت حاصل ہوتی ہے اور ناکامی کی صورت میں ذلت]۔ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ : بے شک اللہ تو تمہاری دعاؤں کو سنتا ہے۔ تمہارے حال کا علم رکھتا ہے۔

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور تاکہ خدا کی طرف سے تمہارا اچھا امتحان لیا جائے (اور تم کو کامیاب کرے)۔ بے شک اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔

لِلْمُؤْمِنِ اَرْبَعَةُ اَعْدَاءٍ مُؤْمِنٌ يَحْسُدُهُ وَمُنَافِقٌ يَبْغَضُهُ وَشَيْطَانٌ يُضِلُّهُ وَكَافِرٌ يُقَاتِلُهُ ۔ (فرعن ابی ہریرۃ) (کنز۔ ص ۲۷)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا ایماندار کے چار دشمن ہیں: (۱) ایماندار جو اس پر حسد کرتا ہو (۲) منافق جو اس سے بغض رکھتا ہو (۳) شیطان جو اُسے گمراہ کرتا ہو اور (۴) کافر جو اس سے جنگ کرتا ہو۔

مَاكَانَ وَلَا يَكُوْنُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مُؤْمِنٌ اِلَّا وَلَهٗ جَارٌ يُؤْذِيْهِ (فرعن علی) ۔ (کنز العمال - ج ۱)

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے قیامت تک نہ کوئی ایماندار ہوا ہے نہ ہوگا مگر اس کا ایک ساتھی بھی ہوگا جو اس کو ایذا دیتا رہتا ہے۔

لَوْكَانَ الْمُؤْمِنُ فِيْ جُحْرِ ضَبٍّ لَقَيَّضَ اللّٰهُ لَهٗ فِيْهِ مَنْ يُؤْذِيْهِ ۔ (طس هب عن انس)۔ (کنز العمال ج ۱)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے مروی ہے اگر کوئی ایماندار کسی گوہ کے سوراخ میں بھی چھپے تو اللہ اس کیلئے اپنے بارے میں کسی نہ کسی کو مقرر کردے گا جو اس کو تکلیف پہنچاتا رہے گا۔

بَابٌ فِي التَّوَكُّلِ

توکل کے بارے میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۔ (الطلاق - آیت ۳)

وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؛ اور جو اللہ پر توکل کرتا ہے، اس پر بھروسہ رکھتا ہے۔ اپنے کام اس پر چھوڑتا ہے۔ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؛ تو اللہ اس کو بس ہے۔ اس کی تمام ضرورتوں کے لئے کافی ہے۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور جو اللہ پر توکل کرتا ہے تو اللہ اس کو بس ہے (کافی ہے)۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۔ (ال عمران - آیت ۱۲۲)

وَعَلَى اللّٰهِ ؛ اور اللہ ہی پر ۔ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ؛ پس چاہئے کہ ایمان دار توکل کریں، مسلمان بھروسہ رکھیں۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور ایمان داروں کو اللہ پر توکل کرنا چاہئے ۔ (ظاہری اسباب استعمال کریں جو نظام اسباب کا تقاضا ہے مگر اعتماد خدا پر رکھیں ۔ کامیابی، ناکامی سب اُسی کے ہاتھ میں ہے)۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ۔

(یونس - آیت ۸۴)

وَقَالَ مُوْسٰى ؛ اور موسیٰ نے کہا ۔ يٰقَوْمِ ؛ اے میری قوم! لوگو! اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ ؛ اگر تم ایماندار ہو، اللہ پر ایمان رکھتے ہو ۔ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا ؛ تو خدا پر بھروسہ کرو، اسی پر توکل کرو ۔ اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ؛ اگر تم مسلمان ہو، خدا کے حکم بردار ہو، اپنے آپ کو خدا کے حوالے کر چکے ہو۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور موسیٰ نے کہا: لوگو! اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو تو اس پر توکل کرو (اس پر بھروسہ کرو) اگر تم مسلمان ہو (یعنی اعتقاد صحیح کے ساتھ عمل صالح بھی ہو)۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا ۔

(رواہ الترمذی و ابن ماجہ - مشکوۃ)

لغات: لَوْ اَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُوْنَ ؛ اگر تم بھروسہ رکھو ۔ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ ؛ جس طرح کہ بھروسہ ہونا چاہئے ۔ تَغْدُوْ خِمَاصًا ؛

صبح خالی پیٹ (بھوکا) جاتا ہے۔ وَتَرُوْحُ بِطَانًا : شام میں پیٹ بھرا آتا ہے۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا ہے اگر تم اللہ پر جیسا چاہیے بھروسہ کرو تو جس طرح پرندوں کو رزق دیا جاتا ہے، تمہیں بھی دے گا کہ وہ صبح خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام پیٹ بھرے واپس ہوتے ہیں۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ مشکوٰۃ)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِیُّ خَیْرٌ اَوْ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِیْفِ وَ فِیْ کُلٍّ خَیْرٌ اِحْرِصْ عَلٰی مَا یَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجِزْ وَاِنْ اَصَابَكَ شَیْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّیْ فَعَلْتُ کَذَا کَانَ کَذَا وَلٰکِنْ قُلْ قَدَرَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَاِنَّ "لَوْ" تَفْتَحُ عَلَی الشَّیْطَانِ۔

(رواہ مسلم)

لغات: اِحْرِصْ : حرص کرو، خواہش کرو۔ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ : اور اللہ سے مدد مانگو۔ وَلَا تَعْجِزْ : اور عاجز ہوکر بیٹھے نہ رہو۔ لَوْ اَنِّیْ فَعَلْتُ : کاش کہ میں ایسا کرتا۔ قَدَرَ اللّٰهُ : اللہ نے مقدر کر رکھا ہے۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے فرمایا نبی ﷺ نے قوی ایمان دار بہتر ہے یا اللہ کو زیادہ پیارا ہے کمزور ایماندار سے اور ہر ایک میں بہتری ہے۔ اس چیز پر حرص کرو کہ جو تمہیں نفع دے اور اللہ سے امداد چاہو عاجز بن کر نہ بیٹھے رہو اور اگر تمہیں کوئی مصیبت پہنچے تو کاش ایسا اگر کرتا تو ایسا ہوتا نہ کہو بلکہ یہ کہو کہ اللہ تعالیٰ نے (یہی) مقدر فرمایا تھا اور اس نے جو چاہا کیا۔ کیونکہ لفظ کاش شیطان کیلئے راستہ کھول دیتا ہے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّهَا النَّاسُ لَیْسَ مِنْ شَیْءٍ یُقَرِّبُکُمْ اِلَی الْجَنَّةِ وَیُبَاعِدُکُمْ مِنَ النَّارِ اِلَّا قَدْ اَمَرْتُکُمْ بِهٖ وَلَیْسَ یُقَرِّبُکُمْ مِنَ النَّارِ وَیُبَاعِدُکُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا قَدْ نَهَیْتُکُمْ عَنْهُ وَاِنَّ الرُّوْحَ الْاَمِیْنَ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَاِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِیْ رُوْعِیْ اَنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰی تَسْتَکْمِلَ رِزْقَهَا فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَجْمِلُوْا فِی الطَّلَبِ وَلَا یَحْمِلَنَّکُمْ اِسْتِبْطَاءُ الرِّزْقِ اَنْ تَطْلُبُوْهُ بِمَعَاصِی اللّٰهِ فَاِنَّهٗ لَا یُدْرَكُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ اِلَّا بِطَاعَتِهٖ۔ (رواہ فی الشرح السنة والبیهقی فی شعب الایمان۔ ایضا)

لغات: اَنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ : کوئی جان ہرگز نہ مرے گی۔ حَتّٰی تَسْتَکْمِلَ : جب تک کہ پورا نہ کرلے۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرمایا نبی ﷺ نے لوگو! کوئی چیز جو تمہیں جنت سے قریب کرتی ہو اور آگ سے دور کرتی ہو نہیں مگر یہ کہ میں نے تمہیں اس کا حکم دے دیا ہے اور کوئی چیز ایسی نہیں جو تمہیں آگ سے قریب کرتی ہو اور جنت سے دور کرتی ہو مگر میں نے تمہیں اس سے منع کر دیا اور بے شک روح الامین اور ایک روایت میں ہے بے شک روح القدس نے میرے دل میں پھونک دیا ہے کہ کوئی جان نہ مرے گی یہاں تک کہ اپنا رزق پورا نہ کرلے۔ پس اللہ سے ڈرو اور کسی چیز کے حاصل کرنے میں اچھا

طریقہ اختیار کرو اور رزق کا دیر سے حاصل ہونا اللہ کی نافرمانی سے طلب کرنے پر تم کو نہ اُبھارے کیونکہ جو چیز اللہ کے پاس ہے وہ اس کی اطاعت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلزَّھَادَۃُ لَیْسَتْ بِتَحْرِیْمِ الْحَلَالِ وَلَا اِضَاعَۃِ الْمَالِ وَلٰکِنِ الزَّھَادَۃُ اَنْ لَا تَکُوْنَ بِمَا فِیْ یَدَیْکَ اَوْثَقَ بِمَا فِیْ یَدِاللّٰہِ وَ اَنْ تَکُوْنَ فِیْ ثَوَابِ الْمُصِیْبَۃِ اِذَا اَنْتَ اُصِبْتَ بِھَا اَرْغَبَ فِیْھَا لَوْاَنَّھَا اُبْقِیَتْ لَکَ ۔ (رواہ الترمذی و ابن ماجہ)

لغات : بِتَحْرِیْمِ الْحَلَالِ ؛ حلال کو حرام کر لینے سے۔ اِضَاعَۃِ الْمَالِ ؛ مال کا ضائع کرنا (یعنی مال کو صرف خیرات کرنا)۔

ترجمہ: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا حلال کو حرام کر لینا یا مال کو ضائع کرنا زہد نہیں ہے لیکن زہد یہ ہے کہ جو چیز تمہارے ہاتھ میں ہو وہ اس سے زیادہ بھروسہ کے قابل نہ ہو جو اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ جب تمہیں کوئی مصیبت آئے تو اس مصیبت کے ثواب پر تم اتنے راغب رہو کہ کاش وہ (اور چند دن) تمہارے پاس رہتی۔

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ اَخَوَانِ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَانَ اَحَدُھُمَا یَاْتِی النَّبِیَّ ﷺ وَالْاٰخَرُ یَحْتَرِفُ فَشَکَا الْمُحْتَرِفُ اَخَاہُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّکَ تُرْزَقُ بِہٖ ۔

ترجمہ: اور حضرت انسؓ سے روایت ہے فرمایا، رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں دو بھائی تھے، ان میں کا ایک تو حضرتؐ کے پاس آیا کرتا تھا اور دوسرا کوئی پیشہ کیا کرتا تھا۔ پیشہ کرنے والے نے اپنے بھائی کی نبی ﷺ کے پاس شکایت کی تو آپؐ نے فرمایا ممکن ہے تجھ کو اسی کی وجہ سے رزق دیا جاتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ اَعْلَمُ اٰیَۃً لَوْاَخَذَ النَّاسُ لَکَفَتْھُمْ "وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَایَحْتَسِبُ"۔ (رواہ احمد و ابن ماجہ ۔ والدارمی)

لغات : مِنْ حَیْثُ لَایَحْتَسِبُ ؛ جہاں گمان بھی نہ گزرے۔

ترجمہ: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے، فرمایا نبی ﷺ نے میں ایک آیت جانتا ہوں، اگر لوگ اُسے پکڑیں (عمل کریں) تو وہ انھیں کافی ہو جائے "وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَایَحْتَسِبُ"۔ (طلاق۔ آیت ۲) یعنی اور جو خدا سے ڈرتا ہے (اور تقویٰ اختیار کرتا ہے) اس کے لئے کوئی نہ کوئی راستہ پیدا کر ہی دے گا اور (اللہ) اس کو رزق پہنچا دیتا ہے اس جگہ سے کہ جس کا اس کو وہم و گمان بھی نہ تھا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَیْرِ حِسَابٍ ھُمُ الَّذِیْنَ لَایَسْتَرْقُوْنَ وَلَایَتَطَیَّرُوْنَ وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ ۔

(متفق علیہ ۔ مشکوٰۃ)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے، فرمایا نبی ﷺ نے میری اُمت میں کے ستر (۷۰) ہزار آدمی بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ کوئی چھومنتر کرتے ہیں اور نہ بدفالی لیتے ہیں بلکہ اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَالَ "عُرِضَتْ عَلَیَّ الْاُمَمُ فَجَعَلَ یَمُرُّ النَّبِیُّ وَمَعَهُ الرَّجُلُ وَالنَّبِیُّ مَعَهُ الرَّجُلَانِ وَالنَّبِیُّ وَمَعَهُ الرَّهْطُ وَالنَّبِیُّ وَلَیْسَ مَعَهُ اَحَدٌ فَرَاَیْتُ سَوَادًا كَثِیْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَرَجَوْتُ اَنْ یَكُوْنَ اُمَّتِیْ فَقِیْلَ هٰذَا مُوْسٰى فِیْ قَوْمِهٖ ثُمَّ قِیْلَ لِیْ اُنْظُرْ فَرَاَیْتُ سَوَادًا كَثِیْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَقِیْلَ لِیْ اُنْظُرْ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا فَرَاَیْتُ سَوَادًا كَثِیْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَقِیْلَ هٰؤُلَاءِ اُمَّتُكَ وَمَعَ هٰؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا قُدَّامَهُمْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَیْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِیْنَ لَا یَتَطَیَّرُوْنَ وَلَا یَسْتَرْقُوْنَ وَلَا یَكْتَوُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ فَقَامَ عُكَاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ یَجْعَلَنِیْ مِنْهُمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ یَجْعَلَنِیْ مِنْهُمْ قَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَاشَةُ ۔ (متفق علیه ۔ مشکوٰة)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے، فرمایا ایک دن رسول اللہ ﷺ نکلے تو فرمایا میرے آگے اُمتیں پیش کی گئیں ایک نبی گزرنے لگا اور اس کے ساتھ ایک ہی شخص تھا اور ایک نبی کے ساتھ دو شخص تھے اور ایک نبی کے ساتھ ایک جماعت تھی اور ایک نبی کے ساتھ کوئی نہ تھا پھر میں نے بڑے گروہ کو دیکھا تو میں نے اُمید کی کہ یہ میری اُمت ہوگی تو کہا گیا کہ یہ موسٰی ہیں اپنی قوم میں پھر مجھ سے کہا گیا دیکھو تو پھر میں نے ایک بڑے گروہ کو دیکھا جس نے آسمان تک کے کناروں کو بھر دیا ہے پھر مجھ سے کہا گیا دیکھو اِدھر اُدھر تو میں نے ایک بڑے مجمع کو دیکھا جو تمام آفاق کو گھیر لیا ہے تو مجھ سے کہا گیا یہ تمہاری اُمت ہے اور اُن کے ساتھ ستر (۷۰) ہزار اُن سے پہلے ہیں جو جنت میں بغیر حساب داخل ہوں گے۔ یہ وہ ہوں گے جو نہ بدفالی لیتے ہوں گے اور نہ تعویذ گنڈے کرتے ہوں گے اور نہ داغ لیتے ہوں گے بلکہ اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتے ہیں۔ تو عکاشہ بن محصن کھڑے ہوئے اور عرض کیا اللہ سے دُعا کیجئے کہ مجھے ان ہی میں سے کردے تو آپ نے فرمایا اللہ اس کو ان ہی میں سے کردے پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا اور کہا اللہ سے دُعا کیجئے کہ مجھے بھی ان ہی میں سے کردے تو آپ نے فرمایا عکاشہ اس کے متعلق تم سے سبقت لے جاچکے ہیں۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْقِلُهَا وَاَتَوَكَّلُ اَوْ اُطْلِقُهَا وَاَتَوَكَّلُ قَالَ اَعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ ۔ (اخرجه الترمذی)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے مروی ہے، ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ اونٹنی کا پیر باندھ کر توکل کروں یا اس کو چھوڑ کر توکل کروں تو فرمایا پاؤں باندھ دے اور توکل کر۔

بَابٌ فِی الْاِخْلَاصِ وَ تَرْکِ الرِّیَاءِ وَالسُّمْعَةِ

اخلاص کرنے اور شہرت کے کاموں کو ترک کرنے کے بیان میں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ حُنَفَآءَ ۔ (البینہ ۔ آیت ۵)

وَمَآ اُمِرُوْٓا ؛ اور نہیں مامور ہوئے اور ان کو حکم نہیں دیا گیا ۔ اِلَّا ؛ مگر ۔ لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ ؛ کہ اللہ کی عبادت کریں اور اس کی بندگی کریں ۔ مُخْلِصِیْنَ ؛ خالص ، آمیزش نہ رکھنے والے ، اخلاص مندی کے ساتھ ۔ لَہُ ؛ اللہ کے لئے ۔ الدِّیْنَ ؛ اطاعت کو ، عقیدہ کو ، انھیں حکم دیا گیا تھا ؟ اللہ کی عبادت اخلاص سے کریں ۔ حُنَفَآءَ ؛ ایک رو ، ایک طرف ہوکر ۔

ترجمہ : اللہ تعالٰی فرماتا ہے : اور انھیں اتنا ہی حکم دیا گیا تھا کہ اخلاص کے ساتھ (خلوص دلی سے) ایک رو ہوکر اللہ کی بندگی کریں (خدا کے سوائے سب کی طرف سے منہ پھیرلیں) ۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : کَالَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَہُ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَمَثَلُہُ کَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَیْہِ تُرَابٌ فَاَصَابَہُ وَابِلٌ فَتَرَکَہُ صَلْدًا لَا یَقْدِرُوْنَ عَلٰی شَیْءٍ مِّمَّا کَسَبُوْا وَاللّٰہُ لَا یَہْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ ۔ (البقرۃ ۔ آیت ۲۶۴)

کَالَّذِیْ ؛ اس کی مثال تو ایسی ہے ، مثل اس شخص کے ہے جو یُنْفِقُ مَالَہُ ؛ اپنا مال خرچ کرتا ہے ، صرف کرتا ہے ، دیتا ہے ۔ مَالٌ ؛ ہر وہ چیز جس کی طرف انسان کا دل مائل ہو ۔ رِئَآءَ النَّاسِ ؛ لوگوں کے دکھانے کو ۔ رَاءَ ی ۔ یُرَائِیْ ۔ مُرَاءَاۃً ۔ وَرِئَآءً ؛ دکھاوا کرنا ۔ وَلَا یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ ؛ اور وہ اللہ پر ایمان نہیں رکھتا ۔ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؛ اور روز قیامت پر ۔ وہ تو نہ خدا کو ثواب دینے والا سمجھتا ہے اور نہ آخرت میں بدلہ ملنے کا اس کو یقین ہے ۔ فَمَثَلُہُ ؛ اس کی مثال تو ایسی ہے ۔ کَمَثَلِ صَفْوَانٍ ؛ جیسے ایک چکنی چٹان ۔ چکنا پتھر ۔ عَلَیْہِ تُرَابٌ ؛ اُس پر کچھ مٹی ہے ۔ فَاَصَابَہُ وَابِلٌ ؛ پھر اس پر ایک زور دار بارش ہوگئی ، پس پہنچی اس کو موسلا دھار بارش ۔ فَتَرَکَہُ صَلْدًا ؛ پھر کر چھوڑا اُس کو ، پھر کردیا اُس کو صاف ، اور رہی سہی مٹی نکل گئی ۔ بھلا ایسی حالت میں کیا زراعت ہوگی ؟ اور اُس کو کیا نفع پہنچے گا ؟ صَلْدٌ ؛ وہ سخت پتھر جس پر کوئی چیز نہ اگے ۔ رَأْسٌ صَلْدٌ ؛ ایسا سر جس پر بال نہ آگیں ۔ لَا یَقْدِرُوْنَ عَلٰی شَیْءٍ ؛ اُن کو کسی چیز پر قدرت نہ ہوگی ، انھیں کچھ نہ ملے گا ، اُن کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا ۔ مِمَّا کَسَبُوْا ؛ اُس چیز سے کہ انھوں نے کمایا ، وہ اپنی کمائی سے کچھ فائدہ نہ اُٹھائیں گے ۔ وَاللّٰہُ لَا یَہْدِیْ ؛ اور اللہ ہدایت نہیں کرتا ۔ کامیاب نہیں کرتا ۔ اَلْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ ؛ کافر قوم کو ، منکرین کو ، حق پوشوں کو ۔

ترجمہ : اللہ تعالٰی فرماتا ہے : جیسے کسی نے دکھاوے کو خیرات کی ۔ نہ اُس کو خدا پر ایمان نہ آخرت کا یقین ۔ اُس کی مثال تو ایسی ہے جیسے ایک چکنا پتھر اُس پر ہے تھوڑی مٹی اور اُس پر پڑ گئی موسلا دھار بارش پھر وہ جیسے پہلے چکنا پتھر تھا پھر چکنا ہوگیا ۔ اپنی کمائی سے اُن کو کچھ نہ ملا ۔ اللہ (ازلی) کافروں کو ہدایت نہیں کرتا ۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَ اَعْمَالِکُمْ ۔ (رواہ مسلم ۔ مشکوٰۃ)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ نہیں دیکھتا تمہاری صورتوں کو اور تمہارے مالوں کو بلکہ وہ تمہارے دلوں اور تمہارے کاموں کو دیکھتا ہے۔ (کام کیسے ہیں اور نیت کیا ہے)۔

عَنْ جُنْدُبٍ ۔ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰہُ بِہٖ وَمَنْ یُّرَائِیْ یُرَائِی اللّٰہُ بِہٖ ۔ (متفق علیہ ۔ مشکوٰۃ)

ترجمہ: حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، جس نے دوسروں کو سنانے کیلئے کام کیا ہے تو اللہ بھی اس کی سنائی سنائے گا اور جو دکھاوے کیلئے کام کرے گا اللہ تعالیٰ (اس کے عیوب) دوسروں کو دکھائے گا۔

وَعَنْہُ قَالَ قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتَ الرَّجُلَ یَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَیْرِ وَیَحْمَدُہُ النَّاسُ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَیُحِبُّہُ النَّاسُ عَلَیْہِ قَالَ تِلْکَ عَاجِلُ بُشْرَی الْمُؤْمِنِ ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا، آپ کیا خیال فرماتے ہیں اس شخص کے متعلق جو کوئی نیک کام کرتا ہے اور لوگ اس پر اس کی تعریف کرتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ لوگ اس کی وجہ سے اس سے محبت کرتے ہیں تو فرمایا وہ تو ایماندار کیلئے نقد بشارت ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِہٖ سَمَّعَ اللّٰہُ بِہٖ اَسَامِعَ خَلْقِہٖ وَحَقَّرَہٗ وَصَغَّرَہٗ ۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جس نے اپنے اعمال لوگوں کو سنائے اللہ بھی اس کو اس کی وجہ سے مخلوق کے کانوں تک اس کی (برائیاں) پہنچائے گا اور اس کو حقیر اور ذلیل کرے گا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَا اَنَا فِیْ بَیْتِیْ فِیْ مُصَلَّایَ اِذْ دَخَلَ عَلَیَّ رَجُلٌ فَاَعْجَبَتْنِی الْحَالُ الَّتِیْ رَاٰنِیْ عَلَیْھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَحِمَکَ اللّٰہُ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ! لَکَ اَجْرَانِ اَجْرُ السِّرِّ وَاَجْرُ الْعَلَانِیَۃِ ۔ (رواہ الترمذی۔ وقال ھذا حدیث حسن)

لغات: مُصَلَّایَ ، میری نماز کی جگہ۔ فَاَعْجَبَتْنِی الْحَالُ ، مجھے وہ حالت پسند آتی ہے۔ لَکَ اَجْرَانِ ، تمہارے لئے دہرا اجر ہے۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے انھوں نے عرض کی اے اللہ کے رسول اس حال میں کہ میں اپنے گھر میں اپنی جائے نماز پر ہوتا ہوں یکایک میرے پاس کوئی شخص آتا ہے تو وہ حالت مجھے اچھی معلوم ہوتی ہے جس حالت میں اس نے مجھے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابوہریرہ اللہ تجھ پر رحم کرے تیرے لئے دو اجر ہیں چھپی عبادت اور علانیہ عبادت کا۔ (ترمذی)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ شِرَّۃً وَلِکُلِّ شِرَّۃٍ فَتْرَۃً

فَإِنْ صَاحِبُهَا سَدَّدَ وَقَارَبَ فَارْجُوْهُ وَإِنْ أُشِيْرَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ فَلَا تَعُدُّوْهُ ۔ (رواه الترمذی)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ہر خیر کیلئے ایک تیزی ہے اور ہر تیزی کے بعد ایک وقفہ ہے پھر اگر وہ تیزی والا شخص سیدھی راہ پر رہا اور قریب رہا تو مجھے اُس سے امید ہے (سیدھی راہ پر ہونے کی) اور اگر اس کی جانب انگلیوں سے اشارے ہونے لگیں تو اس کو کسی شمار میں نہ سمجھو۔ (ترمذی)

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا صَلَّى فِي الْعَلَانِيَةِ فَأَحْسَنَ وَصَلَّى فِي السِّرِّ فَأَحْسَنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى هٰذَا عَبْدِيْ حَقًّا ۔ (رواه ابن ماجة)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے، فرمایا نبی ﷺ نے بے شک بندہ نے جب علانیہ طور پر نماز پڑھی اور اچھے طور پر پڑھی اور پھر خلوت میں پڑھی اور اچھے طور پر پڑھی تو اللہ فرماتا ہے یہ میرا سچا بندہ ہے۔ (ابن ماجہ نے روایت کی)

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ بَكَى فَقِيْلَ لَهُ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ شَيْءٌ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَذَكَرْتُهُ فَأَبْكَانِيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَتَخَوَّفُ عَلَى أُمَّتِي الشِّرْكَ وَالشَّهْوَةَ الْخَفِيَّةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَتُشْرِكُ أُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ قَالَ "نَعَمْ" أَمَا إِنَّهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ شَمْسًا وَلَا قَمَرًا وَلَا حَجَرًا وَلَا وَثَنًا وَلٰكِنْ يُرَاؤُوْنَ بِأَعْمَالِهِمْ وَالشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ أَنْ يُصْبِحَ أَحَدُهُمْ صَائِمًا فَتَعْرِضُ لَهُ شَهْوَةٌ مِنْ شَهَوَاتِهِ فَيَتْرُكُ صَوْمَهُ ۔ (رواه احمد والبیهقی فی شعب الایمان)

لغات: وَالشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ ؛ چھپی ہوئی خواہش۔

ترجمہ: حضرت شدادؓ بن اوس سے مروی ہے کہ وہ رو رہے تھے تو ان سے کہا گیا تم کیوں رو رہے ہو، انھوں نے کہا ایک چیز میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنی پس میں نے اس کو یاد کیا اور اس نے مجھے رُلا دیا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا تھا کہ میں اپنی اُمت پر شرک اور چھپی ہوئی خواہش سے ڈرتا ہوں۔ شداد نے کہا میں نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ کی اُمت آپ کے بعد شرک کرنے لگے گی۔ فرمایا ہاں! لیکن وہ نہ آفتاب کو پوجیں گے نہ چاند کو نہ پتھر کو نہ بُت کو لیکن اپنے اعمال سے ریاکاری کریں گے اور چھپی خواہش یہ ہے کہ کوئی شخص روزہ کی حالت میں صبح کرے پھر اس کی خواہشات میں سے کوئی خواہش عارض ہو تو اپنا روزہ توڑ دے (چھوڑ دے)۔

وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ أَخْوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِيْ مِنَ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ فَقُلْنَا بَلَى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الشِّرْكُ الْخَفِيُّ أَنْ يَقُوْمَ الرَّجُلُ فَيُصَلِّيْ فَيُزَيِّنُ صَلَاتَهُ لِمَا يَرَى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ ۔ (رواه ابن ماجة ۔ ایضاً)

لغات: نَتَذَاكَرُ ؛ ہم آپس میں تذکرہ کر رہے تھے۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا ایک روز نبی ﷺ باہر تشریف لائے اور ہم مسیح دجال کا ذکر کر رہے تھے تو فرمایا کیا تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو میرے خیال میں تم پر مسیح دجال سے زیادہ خوفناک ہے۔ تو ہم نے عرض کیا کیوں نہیں؟ یا رسول اللہ۔ فرمایا شرکِ خفی اور وہ یہ کہ آدمی نماز پڑھنے کیلئے کھڑا ہو اور اپنی نماز میں اضافہ کرے (طویل نماز پڑھنا شروع کرے) اس وجہ سے کہ کوئی شخص دیکھ رہا ہے۔

عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الْاَصْغَرُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الشِّرْكُ الْاَصْغَرُ قَالَ الرِّيَاءُ ۔ (رواہ احمد وزاد البیہقی فی شعب الایمان) يَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُمْ يَوْمَ يُجَازِي الْعِبَادَ بِاَعْمَالِهِمْ اِذْهَبُوْا اِلَى الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُرَاؤُوْنَ فِي الدُّنْيَا فَانْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ عِنْدَهُمْ جَزَاءً وَخَيْرًا ۔

لغات : اِنَّ اَخْوَفَ : بے شک زیادہ خوفناک، ڈر والا۔ الرِّيَاءُ : دکھاوا، ریاکاری۔

ترجمہ: حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا زیادہ خوفناک چیز جو تمہارے متعلق میں ڈرتا ہوں وہ شرک اصغر ہے۔ لوگوں نے عرض کیا وہ شرک اصغر کیا ہے؟ فرمایا: ریاء۔ اس کی روایت امام احمد نے کی اور بیہقی نے اس قدر اضافہ کے ساتھ جس روز بندوں کو ان کے اعمال کی خبر دی جائے گی ان سے اللہ فرمائے گا اُن لوگوں کی طرف جاؤ جن کو تم دنیا میں دکھانے کیلئے نیکی کرتے تھے پس دیکھو کیا تم ان کے پاس کوئی جزا یا بھلائی پاتے ہو۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ اِلَى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ ۔ (متفق علیہ)

لغات : وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ : آدمی کیلئے اتنا ہی ہے۔ مَا نَوٰى : جس کی اس نے نیت کی۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا نبی ﷺ نے اعمال صرف نیتوں سے ہیں اور ہر آدمی کیلئے صرف وہ ہے جو اس نے نیت کی۔ پس جس شخص کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہو (نیت کے لحاظ سے) تو اس کی ہجرت اللہ اور رسول کی طرف ہوگی بلحاظ جزاء کے اور جس کی ہجرت دنیا کی جانب ہو تو وہ اس کو پائے گا یا کسی عورت کی جانب ہو تو وہ اس سے نکاح کرلے گا۔ پس اس کی ہجرت اُسی کی طرف ہوگی جس کی طرف (اپنی نیت کے لحاظ سے) ہجرت کرے۔

بَابٌ فِي الرِّضَاءِ بِالْقَضَاءِ

قضا و قدر پر راضی رہنے کے بارے میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : يَا اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِيْ فِيْ عِبَادِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۔ (الفجر۔ ع ۱۰)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے اطمینان والی جان اپنے پروردگار کی طرف واپس ہوجا، تو راضی اور راضی کی ہوئی پھر تو میرے (خاص) بندوں میں داخل ہوجا اور میری جنت میں داخل ہوجا۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِکَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ ۔ (البینۃ ۔ آیت ۸)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اللہ اُن سے راضی ہوگیا اور وہ اس سے راضی ہوگئے ۔ یہ (کس کے لئے ہے؟) اُس شخص کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرے (اس کا رعب و جلال اس کے دل پر ہو)۔

صاحبو! جب تک خدا کا خوف آدمی کے دل میں نہ ہو نہ نیک کام کرتا ہے اور نہ بُرے کام چھوڑتا ہے ۔ جو خدا کا اچھا بندہ نہیں وہ نہ بادشاہ کی اچھی رعیت ، نہ ماں باپ کی اچھی اولاد اور نہ عورت ہو تو خاوند کی مطیع بیوی بن سکتی ہے ۔ خدا سے ڈرو ۔ یاد رکھو! ڈر میں ڈر نہیں ۔ جس کے دل میں خدا کا جلال نہیں اس کے دل میں نیک خیال نہیں ، نیک اعمال نہیں ۔ ایک وقت مرنا ہے ، خدا کو منہ دکھانا ہے ۔ جو نیک نہاد ہے وہ بامراد ہے ۔

الایمان بِالْقَدْرِ یُذْهِبُ الْهَمَّ وَالْحُزْنَ (ك فی تاریخه والقاضی عن ابی هریرة) ۔ (کنز العمال)

لغات : یُذْهِبُ ؛ دور کرتا ہے ۔ اَلْهَمُّ وَالْحُزْنَ ؛ فکر و غم ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا تقدیر پر ایمان فکر و غم کو دور کر دیتا ہے ۔

فی الحدیث القدسی وقال اللّٰه تعالیٰ مَنْ لَّمْ یَرْضَ بِقَضَائِیْ وَلَمْ یَصْبِرْ عَلٰی بَلَائِیْ فَلْیَلْتَمِسْ رَبًّا سِوَایَ (هب عن انس) کنز ایضاً ۔

لغات : مَنْ لَّمْ یَرْضَ ؛ جو راضی نہ ہوا ۔ بِقَضَائِیْ ؛ میرے فیصلہ پر ۔ فَلْیَلْتَمِسْ ؛ تو چاہیئے کہ ڈھونڈ لے ۔

ترجمہ: حضرت انسؓ سے مروی ہے (حدیث قدسی میں ہے) اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو میرے فیصلہ پر راضی نہیں ہوا اور میری آزمائشوں پر صبر نہیں کیا تو اس کو چاہیئے کہ میرے سوا کوئی اور رب تلاش کر لے ۔

اَلْقَدْرُ سِرُّاللّٰهِ مَنْ لَّمْ یُؤْمِنْ بِالْقَدْرِ خَیْرِهٖ وَشَرِّهٖ فَاَنَا بَرِیْءٌ مِّنْهُ ۔ (ع عن ابی هریرة) کنز ۔

لغات : سِرُّاللّٰهِ ؛ اللہ کا راز ۔ خَیْرِهٖ وَشَرِّهٖ ؛ اس کی بھلائی اور برائی ۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے تقدیر اللہ کا ایک راز ہے، بھلائی برائی تقدیر سے ہوتی ہے اس پر جو ایمان نہ رکھے اُس سے بری ہوں ۔

اَلْقَدْرُ نِظَامُ التَّوْحِیْدِ فَمَنْ وَّحَّدَاللّٰهَ وَاٰمَنَ بِالْقَدْرِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی ۔

(طس عن ابن عباس) کنز ۔

لغات : استمسک ؛ پکڑلیا ۔ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی ؛ مضبوط کڑی کو ۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے " تقدیر توحید کا نظام ہے تو جس نے اللہ کی وحدت کو مانا اور تقدیر پر ایمان لایا تو اس نے مضبوط کڑی پکڑلی ۔

بَابٌ فِي الْفَقْرِ وَفَضْلِ الْفُقَرَآءِ

احتیاج اور محتاجوں کی فضیلت کے بارے میں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : وَاصْبِرْ نَفْسَکَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ وَلَا تَعْدُ عَیْنٰکَ عَنْھُمْ تُرِیْدُ زِیْنَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَہٗ عَنْ ذِکْرِنَا وَاتَّبَعَ ھَوٰہُ وَکَانَ اَمْرُہٗ فُرُطًا ۔

(کہف ۔ آیت ۲۸)

وَاصْبِرْ نَفْسَکَ : اور (اے مخاطب!) تم روکو اور اپنے نفس کو رہنے پر مجبور کرو ۔ مَعَ الَّذِیْنَ : ان لوگوں کے ساتھ ۔ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ : جو پکارتے ہیں اپنے خدا کو ۔ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ : صبح و شام ۔ یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ : اس کی رضا مندی چاہتے ہیں ۔ اس کی صحبت کا ارادہ کرتے ہیں ۔ مجاز کے طور پر ذات مراد لی گئی ہے ۔ وَلَا تَعْدُ عَیْنٰکَ عَنْھُمْ : اور نہ دوڑاؤ اپنی آنکھوں کو ان سے ہٹا کر ۔ یعنی ان کو چھوڑ کر دوسری کی طرف التفات نہ کرو ۔ تُرِیْدُ زِیْنَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا : حالانکہ تم چاہتے ہو دنیوی زندگی کی زیب و زینت کو ، زیبائش و آرائش دنیا کو ۔ وَلَا تُطِعْ : اور تم اطاعت نہ کرو ، نہ مانو ۔ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَہٗ : کہ غافل بنا دیا ہے ہم نے اس کے دل کو ۔ عَنْ ذِکْرِنَا : ہماری یاد سے ۔ وَاتَّبَعَ ھَوٰہُ : اور اپنی خواہش کی اتباع کی ، پیروی کی ۔ وَکَانَ اَمْرُہٗ فُرُطًا : اور تھا اس کا کام افراط والا ، حد سے زیادہ گزرنے والا ۔

ترجمہ : اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : اور تم اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ رہنے پر مجبور کرو ، جو صبح و شام اپنے خدا کو پکارتے ہیں اور ان کا مقصد و مراد رضائے الٰہی ہے اور اپنی نظر ان سے نہ ہٹاؤ جب کہ تم دنیوی زندگی کی زیب و زینت چاہتے ہو (اور اس کا ارادہ کرتے ہو) ۔ اور ایسے کی اطاعت نہ کرو جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل بنا دیا ہے اور وہ اپنے ہوا و ہوس کا تابع ہو گیا ہے اور اس کا کام حد سے تجاوز کر گیا ہے ۔ (افراط اور اسراف کی حد کو پہنچ گیا ہے) ۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُبَّ اَشْعَثَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ ۔ (رواہ مسلم ۔ مشکوٰۃ)

لغات : اَشْعَثَ : پریشان حال ۔ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ : دروازوں سے دھکیلے ہوئے ۔ لَوْ اَقْسَمَ : اگر قسم کھا بیٹھے ۔

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی ﷺ نے فرمایا بعض پریشان حال دروازوں سے روکے ہوئے اگر اللہ کی قسم کھا بیٹھیں تو اللہ ان کی قسم کو سچا کر دے ۔

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَاٰی سَعْدٌ اَنَّ لَہٗ فَضْلًا عَلٰی مَنْ دُوْنَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِکُمْ ۔ (رواہ البخاری ۔ مشکوٰۃ)

لغات : دُوْنَہٗ : ان سے کمتر ۔ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ : مدد کی جاتی ہے اور رزق دیا جاتا ہے ۔

ترجمہ: حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا سعد نے مجھے دیکھ کر سمجھا کہ ان کو فضیلت ہے ان سے نیچے درجوں والوں پر تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہیں امداد اور رزق تمہارے کمزوروں ہی کی وجہ سے (وسیلے سے) ملتا ہے۔

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْتُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِيْنُ وَأَصْحَابُ الْجِدِّ مَحْبُوْسُوْنَ غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلٰى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ۔ (متفق علیہ)

لغات: مَحْبُوْسُوْنَ: روکے ہوئے۔

ترجمہ: حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا نبی ﷺ نے کہ میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوگیا (تو دیکھا کہ) اس میں داخل ہونے والے عام لوگ مسکین ہیں اور شان و شوکت والے لوگ روک لیے گئے ہیں (زیرِ حراست ہیں) مگر یہ کہ آگ والوں کو آگ کی طرف جانے کا حکم دے دیا گیا ہے اور میں دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والے عام طور پر عورتیں ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَسْبِقُوْنَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلَى الْجَنَّةِ بِأَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا۔ (رواہ مسلم ۔ مشکوٰۃ)

لغات: يَسْبِقُوْنَ الْأَغْنِيَاءَ: مالداروں پر سبقت لے جائیں گے۔ بِأَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا: چالیس سال۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی ﷺ نے کہ مہاجر فقراء سبقت لے جائیں گے مالداروں سے قیامت کے روز جنت کی جانب چالیس (۴۰) سال۔

وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ جَالِسٌ مَا رَأْيُكَ فِيْ هٰذَا، فَقَالَ: رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِ النَّاسِ هٰذَا وَاللّٰهِ حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأْيُكَ فِيْ هٰذَا۔ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذَا رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ هٰذَا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَا يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ لَا يُشَفَّعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يُسْمَعَ لِقَوْلِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَيْرٌ مِنْ مِلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هٰذَا۔ (متفق علیہ ۔ مشکوٰۃ)

لغات: مَرَّ رَجُلٌ: ایک شخص گزرا۔ مَا رَأْيُكَ: تمہاری کیا رائے ہے تمہارا کیا خیال ہے۔ إِنْ خَطَبَ: اگر منگنی دے۔ أَنْ يُنْكَحَ: تو نکاح کردیا جائے۔ وَإِنْ شَفَعَ: اگر سفارش کرے۔ يُشَفَّعَ: سفارش قبول کی جائے گی۔ مِلْءِ الْأَرْضِ: زمین بھر یعنی ساری دنیا کے۔

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا تو ایک شخص سے جو آپؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا آپؐ نے فرمایا اس شخص کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ تو اس شخص نے کہا شریف لوگوں میں سے شریف ترین آدمی ہے اور خدا کی قسم وہ اس قابل ہے کہ اگر کسی کو پیام دے تو اس سے

نکاح کردیا جائے اور سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول کی جائے ۔ راوی نے کہا کہ پھر رسول اللہ ﷺ خاموش ہوگئے ۔ پھر ایک شخص گزرا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا اس شخص کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟ انھوں نے کہا یا رسول اللہ یہ شخص مسلمانوں میں کے فقیروں میں سے ہے ۔ یہ اس قابل ہے کہ اگر پیام دے تو اس سے نکاح نہ کیا جائے اور اگر وہ سفارش کرے تو اس کی سفارش نہ سنی جائے اور اگر وہ کچھ بات کہے تو اس کی بات ہی کو نہ سنا جائے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ شخص بہ نسبت اُس کے اس جیسے زمین پر لوگوں سے بہتر ہے ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ سَبْعِیْنَ مِنْ اَصْحَابِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَیْهِ رِدَاءٌ اِمَّا اِزَارٌ وَاِمَّا كِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوْا فِیْ اَعْنَاقِهِمْ فَمِنْهَا مَا یَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَیْنِ وَمِنْهَا مَا یَبْلُغُ الْكَعْبَیْنِ فَیَجْمَعُهٗ بِیَدِهٖ كَرَاهِیَةَ اَنْ تُرٰی عَوْرَتُهٗ ۔ (رواہ البخاری ۔ مشکوٰۃ)

لغات: لَقَدْ رَاَیْتُ ؛ میں نے دیکھا ہے ۔ اَصْحَابُ الصُّفَّةِ ؛ اصحاب صفہ چبوترے پر بیٹھنے والے ۔ رِدَاءٌ ؛ چادر ۔ اِزَارٌ ؛ تہبند ۔ قَدْ رَبَطُوْا ؛ باندھے ہوئے ہیں ۔ فِیْ اَعْنَاقِهِمْ ؛ اپنی گردنوں میں ۔ كَرَاهِیَةَ ؛ ناپسندیدگی ۔ اَنْ تُرٰی عَوْرَتُهٗ ؛ کہ ستر دیکھ نہ لیا جائے ۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ میں نے اصحاب صفہ میں سے ایسے ستر (۷۰) آدمیوں کو دیکھا ہے جن پر صرف ایک چادر تھی یا تو اس کو تہہ سمجھ لو یا اوڑھنے کی چادر سمجھ لو وہ اپنی گردنوں میں باندھ لیتے تھے ، ان چادروں میں سے بعض تو ایسی تھیں جو آدھی پنڈلی تک پہنچتی تھیں اور بعض ایسی تھیں جو ٹخنوں تک پہنچیں پس وہ اپنے ہاتھ سے سمیٹ لیا کرتے تھے کہ ستر نہ دیکھا جائے ۔

عن ابی هریرة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یدخل الفقراءُ الجنة قَبْلَ الْاَغْنِیَاءِ بِخَمْسِ مائة عام نِصْفِ یَوْمٍ ۔ (رواہ الترمذی ۔ مشکوٰۃ)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا نبی ﷺ نے جنت میں فقیر داخل ہوں گے ، مالداروں سے پانچ سو (۵۰۰) سال پہلے جو آدھا دن ہے ۔

عن انس رضی اللّٰه عنه ان النبی صلی اللّٰه علیه و سلم قال اَللّٰهُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْكِیْنًا وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِیْنِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ اِنَّهُمْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِیَائِهِمْ بِاَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا یَا عَائِشَةُ! لَا تَرُدِّی الْمِسْكِیْنَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ یَا عَائِشَةُ اَحِبِّی الْمَسَاكِیْنَ وَقَرِّبِیْهِمْ فَاِنَّ اللّٰهَ یُقَرِّبُكِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ۔

(رواہ الترمذی والبیهقی فی شعب الایمان و رواہ ابن ماجة ۔ مشکوٰۃ)

لغات: اَحْیِنِیْ مِسْكِیْنًا ؛ مجھے مسکین ہی زندہ رکھ ۔ وَاحْشُرْنِیْ ؛ اور میرا حشر کر، مجھے حشر میں رکھ ۔ فِیْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِیْنِ ؛ مسکینوں کے گروہ میں ۔ لَا تَرُدِّی ؛ واپس نہ کرو، رد نہ کرو ۔ بِشِقِّ تَمْرَةٍ ؛ آدھا کھجور ۔ اَحِبِّی الْمَسَاكِیْنَ وَقَرِّبِیْهِمْ ؛ مسکینوں کو چاہو اور ان کو قریب کرو ۔ یُقَرِّبُكِ ؛ تم کو نزدیک کرے گا ۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا نبی ﷺ نے یا اللہ مجھے مسکین ہی زندہ رکھ اور مسکینی حالت

قوله تعالى: ذٰلِكَ وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ (سورة حج ۳۲)

میں موت دے اور مسکینوں ہی کے گروہ میں میرا حشر فرما۔ تو بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کیوں
یارسول اللہ؟ فرمایا وہ داخل ہوں گے جنت میں چالیس (۴۰) سال پہلے مالداروں سے۔ اے عائشہ کسی
مسکین کو رد نہ کرو اگرچہ ایک کھجور کے ٹکڑے سے۔ اے عائشہ مسکینوں سے محبت رکھو اور ان کو اپنے
قریب کرو کہ اللہ قیامت کے دن تجھ کو قریب کرے۔

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِكُمْ فَاِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ
اَوْ تُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِكُمْ ۔ (رواہ ابوداؤد)

لغات: اِبْغُوْنِیْ: مجھے تلاش کرو، ڈھونڈھو۔ تُرْزَقُوْنَ اَوْ تُنْصَرُوْنَ: تمہیں رزق دیا جاتا ہے اور امداد دی جاتی ہے۔

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کمزوروں میں میری تلاش کرو کیونکہ
تمہیں تمہارے کمزوروں ہی کے وسیلے سے رزق دیا جاتا ہے اور مدد کی جاتی ہے۔

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَضِیَ مِنَ اللّٰهِ بِالْیَسِیْرِ مِنَ الرِّزْقِ
رَضِیَ اللّٰهُ مِنْهُ بِالْقَلِیْلِ مِنَ الْعَمَلِ ۔ (مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا نبی ﷺ نے جو شخص تھوڑے سے رزق پر اللہ سے راضی ہوگیا
تو اللہ اس کے تھوڑے سے عمل پر بھی راضی ہوگیا۔

عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَكَوْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْجُوْعَ فَرَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا
عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَطْنِهٖ عَنْ حَجَرَیْنِ ۔ (رواہ الترمذی ۔ مشکوۃ)

لغات: شَكَوْنَا الْجُوْعَ: ہم نے بھوک کی شکایت کی۔ فَرَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا: تو ہم نے اپنے پیٹوں پر سے کپڑا اٹھایا۔
حَجَرٍ: ایک پتھر۔ حَجَرَیْنِ: دو پتھر۔

ترجمہ: حضرت ابوطلحہؓ نے کہا ہم نے رسول اللہ ﷺ سے بھوک کی شکایت کی اور اپنے پیٹوں پر سے کپڑا اٹھا کر ایک ایک
پتھر کو بتلایا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے شکم مبارک سے کپڑا اٹھا کر دو پتھر دکھائے۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنِیْ خَلِیْلِیْ بِسَبْعٍ اَمَرَنِیْ بِحُبِّ الْمَسَاكِیْنِ وَالدُّنُوِّ مِنْهُمْ وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَنْظُرَ اِلٰی
مَنْ هُوَ دُوْنِیْ وَلَا اَنْظُرَ اِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقِیْ وَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَصِلَ الرَّحِمَ وَ اِنْ اَدْبَرَتْ وَاَمَرَنِیْ اَنْ لَا اَسْئَلَ اَحَدًا وَ اَمَرَنِیْ
اَنْ اَقُوْلَ بِالْحَقِّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا وَاَمَرَنِیْ اَنْ لَا اَخَافَ فِی اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَاَمَرَنِیْ اَنْ اُكْثِرَ مِنْ قَوْلِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا
بِاللّٰهِ فَاِنَّهُنَّ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ ۔ (رواہ احمد ۔ مشکوۃ)

لغات: اَنْ اَنْظُرَ: کہ میں دیکھوں۔ دُوْنِیْ: مجھ سے کمتر۔ فَوْقِیْ: مجھ سے برتر۔ كَنْزٌ: خزانہ۔

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میرے محبوب نے مجھے سات چیزوں کا حکم دیا۔

آپ نے مجھے مسکینوں کی محبت اور اُن سے نزدیک رہنے کا حکم فرمایا اور میں اس شخص کو دیکھوں جو مجھ سے کم تر درجہ کا ہے اور اس شخص کی طرف نہ دیکھوں جو مجھ سے اونچے درجہ کا ہے اور مجھے آپ نے حکم فرمایا کہ قرابتداروں سے سلوک کرتا رہوں اگرچہ کہ وہ میری طرف پیٹھ کریں (یعنی منہ موڑلیں) اور آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں کسی سے کچھ نہ مانگوں اور مجھے حکم دیا کہ میں حق ہی کہوں اگرچہ کہ حق بات کڑوی ہوتی ہے اور آپ نے مجھے حکم دیا، فرمایا کہ اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہ کروں، خاطر میں نہ لاؤں اور یہ بھی حکم دیا کہ میں لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ بہت زیادہ پڑھا کروں کیونکہ وہ عرش کے نیچے کے خزانہ میں کا ہے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ بِهٖ اِلَی الْیَمَنِ قَالَ اِیَّاكَ وَالتَّنَعُّمَ فَاِنَّ عِبَادَاللّٰهِ لَیْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِیْنَ ۔ (رواہ احمد ۔ مشکوٰۃ)

لغات : اِیَّاکَ : بچو ۔ وَالتَّنَعُّمُ : ناز ونعمت ۔

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبلؓ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے جب انھیں یمن کی جانب روانہ فرمایا تو فرمایا کہ تم اپنے آپ کو تنعم، ناز ونعم کی زندگی سے بچاؤ کیونکہ اللہ کے بندے ناز ونعم میں نہیں رہا کرتے ۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ الْفَقِیْرَ الْمُتَعَفِّفَ اَبَا الْعِیَالِ ۔ (رواہ ابن ماجۃ ۔ مشکوٰۃ)

ترجمہ: عمران بن حصینؓ سے مروی ہے، فرمایا نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ ایسے ایماندار بندے سے محبت رکھتا ہے جو فقیر، پاکدامن اور بال بچوں والا ہو۔

فِی الْاِسْتِقَامَةِ

استقامت کے بارے میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : فَاسْتَقِمْ كَمَا اُمِرْتَ ۔ (ھود ۔ آیت ۱۱۲)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم کو جو حکم دیا گیا ہے مضبوطی سے اس پر قائم رہو۔

صاحبو! استقامت بڑی مشکل چیز ہے۔ اعتدال پر رہنا کی زیادتی سے بچنا آسان کام نہیں۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ○ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُكُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ وَلَكُمْ فِیْهَا مَا تَشْتَهِیْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِیْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ○ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ ۔ (حٰم سجدہ ۔ آیت ۳۰ تا ۳۲)

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا : بے شک جن لوگوں نے کہا۔ رَبُّنَا اللّٰهُ : ہمارا رب اللہ ہے۔ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا : اور پھر اس پر جمے رہے، استقامت اختیار کی۔ تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ : ان پر فرشتے اُترتے ہیں۔ اَلَّا تَخَافُوْا : کہ نہ گھبراؤ اور نہ غمگین ہو۔ وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ : اور خوش ہوجاؤ جنت سے۔ تم کو جنت کی بشارت ہے۔ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ : جس کا تم سے وعدہ کیا جارہا تھا۔ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُكُمْ : ہم تمہارے دوست تھا۔ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ : دنیاوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی۔ وَلَكُمْ فِیْهَا مَا تَشْتَهِیْٓ اَنْفُسُكُمْ : اس میں تم

کو وہ چیزیں مل جائیں گی جن کی تم کو خواہش ہے۔ تم کو من مانی مرادیں مل جائیں گی۔ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ؛ اور تمہارے سامنے حاضر رہیں گی وہ سب چیزیں کہ تم طلب کرو گے۔ نُزُلًا ؛ یہ ضیافت ہے۔ مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ ؛ مغفرت اور رحمت والے خدا کی طرف سے۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بے شک جن لوگوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر اس پر جمے رہے تو ان پر فرشتے اُترتے ہیں کہ تم نہ خوف کرو نہ حزن و ملال۔ اور تم کو جنت کی مبارکباد دی جاتی ہے۔ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ ہم تمہارے دوست ہیں زندگیٔ دنیا و آخرت میں۔ اس میں تم کو وہ سب کچھ مل جائے گا جو تم چاہتے ہو اور وہ سب چیزیں تمہارے سامنے موجود ہو جائیں گی جن کو تم طلب کرتے ہو۔ یہ غفور رحیم کے پاس کی ضیافت ہے۔

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الثقفی رضی اللہ عنہما قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! قُلْ لِيْ فِي الْاِسْلَامِ قَوْلًا لَا اَسْاَلُ عَنْهُ اَحَدًا بَعْدَكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ غَيْرَكَ قَالَ "اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ"۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی سے مروی ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ اللہ کے بارے میں مجھے ایسی بات بتائیے کہ آپ کے بعد پھر کسی سے اس کے متعلق نہ پوچھوں اور ایک روایت میں ہے آپ کے غیر سے نہ پوچھوں تو فرمایا میں اللہ پر ایمان لایا کہہ اور اس پر جمارہ۔

باب فِي مَعِيَّةِ الصُّلَحَاءِ

نیکوں کی ہم نشینی (ساتھ داری) کے بارے میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ۔ (توبۃ - ع ۱۵)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو! اے لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ اِتَّقُوا اللّٰهَ ؛ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، اس کے غضب سے بچو، اس سے ڈرو۔ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ؛ اور راست بازوں کے ساتھ ہو، صدق و اخلاص والوں کی معیت اختیار کرو۔

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مسلمانو! اللہ سے ڈرو اور راست بازوں کے ساتھ رہو۔

مسلمانو! ذرا اس آیت پر غور کرو۔ صادقین کے ساتھ رہنا ہمارا فرض ہے۔ معیت کئی طرح سے ہو سکتی ہے۔ عمل میں ان کی تقلید کرنا، جو عقیدہ ان کا ہے وہی اختیار کرنا، ان کے خیال میں، ان کی ذہن میں رہنا۔ یہ بھی معیت میں شریک ہے۔ سچوں سے محبت رکھنا بھی داخلِ معیت ہے۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؛ یعنی خدا ان کو عذاب نہیں کرتا جب تک کہ تم ان میں ہو۔ صحابہ کو معیتِ جسدی بھی حاصل تھی، ہم کو اعتقادی اور خیالی اور کئی قسم کی معیتیں حاصل ہو سکتی ہیں۔ جس کے دل میں رسول اللہ ﷺ کا خیال ہے، تصور ہے وہ بھی اَنْتَ فِيْهِمْ میں داخل ہے جس کے دل میں رسولِ خدا ﷺ کی تصویر کندہ ہو، وہ ہرگز دوزخ میں نہ جائے گا۔ دنیا میں کوئی اپنے دوست کے البم کو نہیں جلاتا، پھر ہم کیسے جلائے جائیں گے۔

نہیں نقدِ عمل کچھ بھی مرے جیب و گریباں میں
مگر دل میں ہیں یا رب تیرے محبوبوں کی تصویریں
(حسرت صدیقی)

بعض بدنصیب کہتے ہیں کہ نماز میں رسول خدا ﷺ کا خیال آنا زنا، چوری اور دیگر تمام گناہوں سے بدتر ہے۔ خدا محفوظ رکھے ایسی بدگمانی سے۔ ہمارے پاس صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کے ساتھ طبعی طور پر رسول خدا ﷺ کا تصور آجاتا ہے، ہم اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ کہتے ہیں اور حضرت کی صورت سامنے آجاتی ہے۔ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ، تم ان سے کہہ دو کہ غصہ کے مارے جل جل مرو۔ تم رسول خدا ﷺ کے خیال سے بھاگتے ہو۔ اور ہم چاہتے ہیں کہ، گر من گویم زمن تو ئی مقصودم۔

ہم ہر نماز میں پڑھتے ہیں: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ انشاء اللہ اس صراط مستقیم پر چلیں گے، مریں گے، اٹھیں گے۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۔ (الانفال ۔ آیت ۳۳)

وَمَا كَانَ : اور نہیں ہے۔ اَللّٰهُ : اللہ۔ لِيُعَذِّبَهُمْ : کہ ان کو عذاب کرے۔ وَاَنْتَ فِيْهِمْ : اور تم ان میں موجود ہو۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور بھلا خدا ان کو کس طرح عذاب کرے گا جب کہ تم ان میں ہو۔

صاحبو! وَاَنْتَ فِيْهِمْ کے معنی یہ ہیں کہ تم ان میں ہو۔ جس شہر میں رسول خدا ﷺ تھے اپنے حبیبؐ کے صدقہ میں اللہ کیوں کر ان پر عذاب کرتا۔ اور اس کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں جن کے دلوں میں حبیبؐ خدا بسے ہوئے ہیں ان پر بھی عذاب نہ آئے گا۔

اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ۔

(خ عن عائشة رضى الله عنها ۔ حم م د عن ابى هريرة ۔ كنز العمال)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور حضرت عائشہؓ سے مروی ہے۔ ارواح صف بستہ لشکر میں جن میں سے آپس میں وہاں (عالم ارواح) میں تعارف ہوگیا (یہاں آکر بھی وہ) اس سے متحد رہا اور جنھوں نے وہاں آپس میں تعارف نہیں کیا یہاں بھی وہ ایک دوسرے سے مختلف رہیں گے۔ (کنز العمال)

اِذَا رَضِيَ الرَّجُلُ عَمَلَ الرَّجُلِ وَهَدْيَهُ وَسَمْتَهُ فَاِنَّهُ مِثْلُهُ (ابن النجار والرافعى عن ابى هريرة) ۔ (كنز العمال)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا جب کوئی شخص کسی شخص کے کام سے اور اس کی چال ڈھال اور شکل وہیئت سے راضی ہوگیا تو وہ اُسی کے جیسا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يَسْتَحْيِيْ اَنْ يَّغْفِرَ لِقَوْمٍ وَفِيْهِمْ رَجُلٌ لَيْسَ مِنْهُمْ اِلَّا غَفَرَلَهُ مَعَهُمْ (ابو الشيخ فى الثواب عن ابى سعيد) ۔ (كنز العمال)

لغات : اِنَّ اللّٰهَ يَسْتَحْيِيْ : بے شک اللہ شرماتا ہے۔ رَجُلٌ لَيْسَ مِنْهُمْ : ایسا آدمی جو ان میں کا نہ ہو۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، اللہ تعالیٰ اس بات سے شرماتا ہے کہ کسی گروہ کو بخش دے اور ان میں کوئی ایسا شخص بھی ہو جو اُن میں کا نہ ہو مگر یہ کہ اُس کو بھی اُن کے ساتھ نہ بخشے۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِىْ حَدِيْثِ فَضِيْلَةِ الذِّكْرِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَيَقُوْلُ مَلَكٌ مِنْهُمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ لَيْسَ مِنْهُمْ اِنَّمَا مَرَّ لِحَاجَةٍ فَجَلَسَ، فَيَقُوْلُ : وَلَهُ قَدْ غَفَرْتُ هُمْ قَوْمٌ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ ۔ (اخرجه الشيخان ۔ والترمذى)

لغات : عَبْدٌ خَطَّاءٌ : گناہگار بندہ ۔ لَایَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ : ان کا ہم نشین بدنصیب نہیں ہوتا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ذکر کی فضیلت کی حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک فرشتہ کہے گا ان میں فلاں شخص بھی ہے جو بڑا خطاکار ہے اور ان میں کا نہیں ہے ، وہ صرف کسی ضرورت سے اُدھر سے گزرا اور بیٹھ گیا تو فرمایا میں نے اس کو بھی بخش دیا ، وہ ایسے لوگ ہیں کہ اُن کا ہم نشین کبھی بدنصیب نہیں رہ سکتا ۔

مَثَلُ الْجَلِیْسِ الصَّالِحِ وَالْجَلِیْسِ السُّوْءِ کَمَثَلِ الْمِسْکِ وَکِیْرِ الْحَدَّادِ لَا یَعْدِمُکَ مِنْ صَاحِبِ الْمِسْکِ إِمَّا تَشْتَرِیْہِ أَوْتَجِدُ رِیْحَہٗ وَکِیْرُ الْحَدَّادِ یُحْرِقُ بَیْتَکَ أَوْ ثَوْبَکَ أَوْتَجِدُ مِنْہُ رِیْحًا خَبِیْثَۃً (البخاری عن ابی موسٰی) ۔ (کنز العمال)

لغات : اَلْمِسْکُ : مشک ۔ کِیْرِ الْحَدَّادِ : لوہار کی بھٹی ۔ یُحْرِقُ : جلاتا ہے ۔

حضرت ابوموسٰی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نیک ہم نشین اور برے ہم نشین کی مثال مشک کے اور لوہار کی بھٹی کے جیسی ہے ۔ مشک والے سے تجھے بدنصیبی نہ ہوگی یا تو اس کو خرید لے گا یا اس کی مہک پالے گا اور لوہار کی بھٹی تیرا گھر جلاوے گی یا تیرے کپڑے یا پھر اس کی بدبو کو پالے گا ۔ (بخاری)

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَأَنِّیْ أَنْظُرُ إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ یَحْکِیْ نَبِیًّا مِنَ الْأَنْبِیَاءِ ضَرَبَہٗ قَوْمُہٗ فَأَدْمَوْہُ وَھُوَ یَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْھِہٖ وَھُوَ یَقُوْلُ اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَإِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۔ (متفق علیہ ۔ مشکوٰۃ)

لغات : یَحْکِیْ : بیان کر رہے تھے ۔ ضَرَبَہٗ قَوْمُہٗ : اس نبی کی قوم نے انھیں مارا تھا ۔ یَمْسَحُ الدَّمَ : خون پونچھ رہے تھے ۔

عَنْ وَجْھِہٖ : اپنے چہرہ سے ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ایک نبی کی تمثیل فرما رہے تھے جن کو ان کی قوم نے مارا اور خون آلود کر دیا اور وہ خون اپنے چہرہ سے پونچھ رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں یا اللہ میری قوم کو بخش دے کیونکہ وہ جانتے نہیں ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ أَمَّا مُوْسٰی فَکَأَنِّیْ أَنْظُرُ إِلَیْہِ إِذَا انْحَدَرَ فِی الْوَادِیْ ۔ (تجرید البخاری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا رسول اللہ ﷺ نے لیکن موسیٰ گویا میں انھیں دیکھ رہا ہوں جب کہ وہ وادی میں اتر رہے ہیں ۔

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ سَأَلْتُ خَالِیْ ھِنْدَ بْنَ أَبِیْ ھَالَۃَ وَکَانَ وَصَّافًا عَنْ حِلْیَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَأَنَا أَشْتَھِیْ أَنْ یَصِفَ لِیْ شَیْئًا أَتَعَلَّقُ بِہٖ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخْمًا مُفَخَّمًا یَتَلَأْلَأُ وَجْھُہٗ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ ۔ الخ (شمائل الترمذی)

لغات : وَصَّافًا : وصف بیان کرنے والے ۔ وَأَنَا أَشْتَھِیْ : میں چاہتا تھا ۔ یَتَلَأْلَأُ : چمکتا تھا ۔ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ : چودھویں رات ۔

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے ماموں ہند ابی ہالہ سے پوچھا اور وہ رسول اللہ ﷺ کا حلیہ خوب بیان کرنے والے تھے اور میں چاہتا تھا کہ مجھ سے وہ کچھ بیان کریں کہ میں ان سے متعلق ہو جاؤں ۔ تو انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ باعظمت و جلال تھے اور آپ کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا تھا ۔

بَابٌ فِی الْحُبِّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضِ فِی اللّٰہِ

اللہ کیلئے محبت اور اللہ کیلئے بغض (نفرت) کرنے کے بیان میں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ ۔

(الفتح ۔ آیت ۲۹)

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ؛ محمد اللہ کے رسول ہیں ۔ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ ؛ اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں ، اُن کے تربیت یافتہ ہیں ۔ ان کے فیضِ صحبت سے ممتاز ہیں ۔ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ ؛ کافروں کے حق میں بڑے سخت ہیں ۔ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ ؛ آپس میں ایک دوسرے پر مہربان ہیں ۔

ترجمہ : اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں (آپ کی صحبت میں رہتے ہیں) وہ کافروں کے مقابلے میں بڑے شدید اور سخت ہیں ۔ وہ آپس میں رحم کے ساتھ گزارنے والے (اور رحیم و مہربان) ہیں ۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : فَاِنَّ حَسْبَکَ اللّٰہُ ھُوَ الَّذِیْٓ اَیَّدَکَ بِنَصْرِہٖ وَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ ۝ وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ اَلَّفَ بَیْنَھُمْ اِنَّہٗ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ۔ (الانفال ۔ آیت ۶۲، ۶۳)

لغات : وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ ؛ اور ان کے دلوں میں اُلفت و محبت ڈالی ۔ لَوْ اَنْفَقْتَ ؛ اگر تم خرچ کرتے ، صرف کرتے ۔ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ؛ وہ سب کچھ جو زمین میں ہے ۔ دنیا بھر کی سب چیزیں ۔ مَآ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ ؛ تو تم ان کے دلوں میں اُلفت پیدا نہ کرسکتے ۔ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ اَلَّفَ بَیْنَھُمْ ؛ مگر اللہ نے ان کے دلوں میں اُلفت ڈال دی ، ان میں اتفاق پیدا کردیا ۔ اِنَّہٗ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ؛ بے شک وہ عزت والا اور حکمت والا ہے ۔

ترجمہ : اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : اور ان کے دلوں میں اُلفت و محبت ڈالی ۔ تم اگر (مسلمانوں کے دلوں میں اتفاق اور اُلفت پیدا کرنا چاہتے اور) دنیا بھر کی ساری چیزیں خرچ کر ڈالتے تو بھی ان کے دلوں میں اُلفت پیدا نہ کرسکتے ۔ مگر اللہ ہی نے ان میں اتفاق اور اُلفت پیدا کی ہے ، یقیناً وہ بے عزت والا حکمت والا ، (زبردست ، دانا) ۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَ اَبْغَضَ لِلّٰہِ وَاَعْطٰی لِلّٰہِ وَمَنَعَ لِلّٰہِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ ۔ (رواہ ابوداؤد ۔ رواہ الترمذی)

لغات : اَحَبَّ ؛ چاہا ، محبت کی ۔ اَبْغَضَ ؛ ناپسند کیا ۔ اسْتَکْمَلَ ؛ کامل کیا ، مکمل کرلیا ۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ، فرمایا نبی ﷺ نے جس نے اللہ کیلئے محبت کی اور اللہ کیلئے نفرت کی اور اللہ کیلئے دیا اور اللہ کیلئے منع کیا تو بے شک اس نے ایمان کو کامل کرلیا ۔

عَنْ مُعَاذٍ وَ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا مَعَ تَقْدِیْمٍ وَ تَاْخِیْرٍ وَ فِیْہِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ اِیْمَانَہٗ ۔

حضرت معاذ اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی اوپر کی طرح روایت ہے تقدیم و تاخیر کے ساتھ اس نے اپنے

ایمان کو کامل کرلیا۔

اَوْثَقُ عُرَى الْاِيْمَانِ الْمُوَالَاةُ فِى اللّٰهِ وَالْمُعَادَاةُ فِى اللّٰهِ وَالْحُبُّ فِى اللّٰهِ وَ الْبُغْضُ فِى اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ۔ (طب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

لغات : اَوْثَقُ عُرَى : سب سے مضبوط کڑی۔ اَلْمُوَالَاةُ : دوستی کرنا۔ اَلْمُعَادَاةُ : دشمنی کرنا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، مضبوط ترین کڑی ایمان کی اللہ کیلئے دوستی کرنا ہے اور اللہ کیلئے دشمنی کرنا ہے اور اللہ کیلئے محبت کرنا ہے اور اللہ کیلئے نفرت کرنا ہے جو عزت و جلال والا ہے۔

اَكْثِرُوْا مِنَ الْمَعَارِفِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاِنَّ لِكُلِّ مُؤْمِنٍ شَفَاعَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (ك فى تاريخه عن انس رضى الله عنه - كنز)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایمانداروں سے جان پہچان زیادہ پیدا کرو کیونکہ ہر ایماندار کیلئے قیامت کے دن ایک سفارش (کا حق) ہے۔ (کنز العمال)

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ لِجَلَالِىْ ۔ اَلْيَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِىْ ظِلِّىْ يَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّاظِلِّىْ ۔ (رواه مسلم - مشكوة)

لغات : اَلْمُتَحَابُّوْنَ : محبت کرنے والے۔ اُظِلُّهُمْ : میں سایہ میں رکھوں گا۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا نبی ﷺ نے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میری عظمت و جلال کیلئے محبت کرنے والے کہاں ہیں، آج میں اپنے سایہ میں انھیں جگہ دوں گا۔ آج کا دن وہ دن ہے کہ میرے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں۔

وَعَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَهُ فِىْ قَرْيَةٍ اُخْرٰى فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهُ عَلٰى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا قَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ قَالَ اَخًا لِىْ فِىْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لَا غَيْرَ اَنِّىْ اَحْبَبْتُهُ فِى اللّٰهِ قَالَ فَاِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهُ فِيْهِ ۔ (رواه مسلم - مشكوة)

لغات : زَارَ : ملا۔ اَنِّىْ اَحْبَبْتُهُ : کہ میں اس سے محبت رکھتا ہوں۔

حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ سے روایت ہے ایک شخص ایک دوسری بستی کو اپنے ایک بھائی سے ملنے کیلئے گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے اس کی گزرگاہ پر ایک فرشتہ کو مقرر فرمادیا۔ اس فرشتہ نے کہا تم کہاں کا ارادہ رکھتے ہو اس شخص نے کہا اس بستی میں میرا ایک بھائی ہے۔ اس نے کہا کیا تمہارا اس پر کوئی احسان ہے جس کی ترقی چاہتے ہو۔ اس نے کہا نہیں بجز اس کے کہ میں اس سے اللہ کیلئے محبت کرتا ہوں۔ فرشتہ نے کہا میں تمہاری جانب اللہ کا بھیجا ہوا ہوں کہ اللہ نے تم کو محبوب بنالیا ہے جس طرح تم نے اس کیلئے اس شخص سے محبت کی۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ

يَقُوْلُ فِیْ رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ فَقَالَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ ۔ (متفق علیه ۔ مشکوٰۃ)

لغات : اَحَبَّ قَوْمًا ، لوگوں کو چاہا۔ لَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ : ان سے ملا نہیں، ان کے مرتبہ کو نہیں پہنچا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا اے اللہ کے رسول کیا فرماتے ہیں آپ اس شخص کے بارے میں جس نے کسی قوم سے محبت کی لیکن وہ ان کے برابر نہ ہوا (ان کے مرتبہ کو نہیں پہنچا) تو فرمایا آدمی اُسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ وہ محبت کرے۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللّٰه عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَمَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ وَيْلَكَ وَمَا اَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ مَا اَعْدَدْتُ لَهَا اِلَّا اَنِّیْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ انس رضی اللہ عنہ فَمَا رَاَيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ فَرِحُوْا بِشَیْءٍ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهَا ۔ (متفق علیه ۔ مشکوٰۃ)

حضرت انسؓ سے مروی ہے، ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول قیامت کب ہے؟ فرمایا تجھ پر افسوس ہے تو نے اس کیلئے کیا تیار کر رکھا ہے۔ عرض کیا میں نے اس کیلئے کچھ تیاری تو نہیں کی ہے مگر یہ کہ میں اللہ سے اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں ۔ فرمایا تو اسی کے ساتھ ہے جس سے تو محبت رکھے ۔ حضرت انسؓ نے کہا کہ میں نے مسلمانوں کو نہیں دیکھا کہ اسلام کے بعد کسی چیز سے ایسے خوش ہوتے ہوں جس طرح وہ اس سے (حضرتؐ کے ان الفاظ سے) خوش ہوئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ ذَرٍّ يَا اَبَاذَرٍّ اَیُّ عُرَى الْاِيْمَانِ اَوْثَقُ؟ قَالَ اللهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ اَلْمُوَالَاةُ فِی اللهِ وَالْبُغْضُ فِی اللهِ ۔ (رواه البیهقی فی شعب الایمان ۔ مشکوٰۃ)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے، فرمایا نبی ﷺ نے ابوذر سے کہاے ابوذر بتاؤ کہ ایمان کی کونسی شاخ (کڑی) زیادہ مضبوط ہے؟ انھوں نے عرض کیا اللہ اور اللہ کا رسول زیادہ جاننے والا ہے ۔ فرمایا اللہ کیلئے دوستی رکھنا اور اللہ کیلئے نفرت کرنا۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللّٰه عنه قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللهِ تَعَالٰى ؟ قَالَ قَائِلٌ اَلصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ ، قَالَ قَائِلٌ اَلْجِهَادُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللهِ تَعَالٰى اَلْحُبُّ فِی اللهِ وَالْبُغْضُ فِی اللهِ ۔ (راوی ابوداؤد ۔ الفصل الاخیر ۔ مشکوٰۃ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس باہر تشریف لائے، فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ تمام اعمال میں سے کونسا عمل اللہ کو زیادہ محبوب ہے؟ تو ایک کہنے والے نے کہا نماز اور زکوٰۃ اور ایک نے کہا کہ جہاد۔ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کی جانب تمام اعمال میں زیادہ محبوب تر اللہ کیلئے محبت کرنا اور اللہ کیلئے دشمنی کرنا ہے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللّٰه عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عليه و سلم يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجَبَتْ مَحَبَّتِیْ لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِیَّ وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِیَّ وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِیَّ وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِیَّ ۔ (رواه مالك وفی رواية

الترمذی ۔ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِىْ جَلَالِىْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ مَنْ اَحَبَّ قَوْمًا حَشَرَهُ اللّٰهُ فِىْ زُمْرَتِهِمْ (طب والضياء عن ابی قرصافة) كنز من تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ۔

(د عن ابن عمر طس عن حذيفة) كنز العمال)

لغات: لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِىَّ: میرے لئے محبت کرنے والے۔ وَالْمُتَجَالِسِيْنَ: اور میرے لئے بیٹھیں، جلسے کرنے والے۔ وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِىَّ: میرے لئے ایک دوسرے سے ملنے والے۔ وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِىَّ: میرے لئے ایک دوسرے پر خرچ کرنے والے۔ زُمْرَةٌ: گروہ۔

حضرت معاذ بن جبلؓ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میری محبت واجب ہوگئی اُن لوگوں کیلئے جو میرے لئے محبت کرنے والے ہیں اور میرے لئے مجلسیں قائم کرنے والے ہیں اور میرے لئے ایک دوسرے سے ملنے والے ہیں اور میرے لئے خرچ کرنے والے ہیں۔ اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے جلال کی وجہ سے محبت کرنے والوں کیلئے منبر ہوں گے نور کے۔ انبیاء اور شہداء اُن پر رشک کریں گے جس نے کسی قوم سے محبت کی تو اللہ اسے اُن ہی لوگوں کے زمرہ میں حشر فرمائے گا۔ جس نے بہ تکلف کسی قوم کی مشابہت اختیار کی تو وہ انھیں میں سے ہے۔ (کنز العمال)

بَابٌ فِىْ حُبِّ اللّٰهِ تَعَالٰى عِبَادَهُ وَحُبِّهِمْ لِلّٰهِ

اللہ کا اپنے بندوں سے اور بندوں کا اپنے اللہ سے محبت کرنے کے بارے میں

۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ۔ (البقرۃ۔ آیت ۱۶۵)

يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ: ان فرضی معبودوں کو اتنا چاہتے ہیں جتنا خدا کو چاہتے ہیں۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا: اور وہ لوگ جو ایمان لائے، ایماندار۔ اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ: اللہ سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ مگر ایمان رکھنے والے تو اللہ سے زیادہ محبت رکھتے ہیں۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ ان سے (اپنے خیالی معبودوں سے) اللہ کی محبت کے برابر محبت کرتے ہیں مگر ایمان دار لوگ خدا سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔

اب میں محبت کے بحرِ عظیم میں سے ایک چلو پیش کرتا ہوں۔ ممکن ہے کہ جس کے دل میں دردِ محبت ہے اس کو کچھ لطف آجائے۔

محبت کیا ہے؟ ایک طلب طبیعت ہے، میلانِ خاطر ہے، جذبۂ دل ہے۔ یہی طلب ناقابلِ برداشت ہوجاتی ہے تو عشق کہلاتی ہے۔ خلافِ فرمانِ شرع ہوتی ہے تو فسق ہے۔ محبت تمام عالم پر کارفرما ہے۔ مختلف مقام میں اس کے مختلف نام ہوتے ہیں۔ ذراتِ عالم میں کششِ اتصال ہے۔ کراتِ عالم میں تجاذب ہے۔ زمین زمینات میں کششِ ثقل ہے۔ حیوانات میں اُلفت و نفرت ہے۔

انسان میں محبت ہے۔ عشق ہے۔ اس کی تحریک اصل میں مافوق العرش سے ہوئی ہے۔ کُنْتُ کَنْزًا مُخْفِیًا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ ۔

(میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا تو چاہا کہ میں پہچانا جاؤں ۔ اکیڈیمی)۔

سرِ حب ازلی در ہمہ اشیا ساری است ÷ ورنہ برگل نہ زدے بلبل بے دل فریاد

علماء کہتے ہیں۔ منشائے محبت کبھی لذت ہوتی ہے وہ آتی بھی جلد ہے اور جاتی بھی جلد۔ کبھی نفع ہوتا ہے۔ ایسی محبت آتی دیر سے اور جاتی جلد ہے۔ کبھی منشائے محبت خیر ہوتا ہے۔ ایسی محبت آتی جلد اور جاتی دیر سے ہے۔ مَاعَلِمَا بِوَجْہِ تَجَاذُبِ ۶ کبھی منشاء محبت اتصال عینت ہوتا ہے جیسے ماں باپ کی، اولاد سے۔ احسان سے بھی محبت پیدا ہوتی ہے۔ شریف آدمی محسن سے محبت کرتا ہے۔ کبھی طبیعتوں کی موافقت سے محبت پیدا ہوتی ہے۔ اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ مَاتَوَافَقَ مِنْهَا اِئْتَلَفَ اور وہ یہ نہیں بتا سکتا کہ یہ محبت آئی کیسے۔

صوفیہ صافیہ کے پاس وجہِ خلقتِ آدم محبت ہے۔ تکلیفِ شرعی جن و انس میں مشترک ہے۔ طاعت فرشتے بھی کرتے ہیں۔ انسانوں سے کچھ زیادہ کرتے ہیں۔ محبت ہی بار امانت ہے۔ محبت ہی موجبِ حکومت وخلافت ہے۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : فَسَوْفَ يَاْتِى اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ ۔ (المائدہ ۔ آیت ۵۴)

فَسَوْفَ ؛ تو عنقریب ۔ يَاْتِى اللّٰهُ بِقَوْمٍ ؛ لائے گا اللہ ایک قوم کو ۔ کیسی قوم ؟ يُحِبُّهُمْ ؛ خدا ان کو محبوب رکھتا ہے ۔ وَيُحِبُّوْنَهٗ ؛ اور وہ قوم بھی خدا کو محبوب رکھتی ہے، دوست رکھتی ہے ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تو عنقریب اللہ ایک ایسی قوم کو لائے گا جس کو وہ محبوب رکھتا ہے اور وہ اس کو (خدا کو) محبوب رکھتے ہیں (چاہتے ہیں)۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ ۔ (البقرۃ ۔ آیت ۲۲۲)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے ۔

اسلام میں ظاہری اور باطنی دونوں طہارتیں اہم ہیں۔ اگر نہانے سے ظاہری طہارت ہوتی ہے تو توبہ سے باطنی طہارت ہوتی ہے ۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۔ (التوبۃ ۔ آیت ۱۰۸)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے ۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۔ (التوبۃ ۔ آیت ۴)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ متقیوں کو محبوب رکھتا ہے ۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ۔ (ال عمران ۔ آیت ۱۵۹)

اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ ۔ يُحِبُّ ؛ محبوب رکھتا ہے، پسند کرتا ہے ۔ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ؛ خدا پر توکل کرنے والوں کو، خدا پر اعتماد اور بھروسہ کرنے والوں کو ۔

ترجمہ: بے شک اللہ توکل کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے ۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ۔ (ال عمران ۔ آیت ۱۴۶)

لغات: وَاللّٰہُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ ؛ اور اللہ صبر کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے، جو تکلیف جمیل لیتے ہیں خدا ان کو پسند کرتا ہے۔

ترجمہ: اور اللہ تو صابروں کو دوست رکھتا ہے۔

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۔ (البقرۃ ۔ آیت ۱۹۵)

ترجمہ: بے شک اللہ احسان کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ۔ (المائدۃ ۔ آیت ۴۲)

ترجمہ: بے شک اللہ انصاف پرستوں کو محبوب رکھتا ہے (وہ لوگ خدا کے محبوب ہیں جو پابندِ انصاف ہیں)۔

باب فِی ذِکْرِ اللّٰہِ

اللہ کی یاد کے بارے میں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ۔ (العنکبوت ۔ آیت ۴۵)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اللہ کی یاد ہی سب سے بڑی چیز ہے۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ ۔ (البقرۃ ۔ آیت ۱۵۲)

فَــاذْکُــرُوْنِــیْ ؛ پس اتنے احسانات میں نے تم پر کئے ہیں تو تم کو چاہیے کہ مجھے نہ بھولو ۔ ہمیشہ میری یاد میں رہو۔

اَذْکُرْکُمْ ؛ میں بھی تمہارا خیال کروں گا۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: پس تم میری یاد میں رہو میں تمہارا ہمیشہ خیال رکھوں گا۔

ذکر نسیان وغفلت کے مقابل ہے۔ یاد بھول کے مقابل ہے ذکر اور یاد کے لئے کچھ الفاظ کا کہنا ضرور نہیں۔ میرے سامنے میرا دوست ہے۔ میں اس سے غافل نہیں ہوں۔ تو وہ مجھے یاد ہے۔ بے ضرورت نام لے لے کر پکارنے کی کیا حاجت ہے۔ بلکہ ایک قسم کی بے تہذیبی ہے۔ ع بہ مجلسے کہ منم ذکرِ یار بے ادبی ست

ذکر کے مختلف اقسام ہیں۔ اور ہر ایک پر جدا آثار مرتب ہوتے ہیں۔ (۱) ذکرِ جہری۔ پکار کر (۲) ذکرِ خفی۔ آہستہ۔ (۳) ذکرِ لسانی۔ زبان سے۔ (۴) ذکرِ قلبی۔ دل سے۔ (۵) ذکرِ حبس دم، سانس روک کر۔ (۶) ذکر بغیر حبس دم۔ (۷) ذکرِ دائمی یا دوام حضور۔ (۸) ذکرِ احیانی، کبھی کبھی یاد کرنا۔

ذکرِ جہری وحبس دم سے حرارت پیدا ہوتی ہے اور سستی دور ہوتی ہے۔ ابتداءً ذکرِ جہری وحبسِ دم کی ضرورت ہے۔ ذکرِ جہری سے خطرات دفع ہوتے ہیں۔ جذبات اُبھرتے ہیں۔ عشق ومحبت میں زور پیدا ہوتا ہے۔ بے قراری اور تڑپ پیدا ہوتی ہے۔ ذکرِ خفی سے اطمینان وسکون پیدا ہوتا ہے۔ فنائیت ومحویت آتی ہے۔ ذکرِ جہر کرنے والوں کو قوالی میں مزا ملتا ہے اور ذکرِ خفی والوں کو تفکر اور استغراق اور قرآن میں لطف آتا ہے۔ ذکرِ جہر والوں پر فنائیت آتی ہے جیسے کسی کو بچھونے کاٹا ہو۔ یا آگ میں جل رہا ہو۔

چیختا ہے۔ چلاتا ہے۔ تڑپ تڑپ کر جان دیتا ہے۔ ذکرِ خفی والوں پر فنائیت آتی ہے جیسے کسی کو سانپ نے کاٹ لیا ہو، یا پانی میں ڈوب کر مرا ہو۔ غریب نے جان دے دی۔ نہ چیخ نہ پکار۔ نہ ہائے نہ وائے۔ بے چارے نے سانس تک نہ لی اور ختم شد۔

کلمہ طیبہ سے خطرات واوہام دفع ہوتے ہیں اور ماسوا اللہ کی نفی ہوتی ہے۔ اسم جلالہ یعنی اللہ اللہ سے استغراق پیدا ہوتا ہے۔ بے خودی آتی ہے۔ ھو اور اللہ سے بالخصوص محویت و بے خودی آتی ہے۔

شیخ کا تصور اپنے تقدس وشانِ جامع انسانی کے ساتھ آتا ہے۔ حضرت امام حسن مجتبیٰؓ نے ہند ابن ابی ہالہ سے حلیۂ حبیبِ خداؐ پوچھا تو یہ بھی فرمایا لَاتَعَلَّقُ بِہٖ؛ تاکہ میں اس سے لگ جاؤں اس سے ربط پیدا کراوں۔ مادہ پرست علماء جنہیں مانتے نہ مانیں۔ ان کو سادہ دلی مبارک۔ ہم کو وَمَا کَانَ اللّٰـهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِیْهِمْ۔ بھلا کوئی اپنے دوستوں کی تصویروں کے البم کو جلاتا بھی ہے؟ شیخ کا تصور باب الفتوح ہے۔ باب الولایہ ہے معراج شریف میں حبیب رب العالمین نے کیا انبیاء سابقین سے ملاقات نہیں کی تھی؟ محبان ومحبوبانِ خدا سے ملاقات کا میسر نہ ہونا تم کو مبارک۔ ہم کو

نہیں نقدِ عمل کچھ بھی مرے جیب وگریباں میں
مگر دل میں ہیں یارب تیرے محبوبوں کی تصویریں (حسرت)

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ۔

(الاحزاب۔ ع ۵)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اللہ کو یاد کرنے والے مردوں اور یاد کرنے والی عورتوں کیلئے اللہ نے مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔

مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَرْتَعَ فِيْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَلْيُكْثِرْ ذِكْرَ اللّٰهِ (ش طب عن معاذ بن جبل) ۔ (کنز)

لغات: اَنْ يَرْتَعَ؛ کہ چرے، کھائے پیئے، مزے اڑائے۔ رِيَاضِ الْجَنَّةِ؛ جنت کے باغ۔

حضرت معاذ بن جبلؓ سے مروی ہے، جو شخص یہ چاہے کہ جنت کی کیاریوں میں مزے اڑائے (کھائے پیئے) تو اس کو چاہیئے کہ اللہ کی یاد بہت کرے۔ (کنز العمال)

يقول الله تعالى "مَنْ شَغَلَهٗ ذِكْرِيْ عَنْ مَسْاَلَتِيْ اَعْطَيْتُهٗ فَوْقَ مَا اُعْطِيَ السَّائِلِيْنَ"۔

(حل والديلمی عن حذيفه) كنز

حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس شخص کو میری یاد مجھ سے مانگنے کو بھلا دے تو میں اسے اس سے زیادہ دوں گا جتنا کہ مانگنے والوں کو دیتا ہوں۔ (کنز العمال)

اِنَّ اللّٰهَ تعالى يَقُوْلُ "اَنَا مَعَ عَبْدِيْ مَاذَكَرَنِيْ وَتَحَرَّكَتْ بِيْ شَفَتَاهُ"۔ (حم ه ك عن ابى هريرة) كنز

لغات: مَاذَكَرَنِيْ؛ جب تک وہ میرا ذکر کرتا ہے۔ شَفَتَاهُ؛ اس کے ہونٹ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندہ کے ساتھ ہوں جب تک وہ میرا ذکر کرتا ہے اور میرے ذکر کیلئے اس کے ہونٹ حرکت کرتے ہیں۔

مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا دَخَلَ الْجَنَّةَ ۔ (البزار عن ابی سعید) کنز

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس نے اخلاص سے کہہ دیا لَا اِلٰـــهَ اِلَّا اللّٰهُ (کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے) وہ جنت میں داخل ہوگیا۔

مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ ۔ (حم دک عن معاذ) کنز

حضرت معاذؓ سے مروی ہے، جس کا آخر کلام لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہوا وہ جنت میں داخل ہوگیا۔ (کنز العمال)

مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِیْ يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ وَالْبَيْتِ الَّذِیْ لَا يُذْكَرُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ ۔

(ق عن ابی موسٰی) کنز

حضرت ابوموسیٰؓ سے مروی ہے وہ گھر جس میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے اور وہ گھر جس میں اللہ کا ذکر نہیں کیا جاتا ان دونوں کی مثال زندہ اور مُردہ کی سی ہے۔ (کنز العمال)

اَعْظَمُ النَّاسِ دَرَجَةً الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ ۔ (هب عن ابی سعید) کنز

ابوسعیدؓ سے مروی ہے لوگوں میں سب سے بڑے درجہ والے اللہ کو یاد کرنے والے ہیں۔

فِی حَلَقَةِ الذِّكْرِ

حلقۂ ذکر کے بارے میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۔

(الجمعۃ ۔ آیت ۹)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اللہ کی یاد کی جانب دوڑو (کوشش سے چلو) اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔

اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰٓـئِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِی الْاَرْضِ فَضْلًا عَنْ كُتَّابِ النَّاسِ يَطُوْفُوْنَ فِی الطُّرُقِ يَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوْا اِلٰى حَاجَتِكُمْ فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ ، مَايَقُوْلُ عِبَادِیْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَاَوْنِیْ فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ ! مَارَاَوْكَ فَيَقُوْلُ كَيْفَ لَوْرَاَوْنِیْ ۔ فَيَقُوْلُوْنَ لَوْرَاَوْكَ كَانُوْا اَشَدَّلَكَ عِبَادَةً وَاَشَدَّلَكَ تَمْجِيْدًا وَاَكْثَرَلَكَ تَسْبِيْحًا فَيَقُوْلُ فَمَا يَسْاَلُوْنِیْ فَيَقُوْلُوْنَ يَسْاَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَاَوْهَا ۔ فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ ! يَا رَبِّ ! مَارَاَوْهَا فَيَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْاَنَّهُمْ رَاَوْهَا فَيَقُوْلُوْنَ لَوْاَنَّهُمْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَاَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَاَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً قَالَ فَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ

فَيَقُولُونَ مِنَ النَّارِ فَيَقُولُ عَزَّ وَ جَلَّ هَلْ رَأَوْهَا؟ فَيَقُولُونَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ! فَيَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا فَيَقُولُونَ لَوْ رَأَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَ اَشَدَّهَا مَخَافَةً فَيَقُولُ فَاُشْهِدُكُمْ اَنِّي غَفَرْتُ لَهُمْ فَيَقُولُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ فِيْهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ اِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ فَيَقُولُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ ۔ (حم ق عن ابی ھریرۃ) کنز العمال)

لغات: سَيَّاحِيْنَ : سیاحت کرنے والے ۔ يَطُوْفُوْنَ : چکر لگاتے ہیں، پھرتے ہیں ۔ يَلْتَمِسُوْنَ : تلاش کرتے ہیں، ڈھونڈتے ہیں ۔ تَنَادَوْا : ایک دوسرے کو ندا دیتے ہیں، پکارتے ہیں ۔ هَلُمُّوْا : ادھر آؤ ۔ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ : ان کے ساتھ بیٹھنے والا بدنصیب نہیں ہوتا، محروم نہیں رہ سکتا۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے، اللہ کے چند فرشتے ہیں جو زمین کی سیاحت کرتے رہتے ہیں ۔ علاوہ ان فرشتوں کے جو اعمال کے لکھنے والے ہیں وہ راستوں میں پھرتے رہتے ہیں اور ذکر کرنے والوں کی تلاش کرتے رہتے ہیں پھر جب وہ اللہ کی یاد کرتے ہوئے کسی لوگوں کو پاتے ہیں تو پکارتے ہیں لو اپنی حاجت اور انھیں اپنے پروں سے پہلے آسمان تک ڈھانک لیتے ہیں تو ان کا پروردگار اُن سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ اُن سے زیادہ جاننے والا ہے ۔ میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ تو وہ کہتے ہیں تیری تسبیح کرتے ہیں اور تیری عظمت بیان کرتے ہیں تو فرماتا ہے کیا انھوں نے مجھے دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں نہیں ۔ خدا کی قسم انھوں نے آپ کو نہیں دیکھا تو فرماتا ہے کیسے ہو اگر وہ مجھے دیکھ لیں ، وہ عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ آپ کو دیکھ لیں تو آپ کی عبادت میں اور پابند ہو جائیں اور آپ کی بہت زیادہ عظمت بیان کرنے لگیں اور بہت زیادہ تسبیح کریں تو وہ فرماتا ہے وہ مجھ سے کیا طلب کرتے ہیں؟ وہ آپ سے جنت طلب کرتے ہیں تو فرماتا ہے کیا انھوں نے اس کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں نہیں، خدا کی قسم اے پروردگار! انھوں نے اس کو نہیں دیکھا تو فرماتا ہے اگر وہ اس کو دیکھ لیں تو کیسے ہو ۔ تو عرض کرتے ہیں اگر وہ اس کو دیکھ لیں تو اس کی حرص میں اور بڑھ جائیں اور اس کو بہت زیادہ طلب کرنے لگیں اور اس کی جانب بہت زیادہ راغب ہو جائیں ۔ فرمایا وہ کن چیزوں سے پناہ مانگتے ہیں؟ عرض کیا آگ سے (دوزخ سے) تو عزت و جلال والا فرماتا ہے کیا انھوں نے اس کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں نہیں ! خدا کی قسم اے پروردگار ۔ تو فرماتا ہے اگر وہ اس کو دیکھ لیں تو کیا ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں اگر وہ اس کو دیکھ لیں تو اس سے بہت زیادہ بھاگنے لگیں اور اس سے بہت زیادہ ڈرنے لگیں ، تو فرماتا ہے میں تم کو گواہ رکھتا ہوں کہ میں نے اُن کو بخش دیا ۔ تو فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے اُن لوگوں میں فلاں شخص بھی ہے جو اُن میں کا نہیں وہ صرف اپنی ضرورت کیلئے آیا تھا تو فرماتا ہے وہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کا ہم نشین محروم نہیں رہ سکتا ۔ (کنز العمال)

اِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ سَيَّارَةً مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَبْتَغُوْنَ حِلَقَ الذِّكْرِ فَاِذَا مَرُّوْا بِحِلَقِ الذِّكْرِ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اُقْعُدُوْا فَاِذَا دَعَا الْقَوْمُ اَمَّنُوْا عَلٰى دُعَائِهِمْ فَاِذَا صَلَّوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَلَّوْا مَعَهُمْ حَتّٰى

يَفْزَعُوْا ثُمَّ يَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ طُوْبٰى لَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ اِلَّا مَغْفُوْرًا لَهُمْ ۔ (ابن النجار عن ابی ھریرۃ) کنز)

لغات : سَیَّارَۃً ، گھومنے پھرنے والے ۔ یَبْتَغُوْنَ ، چاہتے ہیں، تلاش کرتے ہیں۔ حِلَقَ الذِّکْرِ ، ذکر کے حلقے۔ اٰمِنُوْا ، آمین کہتے ہیں۔ طُوْبٰی لَهُمْ ، ان کیلئے خوشخبری ہے۔ مَغْفُوْرٌ ، بخشش پائے ہوئے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے، عزت و جلال والے اللہ کے چند سیاح فرشتے ہیں وہ ذکر کے حلقوں کی تلاش کرتے رہتے ہیں اور جب ذکر کے حلقوں پر سے گزرتے ہیں تو ان میں کے بعض کہتے ہیں بیٹھ جاؤ۔ پھر جب وہ لوگ دُعا کرتے ہیں تو یہ اُن کی دُعا پر آمین کہتے ہیں اور جب وہ نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں تو یہ بھی اُن کے ساتھ درود بھیجتے ہیں یہاں تک کہ وہ فارغ ہوجائیں پھر ان میں کے بعض بعض سے کہتے ہیں ان کیلئے خوشخبری ہے کہ بغیر مغفرت کے نہیں لوٹیں گے بغیر بخشے ہوئے نہیں لوٹیں گے۔ (کنز العمال)

بَابٌ فِی الذِّکْرِ بِالْجَھْرِ بِغَیْرِ اَنْ یُّؤْذِیَ اَحَدًا

بآواز ذکر کرنا بغیر اس کے کہ کسی کو تکلیف دیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِکَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَیْنَ ذٰلِکَ سَبِیْلًا ۔

(بنی اسرائیل - ع ۱۲)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اپنی نماز نہ بآواز بلند پڑھو اور نہ اس کو پست کردو اور ان دونوں کے درمیانی راہ اختیار کرو۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّکْرِ حِیْنَ یَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَکْتُوْبَةِ کَانَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۔ (اخرجہ الخمسۃ الاالترمذی)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے بلند آواز سے ذکر کرنا جب کہ لوگ فرائض سے لوٹیں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں تھا۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللّٰه عنه قَالَ اِعْتَکَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم فِی الْمَسْجِدِ فَسَمِعَهُمْ یَجْهَرُوْنَ بِالْقُرْاٰنِ فَکَشَفَ السِّتْرَ ۔ فَقَالَ اَلَا اِنَّ کُلَّکُمْ مُنَاجٍ رَبَّهٗ فَلَا یُؤْذِیَنَّ بَعْضُکُمْ بَعْضًا وَلَا یَرْفَعْ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَعْضٍ فِی الْقِرَاءَةِ اَوْفِی الصَّلٰوةِ ۔ (اخرجہ ابوداؤد)

لغات : اِعْتَکَفَ ، اعتکاف کیا۔ یَجْهَرُوْنَ ، پکار کر پڑھتے ہیں۔ فَکَشَفَ السِّتْرَ ، تو پردہ اٹھایا۔ فَلَا یُؤْذِیَنَّ ، ایک دوسرے کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔

ترجمہ: حضرت ابوسعیدؓ سے مروی ہے، اعتکاف کیا رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں تو آپ نے سنا کہ لوگ قرآن بالجہر

پڑھ رہے ہیں تو آپ نے پردہ ہٹایا پھر فرمایا سن لو تم میں کا ہر شخص اپنے پروردگار سے سرگوشی کرتا ہے لہٰذا تم میں کے بعض بعض کو تکلیف نہ دیں اور پڑھنے میں یا نماز میں ایک دوسرے پر آواز بلند نہ کریں۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کُنَّا فِیْ سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَجْهَرُوْنَ بِالتَّکْبِیْرِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "اِرْبَعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ اِنَّکُمْ لَاتَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَّلَا غَائِبًا اِنَّکُمْ تَدْعُوْنَ سَمِیْعًا بَصِیْرًا وَّهُوَ مَعَکُمْ وَالَّذِیْ تَدْعُوْنَهٗ اَقْرَبُ اِلٰی اَحَدِکُمْ مِنْ عُنُقِ رَاحِلَتِهٖ"۔ (اخرجه الخمسة الا النسائی۔تیسیر)

لغات: اِرْبَعُوْا: میانہ روی اختیار کرو۔ اِنَّکُمْ لَاتَدْعُوْنَ: تم نہیں پکار رہے ہو۔ اَصَمَّ وَّلَا غَائِبًا: بہرہ کو نہ غائب کو۔ سَمِیْعًا بَصِیْرًا: خوب سننے والے اور خوب دیکھنے والے کو۔

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰؓ سے مروی ہے ہم سفر میں تھے تو لوگ بآواز بلند تکبیر کہنے لگے تو نبی ﷺ نے فرمایا توسط اختیار کرو کیونکہ تم نہیں پکارتے ہو بہرے یا غائب کو، تم پکار رہے ہو خوب سننے والے اور خوب دیکھنے والے کو اور وہ تمہارے ساتھ ہے اور جس کو تم پکار رہے ہو وہ بہ نسبت اُن کی سواری (اونٹ) کی گردن کے تم میں سے ہر ایک کے زیادہ قریب ہے۔ (خمسہ نے تخریج کی سوائے نسائی کے)

بَابٌ فِی کَثْرَةِ الذِّکْرِ

زیادہ ذکر کرنے کے بارے میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: وَاذْکُرُوا اللّٰهَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ (الانفال۔ آیت ۴۵)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اللہ کا ذکر بہت کرو تا کہ تم کو صلاح و فلاح حاصل ہو۔

خدا کو ہرگز نہ بھولو، اس کی یاد میں دلشاد رہو۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰهَ ذِکْرًا کَثِیْرًا ○ وَّسَبِّحُوْهُ بُکْرَةً وَّ اَصِیْلًا۔

(الاحزاب۔ آیت ۴۱، ۴۲)

وَسَبِّحُوْهُ: اور اس کی تسبیح کرو۔ پاکی بیان کرو۔ نماز پڑھو۔ تسبیح نماز کا جزو ہے جزو بول کر کل مراد لیا گیا ہے جیسے "قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِیْنَ" اور "وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ"۔ بُکْرَةً وَّ اَصِیْلًا: صبح شام بلکہ علی الدوام۔ رات دن۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ایمان والو! تم اللہ کی کثرت سے یاد کرو اور صبح شام اللہ کی تسبیح (وتقدیس) بیان کیا کرو۔

صاحبو! ذکر کے مقابل نسیان اور ذہول ہے۔ یاد کے مقابل بھول ہے۔ ذکر زبان سے بھی ہوتا ہے اور دل سے بھی۔ ایک شخص زبان سے اللہ کا لفظ نہ کہے مگر دل میں اس کا خیال رکھے تو وہ بھی ذکر ہے، یاد ہے۔ ذکر کے اقسام ہیں۔ ذکرِ لسانی: زبان سے

اللہ کا نام کہنا۔ ذکرِ قلبی: دل میں اللہ کا دھیان رکھنا۔ دل اور زبان دونوں سے یادِ الٰہی کی جائے تو وہ تو سب سے بہتر ہے۔ اگر دل میں یادِ الٰہی رہے اور منہ سے کچھ نہ کہیں تو بھی ذکر ہی ہے زبان سے ذکر کریں اور دل میں خدا کا خیال نہ ہو یہ ذکر کی صورت ہے حقیقت نہیں۔ تاہم ذکرِ لسانی ذکرِ قلبی کی طرف لے جاتا ہی ہے۔ حبسِ دم سے ذکر کرنے سے حرارت پیدا ہوتی ہے اور سستی کاہلی دور ہوتی ہے۔ ذکرِ جہری یعنی زور سے ذکر کرنے سے غیر معمولی جوش پیدا ہوتا ہے۔ تجربہ ہوا ہے کہ جو لوگ ذکرِ سری یعنی دل میں اندر ہی اندر یادِ خدا کرتے ہیں۔ ان پر ایک قسم کی محویت اور بے خودی آتی ہے۔ ذکرِ جہری کرنے والے کی حالت ایک ایسے شخص کی ہے کہ اس کو بچھو نے کاٹا ہو کہ وہ تڑپتا ہے۔ چیختا چلاتا ہے اور جو ذکرِ خفی کرتا ہے اس کی مثال ایسے شخص کی ہے جس کو سانپ سونگھ گیا ہو کہ وہ نہ تڑپتا ہے نہ بے قراری کرتا ہے۔ ذکرِ خفی اکثر نقشبندی لوگ کرتے ہیں اور ذکرِ جہری اکثر چشتیہ طریقہ کے لوگ۔ قادریہ طریقہ میں اول ذکرِ جہری سے جوش و خروش پیدا کیا جاتا ہے۔ اور پھر ذکرِ خفی سے خاموشی اور سکون کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عددِ کثیر کو مأۃ الف او یزیدون سے بیان فرماتا ہے۔ لہٰذا خدائے تعالیٰ کا کوئی اسم لاکھ یا سوا لاکھ دفعہ پڑھنے کو زکوٰۃ دینا کہتے ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھو کشکول کلیمی حضرت شاہ کلیم اللہ جہاں آبادی کی اور قولِ جمیل حضرت شاہ ولی اللہ کی اور ہمارے شیوخ میں سے ثمراتِ مکیہ حضرت شاہ رفیع الدینؒ کی۔ بہرحال جو یادِ خدا کرتا ہے وہ زندہ ہے جو خدا کو بھول بیٹھا ہے وہ مُردہ ہے۔

اُذْکُرُوا اللّٰہَ تَعَالٰی: حَتّٰی یَقُوْلُوْنَ مَجْنُوْنٌ۔ (حم ع حب ك هب عن ابی سعید)

حضرت ابوسعیدؓ سے مروی ہے، اللہ کی یاد اتنی کرو کہ لوگ دیوانہ بولنے لگیں۔

اَکْثِرُوْ ذِکْرَ اللّٰہِ تَعَالٰی: حَتّٰی یَقُوْلَ الْمُنَافِقُوْنَ اِنَّکُمْ مُرَاؤُوْنَ۔ (ص حم فی الزهد هب عن ابی الجوزاء مرسلا)

حضرت ابو جوزاءؓ سے مروی ہے اللہ کی یاد زیادہ کرو یہاں تک کہ منافق کہنے لگیں کہ تم لوگ ریاکار ہو۔

بَابٌ فِی دَوَامِ الذِّکْرِ وَالذِّکْرِ الْخَفِیِّ

دوامی ذکر اور چھپے ذکر کے بیان میں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: وَاذْکُرْ رَّبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ تَضَرُّعًا وَّخِیْفَةً وَّدُوْنَ الْجَھْرِ۔ (الاعراف۔ آیت ۲۰۵)

وَاذْکُرْ رَّبَّکَ ؛ اور تم اپنے خدا کی یاد کرو۔ اپنے رب کا ذکر کرو۔ فِیْ نَفْسِکَ ؛ اپنے دل میں۔ تَضَرُّعًا ؛ گڑگڑا، گڑگڑاتے، آہستہ آواز سے۔ عاجزی سے۔ تضرع وزاری سے۔ وَّخِیْفَةً ؛ اور خوف سے۔ ڈرتے ڈرتے۔ وَّدُوْنَ الْجَھْرِ ؛ اور نہ کہ چلا کر۔ نہ بہت زور سے۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور تم اپنے خدا کا ذکر کرو، (اس کی یاد میں مشغول رہو) دل ہی دل میں، تضرع وزاری اور خوف کے ساتھ، نہ بہت بلند آواز سے۔ (الاعراف۔ آیت ۲۰۵)

صاحبو! عام طور سے متوسط آواز سے ذکر کرنا چاہیے۔ اگر علیحدہ جگہ ہو اور لوگوں کے کاموں میں خلل نہ پڑتا ہو، سونے والوں کو تکلیف نہ ہوتی ہو تو ذکر جہر بھی کر سکتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے ہم اپنے گھر میں رہتے اور مسجد مبارک میں نماز ختم ہونے کا علم ہم کو اس طرح ہوتا ہے کہ لوگ بعد نماز زور سے ذکر کرتے۔ سفر حج میں لوگ اس قدر زور سے لبیک کہتے کہ ان کی آوازیں بیٹھ جاتیں۔ آخر حضرت کو کہنا پڑتا۔ اپنے آپ کو سنبھالو۔ تم کسی بہرے کو نہیں پکار رہے ہو۔

یہ بات یاد رکھو! ابتداء میں ذکر جہر کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب دل چلنے لگے اور بغیر منہ سے لفظ نکالے ہوئے دل یاد خدا کرنے لگے تو ذکر سری یا خفی کریں۔ جب ذکر سری، دائمی ہوجائے تو دل و زبان دونوں سے کام لے سکتے ہیں۔ مگر اوسط درجہ سے۔ بہر حال نہ غفلت جائز ہے نہ لوگوں کو ایذاء دینا جائز ہے، نہ ان کے کاموں میں خلل ڈالنا۔

صاحبو! ذکر کے وقت کپڑے پاک صاف ہوں۔ ہوسکے تو خوشبو ملو۔ عود وغیرہ جلاؤ۔ رو بہ قبلہ بیٹھو۔ دو زانو بیٹھو جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں۔ یا چار زانو بیٹھو اور بائیں ران میں گھٹنے کے نیچے اس میں رگ کیماس ہے اس کو انگوٹھے اور اس کے پاس کی انگلی میں دباؤ۔ آنکھیں بند کرلو۔ اگر خطرات آتے ہوں تو کلمۂ طیبہ پڑھو۔ یعنی لَآ اِلٰــهَ اِلَّا اللّٰهُ کی ضرب دو۔ عموماً ضرب دل پر دیا جاتا ہے۔ بعض لوگ مختلف لطائف پر ضرب دیتے ہیں۔ ذکر کے وقت دونوں ہاتھ رانوں پر رکھو۔ انگلیوں سے انگوٹھے کو ملاؤ اور چھوٹی انگلی کو ذرا علیحدہ رکھو۔ لفظ اللہ کی صورت پیدا ہوگی۔ اگر خطرات کم آتے ہوں یا بند ہوگئے ہوں تو لفظ اَللّٰــه پڑھو۔ یا اَللّٰــہ کے ھُو کو دراز کرو۔ اس سے صوتِ سرمدی پیدا ہوگی جو توحید پیدا کرتی ہے۔ بہر حال جس طرح ہوسکے خدا کو یاد کرو۔ غفلت ایک قسم کی موت ہے۔ چلتے، پھرتے، اٹھتے، بیٹھتے، لیٹے ہوئے، کھڑے کھڑے جس طرح ہوسکے یادِ خدا کرو۔

یاد رکھو! ذکرِ جہر سے جوشِ محبت پیدا ہوتا ہے۔ قوالی میں مزہ ملتا ہے۔ اور ذکرِ خفی یا سری سے ربودگی آتی ہے۔ فنائیت پیدا ہوتی ہے۔ ذکرِ جہر کرنے والے کی مثال شرابی کی ہے اور ذکرِ خفی کرنے والے کی مثال افیونی کی ہے۔ اگر ایک پانی میں ڈوب کر مرتا ہے تو دوسرا آگ میں جل کر چیخ چیخ کر جان دیتا ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۔ (نور ۔ آیت ۳۷)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ ایسے لوگ ہیں جن کو کہ تجارت اور بیع اور شری یادِ خدا سے غافل نہیں بنا سکتی۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ وَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۔ (نساء ۔ آیت ۱۰۳)

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ ؛ تو اللہ کا ذکر کرو، اُس کی یاد میں رہو۔ قِيَامًا ؛ کھڑے۔ وَّقُعُوْدًا ؛ اور بیٹھے۔ وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ؛ اور لیٹے اپنے پہلوں پر۔ کروٹ۔ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ ؛ جب تمہیں اطمینان ہوجائے۔ جب تم امن چین میں ہوجاؤ۔ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ؛ تو نماز قائم کرو نماز پڑھنے کھڑے ہوجاؤ۔ اِنَّ الصَّلٰوةَ ؛ بے شک نماز۔ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ ہے مسلمانوں پر۔ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ؛ وقت پر فرض، معین اوقات پر نوشتۂ خداوندی۔

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تو یاد خدا کرو کھڑے، بیٹھے لیٹے پھر جب تم کو اطمینان ہو جاؤ تو نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ بے شک نماز ایمانداروں پر معین اوقات میں فرض ہے۔

اَلذِّكْرُ الَّذِی لَا يَسْمَعُهُ الْحَفَظَةُ يَزِيْدُ عَلَى الذِّكْرِ الَّذِی يَسْمَعُهُ الْحَفَظَةُ سَبْعِيْنَ ضِعْفًا۔
(هب عن عائشة ـ كنز العمال)

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے، وہ ذکر (یاد) جس کو محافظ فرشتے بھی نہیں سنتے اس ذکر سے جس کو وہ سنتے ہیں ستر گنا زیادہ ہے۔

اُذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا خَامِلًا قِيْلَ وَمَا الذِّكْرُ الْخَامِلُ ؟ قَالَ "اَلذِّكْرُ الْخَفِیُّ"۔
(ابن المبارك فى الزهد ـ عن ضمرة بن حبيب مرسلا)

لغات: ذکراً خاملاً: ذکر خفی۔

ذکر خامل کرو، پوچھا گیا ذکر خامل کیا ہے؟ فرمایا ذکر خفی۔ (حمزۃ بن حبیب سے مروی ہے)

بَابٌ فِي الْعُزْلَةِ عَنِ النَّاسِ وَالتَّخَلِّیْ عَنْهُمْ

لوگوں سے تنہائی میں رہنے اور ان سے خلوت میں رہنے کے متعلق

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا۔ (مزمل - ع ۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرو اور سب کو چھوڑ کر اسی کے ہو رہو۔

فِیْ حَدِيْثِ بَدْءِ الْوَحْیِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْیِ اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِی النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰی رُؤْيَا اِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ يَخْلُوْ بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ التَّعَبُّدَ اللَّيَالِیَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ اَنْ يَنْزِعَ اِلٰی اَهْلِهٖ وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰی خَدِيْجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتّٰی جَاءَهُ الْحَقُّ فِیْ غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ۔ (رواه البخاری)

لغات: اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ: سب سے پہلی چیز جس سے شروعات ہوئی۔ اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ: اچھے خواب۔ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ: صبح کی پو پھٹنے کی طرح۔ ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ: پھر آپ کو محبوب کردی گئی۔ اَلْخَلَاءُ: تنہائی، خلوت۔

ابتداء وحی کی حدیث کے بارے میں ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ پہلی چیز جو نبی ﷺ کو ابتداء وحی سے ہوئی وہ نیند میں اچھے خواب تھے پس آپ کوئی خواب نہ دیکھتے مگر صبح کی پو پھٹنے کی طرح ظاہر ہوتے پھر آپ کیلئے خلوت محبوب بنادی گئی تو آپ غار حرا میں خلوت میں رہتے اور اُس میں عبادت فرماتے (کئی کئی راتیں) قبل اس کے کہ آپ تشریف لے جاتے اپنے اہل و عیال کی جانب اور اُس

کیلئے آپ توشہ لے جاتے پھر آپ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی طرف لوٹتے اور توشہ لیتے اتنا ہی یہاں تک کہ آپ کے پاس حق آیا یعنی نبوت کی وحی ہوئی غار حرا میں اور فرشتہ آیا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخْلَصَ لِلّٰهِ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا ظَهَرَتْ يَنَابِيْعُ الْحِكْمَةِ مِنْ قَلْبِهٖ عَلٰى لِسَانِهٖ۔ (اخرجه ۔ رزین ۔ تیسیر)

لغات: اَخْلَصَ لِلّٰهِ ، اللہ کیلئے خالص کرلے۔ يَنَابِيْعُ الْحِكْمَةِ ، حکمت کے چشمے۔

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے خالص کئے چالیس (۴۰) دن اللہ کے لئے اس کے دل سے اس کی زبان پر حکمت کے چشمے جاری ہوگئے (ظاہر ہوگئے)۔ (تیسیر)

ثَلَاثَةُ مَوَاطِنَ لَا تُرَدُّ فِيْهَا دَعْوَةٌ ۔ رَجُلٌ يَكُوْنُ فِيْ بَرِيَّةٍ حَيْثُ لَا يَرَاهُ اَحَدٌ اِلَّا اللّٰهُ فَيَقُوْمُ وَيُصَلِّيْ، وَرَجُلٌ يَكُوْنُ مَعَهٗ فِئَةٌ فَيَفِرُّ عَنْهُ اَصْحَابُهٗ فَيَثْبُتُ وَ رَجُلٌ يَقُوْمُ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ۔

(ابن مندة و ابونعیم فی الصحابه عن ربیعة ابن وقاص ۔ کنز)

ربیعہ بن وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے تین جگہوں پر آدمی کی دعا رد نہیں کی جاتی جب کہ وہ ایسے جنگل میں ہو کہ اس کو سوائے اللہ کے اور کوئی نہ دیکھتا ہو پھر کھڑا ہوجائے اور نماز پڑھے اور ایسے شخص کی دعا جس کے ساتھ ایک جماعت ہو اور اس کے ساتھی بھاگ جائیں اور وہ جما رہے (یعنی جنگ میں) اور ایسے شخص کی دعا جو رات کے آخری حصہ میں کھڑا رہتا ہو (نماز تہجد پڑھتا ہو)۔

عَنْ عِيْسٰى بْنِ وَاقِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَتْ سَنَةُ ثَمَانِيْنَ وَمِائَةٍ فَقَدْ اُحِلَّتِ الْغُرْبَةُ وَالتَّرَهُّبُ فِيْ رُؤُوْسِ الْجِبَالِ۔ (اخرجة رزین ۔ تیسیر)

لغات: سَنَةُ ثَمَانِيْنَ وَمِائَةٍ ، ۱۸۰ سال۔ الْغُرْبَةُ وَالتَّرَهُّبُ ، مسافرت اور علیحدگی۔

حضرت عیسٰی بن واقدؓ سے مروی ہے، فرمایا نبی ﷺ نے جب ایک سو اسی (۱۸۰) سال ہوجائیں تو مسافرت اور پہاڑوں میں خدا کے خوف سے جا رہنا حلال ہوجائے گا۔ (تیسیر)

بَابٌ فِي الْمُرَاقَبَةِ وَالْاَشْغَالِ

مراقبہ اور اشغال کے بارے میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ۔ (الفجر ۔ آیت ۱۴)

اِنَّ ، بے شک، یقیناً۔ لَبِالْمِرْصَادِ ، گھات میں ہے۔

ترجمہ: فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارا رب تو تاک میں ہے۔ (ان کے حالات کی نگرانی فرما رہا ہے)۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ ۔ (هود ۔ آیت ۹۳)

ترجمہ : اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم بھی انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ منتظر رہتا ہوں (یعنی تمہارا ہمارا انجام تم اپنی آنکھوں سے دیکھ لو گے)۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ۔ (الدخان ۔ آیت ۵۹)

لغات : فَارْتَقِبْ ؛ پھر تم منتظر رہو ۔ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ؛ وہ بھی منتظر ہیں، موت آنے والی ہے ، قیامت آنے والی ہے، ان کو انتظار ہے، ہم کو بھی انتظار ہے۔

ترجمہ : تم بھی انتظار کرو ۔ وہ بھی انتظار کر رہے ہیں ۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِى الصُّدُوْرُ ۔ (المومن ۔ ع ۱)

ترجمہ : اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آنکھوں کی خیانت اور دل جو کچھ چھپائے رکھتے ہیں ان سب کو وہ جانتا ہے۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ ۔ (الحدید)

ترجمہ : اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ تمہارے ساتھ ہے تم جہاں کہیں بھی ہوں ۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِىْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۔ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔ (ال عمران ۔ آیت ۱۹۱)

وَيَتَفَكَّرُوْنَ ؛ اور فکر کرتے ہیں، سوچتے ہیں، مشکلات کے حل کرنے میں غور کرتے ہیں ۔ فِىْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ یعنی وہ غور کرتے ہیں کہ یہ آسمان اور زمین کس طرح پیدا ہوئے ہیں ۔ اگر ان کا وجود ذاتی ہوتا تو غیر متغیر ہوتا ، رات دن آفتاب سے پیدا ہوتے ہیں ۔ ان کا وجود بھی تو اصلی نہیں ہے ، یہ وقت پر نکلتا ہے اور وقت پر ڈوبتا ہے ، باقاعدہ رفتار ہے ۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی مہار بھی کسی دوسرے کے ہاتھ میں ہے ۔ رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب ، اے ہمارے پروردگار ، اے سب کو اس کے کمال تک پہنچانے والے ۔ مَا خَلَقْتَ هٰذَا ؛ تو نے اس کو نہیں پیدا کیا ۔ بَاطِلًا ؛ بے کار ۔ عبث ۔ جس کو باطل سمجھتے ہیں اس میں بھی حی و قیوم کی قدرت کا ظہور ہو رہا ہے ۔ کیونکہ جو غور کرے گا وہ ضرور سمجھ جائے گا ۔ نیست ، ہست نہیں ہو سکتا ۔ باطل حق نہیں بن سکتا ۔

بے وجہ نہیں دلکشی صورت باطل ● باطل میں بھی ہے حق کا تماشا مرے آگے (حسرت صدیقی)

سُبْحٰنَكَ ؛ تو پاک ہے ، ہزاروں جلوے دکھاتا ہے پھر سب سے پاک اور بے لاگ ہے ۔ ہم کو تجھ تک نارسائی سے بچا ۔ فَقِنَا ؛ پس بچا ہم کو ۔ عَذَابَ النَّارِ ؛ آتش دوزخ کے عذاب سے ۔

ترجمہ : اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور و فکر کرتے ہیں (آخر کیا کہہ اٹھتے ہیں؟) یارب تو نے اس (کارخانہ قدرت کو ، اس جہاں کے منذان) کو بے کار اور باطل نہیں پیدا کیا ۔ تو پاک ہے پس بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے ۔

ہر گیاہے کہ از زمیں روید ÷ وحدۂ لا الٰہ گوید

تو ہزاروں تماشے دکھا کر پاک کا پاک ہے۔ تیری قدوسیت، تیری وحدت پر کوئی حرف نہیں آتا، ہم کو عذابِ جہنم سے بچا۔

واضح ہو کہ ذکر ضدِ نسیان ہے اور بھول کے مقابل یاد ہے۔ بھول، غفلت ہے۔ ذکر جہری بھی ہوتا ہے اور سرّی بھی۔ زبان سے بھی ادا ہوتا اور دل میں بھی رہتا ہے۔ دوامِ ذکر اور ہمیشہ یاد میں رہنا بہتر عبادت ہے۔ مقصود تک پہونچنے کے لئے کوشش کی جاتی ہے۔ محبوب کے ظاہر ہوجانے کے بعد فکر باقی نہیں رہتی۔ ذکر باقی رہتا ہے۔ حضورِ محبوب کے وقت کمال ذکر رہتا ہے۔ سب سے بہتر ذکر وہ ہے کہ محبوب یاد رہے، ماسوا برباد رہے۔ کیا ضرورت ہے کہ خدا کی یاد کے وقت یہ بھی یاد رہے کہ میں خدا کی یاد کر رہا ہوں۔ بس خدا یاد رہے، مجھے نہ ذکر کا خیال رہے نہ ذاکر کا۔ جس قدر کثیر خیالات ہوں گے، تکلیف ہی رہے گی۔ وحدت ہی میں راحت ہے۔ اس پر خدا کی رحمت ہے اور یہی مقصدِ محبت ہے:۔

در محفل یکتائی اغیار نمی گنجد ÷ اغیار چساں گنجد چوں یار نمی گنجد (حضرت صدیقی)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اچھے لوگ فکر کرتے رہتے ہیں زمین اور آسمان کی خلقت میں (اور کہتے ہیں) اے ہمارے پروردگار تو نے یہ (ساری چیزیں) بے کار نہیں پیدا کیں (بے کار باتوں سے) تو پاک ہے، ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ (آل عمران)

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِى الْاٰفَاقِ وَفِىْ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ۔ (سجدہ۔ آیت ۵۳)

سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِى الْاٰفَاقِ ؛ ہم اپنی نشانیاں ہر طرف دکھائیں گے۔ ہر ملک میں بتائیں گے۔ وَفِىْٓ اَنْفُسِهِمْ ؛ اور ان کے جانوں میں بھی۔ ہم ان کے اطراف و اکناف، گرد و نواح اور خود ان کے اندر بھی ہمارے کرشمہ ہائے قدرت بتائیں گے۔ ہماری نشانیاں دکھائیں گے۔ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ ؛ یہاں تک کہ ان کو واضح طور سے معلوم ہوجائے گا کہ۔ اَنَّهُ الْحَقُّ ؛ وہی حق ہے۔ وہی بالذات موجود ہے ماسوا اللہ نمود بے بود ہے۔ خدا حق۔ خدا کا دین بھی حق۔ اور اس کا قرآن بھی حق۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ہم اپنی نشانیاں گرد و نواحِ آفاقِ عالم میں اور خود ان میں دکھا دیں گے یہاں تک کہ ان کو ظاہر ہوجائے گا کہ وہی حق ہے۔ (حٰم السجدہ)

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَفِىْٓ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۔ (الذاریٰت۔۲۱)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تمہاری جانوں کے اندر ہے تو کیا تم دیکھتے نہیں۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه و سلم يَقْرَأُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰى اَهْلِهَا اِلٰى قَوْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَضَعُ اِبْهَامَهٗ عَلٰى اُذُنِهٖ وَالَّتِىْ تَلِيْهَا عَلٰى عَيْنِهٖ ۔ (اخرجه ابوداؤد ۔ تيسير)

لغات : اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُکُمْ : بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے ۔ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ : کہ تم امانتوں کو ادا کر دو ۔
حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ آیت پڑھتے سنا "بے شک اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتوں کو امانت والوں کے حوالہ کر دو" اور جب تم فیصلہ کرو لوگوں کے درمیان تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو، بے شک اللہ تمہیں اچھی طرح نصیحت کرتا ہے، بے شک اللہ خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے ۔ پھر میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے انگوٹھے اپنے کانوں پر اور وہ انگلی جو اُس سے متصل ہے اپنی آنکھوں پر رکھ لیتے تھے ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَنْكِبِیْ وَقَالَ كُنْ فِی الدُّنْیَا كَاَنَّكَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِیْلٍ ۔
(اخرجه البخاری ۔ والترمذی وزاد بعد قوله ۔ او عابر سبیل وعُدَّ نفسك من اهل القبور)

لغات : كُنْ فِی الدُّنْیَا : دنیا میں ایسے رہو ۔ كَاَنَّكَ : گویا کہ تم ہو ۔ غَرِیْبٌ : مسافر ۔ عَابِرُ سَبِیْلٍ : راستہ سے گزرنے والا ۔
حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ میرے مونڈھوں کو پکڑے اور فرمایا دنیا میں ایسا رہ گویا تو مسافر ہے یا راستہ سے گزرنے والا ۔
(ترمذی نے اس روایت کی تخریج کی ہے اور اس میں یہ الفاظ زیادہ کئے ہیں عابر سبیل کے بعد اپنے آپ کو قبر والوں میں شمار کرو)

عَنْ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ یَحْكِیْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَشَارَ بِاِصْبَعِهِ الَّتِیْ تَلِی الْاِبْهَامَ فِی الْقِبْلَةِ وَرَمٰی بِبَصَرِهٖ اِلَیْهَا ۔ (اخرجه النسائی ۔ تیسیر)
حضرت علی بن عبداللہ الرحمٰنؒ سے مروی ہے، ابن عمر نے رسول اللہ ﷺ کی نماز کا بیان کرتے ہوئے اشارہ کیا اپنی اُس انگلی سے جو انگوٹھے سے متصل ہے، قبلہ کی جانب اور اپنی نظر اس پر ڈالی ۔

عَنِ ابْنِ الزُّبَیْرِ رضی اللہ عنه فِیْ صَلٰوةِ رسولِ اللّٰہِ صلّی اللہ علیه وسلّم لَایُجَاوِزُ بَصَرُهٗ اِشَارَتَهٗ ۔
(اخرجه ابوداؤد ۔ تیسیر)
ابن زبیرؓ نے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے وصف میں کہا کہ آپ کی نظر آپ کے اشارہ سے آگے نہ بڑھتی تھی ۔

وَفِیْ حَدِیْثِ عُمَرَ رضی اللہ عنه قَالَ (جِبْرَئِیْلُ) فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ (صلی اللہ علیه وسلم) اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ یَرَاكَ ۔ (رواه مسلم)

لغات : اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ : کہ تو اللہ کی عبادت کر ۔ كَاَنَّكَ تَرَاهُ : گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے ۔
حدیث عمرؓ میں ہے جبرئیل نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ! مجھے احسان کے بارے میں خبر دیجئے تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم اللہ کی ایسی عبادت کرو گویا کہ تم اُسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اُس کو نہ دیکھ سکو تو ایسا سمجھو کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے ۔

بَابٌ فِي كَيْفِيَّةِ الْإِلْقَاءِ

القاء کی کیفیت کے بارے میں (اپنا خیال دوسرے کے دل میں ڈالنا)

فِيْ حَدِيْثِ بَدْءِ الْوَحْيِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اِقْرَأْ قَالَ مَا أَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَأَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اِقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اِقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي الثَّالِثَةَ ثُمَّ أَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ فَرَجَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عليه وسلم يَرْجُفُ فُؤَادُهُ ۔ (رواه البخاری)

لغات: اِقْرَأْ ؛ پڑھئے ۔ مَا أَنَا بِقَارِئٍ ؛ میں پڑھنے والا نہیں ہوں یا پڑھا ہوا نہیں ہوں ۔ فَأَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ ؛ تو اس نے مجھے پکڑلیا اور بھینچ لیا ۔ بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدُ ؛ میں تھک گیا ۔ ثُمَّ أَرْسَلَنِيْ ؛ پھر مجھے چھوڑ دیا ۔

ترجمہ: وحی کی ابتداء کی حدیث میں بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ پھر آپ کے پاس فرشتہ آیا پھر کہا پڑھو آپ نے فرمایا میں پڑھنے والا (پڑھا ہوا) نہیں ہوں ۔ فرمایا پھر اس نے مجھے پکڑلیا اور بھینچ لیا یہاں تک کہ میں تھک گیا پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا ۔ پھر کہا پڑھو، میں نے کہا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں پھر اس نے پکڑا اور دوسری دفعہ بھینچ لیا یہاں تک کہ میں تھک گیا پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا پھر کہا پڑھو میں نے کہا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں، پھراس نے پکڑا اور تیسری بار مجھے لپٹا لیا (مجھ پر چھا گیا) پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہا اپنے رب کے نام سے پڑھو جس نے پیدا کیا انسان کو لوتھڑے سے، پڑھو تمہارا پروردگار بڑے کرم والا ہے پھر رسول اللہ ﷺ اسی حالت میں لوٹ آئے کہ آپ کا دل کانپ رہا تھا ۔

فِيْ حَدِيْثِ إِسْلَامِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عنه فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَأَخَذَ بِمَجَامِعِ ثِيَابِيْ ثُمَّ نَتَرَنِيْ نَتْرَةً فَمَا تَمَالَكْتُ أَنْ وَقَعْتُ عَلٰى رُكْبَتَيَّ فَقَالَ "مَا أَنْتَ بِمُنْتَهٍ يَا عُمَرُ!" فَقُلْتُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ۔ فَكَبَّرَ أَهْلُ الدَّارِ تَكْبِيْرَةً سَمِعَهَا أَهْلُ الْمَسْجِدِ ۔ (حل کر ۔ کنز)

لغات: فَأَخَذَ بِمَجَامِعِ ثِيَابِيْ ؛ پھر میرے کپڑوں کو پکڑلیا ۔ ثُمَّ نَتَرَنِيْ نَتْرَةً ؛ پھر مجھے زور سے کھینچا ۔ فَمَا تَمَالَكْتُ ؛ پھر میں قابو نہ پاسکا ۔

ترجمہ: حضرت عمرؓ کے اسلام لانے کی حدیث میں ہے، پھر نکلے رسول اللہ ﷺ اور پکڑلئے میرے کپڑوں کے مجمع کو (گریبان یا چادر) پھر مجھے زور سے کھینچے تو میں سنبھل نہ سکا کہ گرگیا اپنے گھٹنوں پر تو فرمایا اے عمر! کیا تم باز نہ آؤگے تو میں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اُس کے بندے اور رسول ہیں، پس سارے گھر والوں نے تکبیر کہی جس کو مسجد والوں نے بھی سن لیا ۔

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ فَسَقَطَ فِيْ نَفْسِيْ مِنَ التَّكْذِيْبِ وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي

الْجَاهِلِیَّةِ فَلَمَّا رَأَى رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَاقَدْ غَشِیَنِیْ ضَرَبَ فِیْ صَدْرِیْ فَفِضْتُ عَرَقًا وَکَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلَی اللّٰہِ فَرَقًا ۔ (رواہ مسلم ۔ مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابی ابن کعبؓ سے ایک طویل حدیث میں روایت ہے (آپ فرماتے ہیں) کہ جب کہ میں اپنے آپ کو نہایت افسوس اور ندامت میں پاتا ہوں (اور کہتا ہوں) کہ کاش میں زمانہ جاہلیت میں تکذیب کرنے والوں میں سے نہ ہوتا، جب رسول اللہ ﷺ نے (مجھے) اس غشی کی حالت میں دیکھا تو (آپؐ نے) میرے سینے پر ضرب لگائی پس (میں) اپنے پسینہ میں غرق ہونے کی حالت میں گھبراتا ہوا اللہ کو سامنے دیکھ رہا ہوں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہ عَنْھُمَا قَالَ ضَمَّنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلّی اللہ علیہ وسلّم " قَالَ اللّٰھُمَّ عَلِّمْہُ الْکِتَابَ" ۔ (البخاری تجرید)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے، مجھے رسول اللہ ﷺ بھینچ لئے اور فرمایا اللہ تو اس کو کتاب کا علم دے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عَنْہُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! اِنِّیْ اَسْمَعُ مِنْکَ حَدِیْثًا کَثِیْرًا اَنْسَاہُ قَالَ اُبْسُطْ رِدَاءَکَ فَبَسَطْتُہُ فَغَرَفَ بِیَدِہٖ ثُمَّ قَالَ ضُمَّہُ فَضَمَمْتُہُ فَمَا نَسِیْتُ شَیْئًا بَعْدَہٗ ۔ (البخاری تجرید)

لغات: اَسْمَعُ مِنْکَ ؛ آپ سے سنتا ہوں۔ اَنْسَاہُ ؛ میں اُسے بھول جاتا ہوں۔ اُبْسُطْ ؛ پھیلاؤ۔ ضُمَّہُ ؛ لپٹالو، لگالو۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ میں سنتا ہوں آپ سے بہت سی باتیں پھر بھول جاتا ہوں اس کو، تو فرمایا اپنی چادر پھیلا، تو میں نے اس کو پھیلادیا تو آپؐ نے اپنے ہاتھ سے اس میں ڈال دیا پھر فرمایا کہ لپٹالو پھر میں نے اُسے لپٹالیا تو نہیں بھولا اس کے بعد کچھ۔ (تجرید البخاری)

بَابٌ فِی الْاِسْتِخَارَۃِ

استخارہ کے بارے میں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : وَرَبُّکَ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ وَیَخْتَارُ مَاکَانَ لَھُمُ الْخِیَرَۃُ ۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۔ (القصص ۔ آیت ۶۸)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تمہارا پروردگار پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے (اور جس کو) چاہتا ہے اختیار کرتا ہے۔ اُن لوگوں کیلئے کوئی اختیار نہیں۔ اللہ پاک ہے اور ان چیزوں سے برتر ہے جن کو وہ شریک کررہے ہیں۔

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : وَمَاکَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَۃٍ اِذَا قَضَی اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَمْرًا اَنْ یَّکُوْنَ لَھُمُ الْخِیَرَۃُ مِنْ اَمْرِھِمْ ۔ (الاحزاب ۔ آیت ۳۶)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب کسی کام کا اللہ اور رسول فیصلہ کردے تو کسی ایماندار مرد یا عورت کیلئے یہ بات سزاوار نہیں کہ اس کو اپنے معاملہ میں کوئی اختیار ہو۔

إِسْتَفْتِ نَفْسَكَ وَ إِنْ أَفْتَاكَ الْمُفْتُوْنُ (تخ عن وابصة) کنز العمال کتاب العلم)۔

لغات: إِسْتَفْتِ نَفْسَكَ: اپنے دل سے پوچھ۔

ترجمہ: اپنے نفس سے پوچھ اور اطمینان کر اگر تجھے فتویٰ دینے والے بھی فتویٰ دیں۔

عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ "مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ اٰدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهُ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ اٰدَمَ تَرْكُهُ اسْتِخَارَةَ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ اٰدَمَ سَخَطُهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهُ۔

(رواہ احمد۔ والترمذی۔ والحاکم۔ مشکوۃ)

لغات: مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ اٰدَمَ: آدمی کی خوش بختی۔ رِضَاهُ: اس کا راضی ہوجانا۔ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ اٰدَمَ: آدمی کی بدنصیبی۔ سَخَطُهُ: اس کی ناراضگی، نارضامندی۔

ترجمہ: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا نبی ﷺ نے آدمی کی نیک بختی اس بات میں ہے کہ وہ اس چیز پر راضی رہے جس کا اللہ نے اس کیلئے فیصلہ کردیا اور آدمی کی بدبختی اس بات میں ہے کہ وہ نیکی کو طلب کرنا چھوڑدے اور آدمی کی بدبختی اس چیز سے نارضامندی میں ہے جس کا اللہ نے فیصلہ کردیا۔

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ" الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَاحَاكَ فِيْ صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ"۔ (اخرجہ مسلم۔ والترمذی۔ تیسیر)

لغات: عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ: نیکی اور برائی کے بارے میں۔ حُسْنُ الْخُلُقِ: اچھے اخلاق۔ وَالْإِثْمُ: اور گناہ، برائی۔ مَاحَاكَ فِيْ صَدْرِكَ: جو تیرے دل میں کھٹکے۔ وَكَرِهْتَ: اور تو ناپسند کرے، ناچاہے۔

ترجمہ: نواس بن سمعانؓ سے مروی ہے میں نے پوچھا نبی ﷺ سے نیکی اور بدی کے متعلق تو فرمایا اچھے اخلاق نیکی ہے اور برائی وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور اس پر لوگوں کو مطلع ہونے کو تو ناپسند کرے۔

(ترمذی اور مسلم نے اس کی تخریج کی۔ تیسیر)

يَا أَنَسُ إِذَا هَمَمْتَ بِأَمْرٍ فَاسْتَخِرْ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهِ سَبْعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ انْظُرْ إِلَى الَّذِيْ سَبَقَ إِلَى قَلْبِكَ فَإِنَّ الْخَيْرَ فِيْهِ۔ (ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ۔ عن انس۔ کنز)

لغات: إِذَا هَمَمْتَ: جب تو ارادہ کرے۔ فَاسْتَخِرْ: تو خیر طلب کر۔

ترجمہ: حضرت انسؓ سے مروی ہے، فرمایا نبی ﷺ نے اے انس جب تو کوئی کام کا ارادہ کرے تو اس میں سات بار اپنے عزت وجلال والے پروردگار سے خیر طلب کر پھر غور کر اس چیز کی طرف جو تیرے دل کی طرف سبقت کرتی ہے کیونکہ بھلائی اسی میں ہے۔ (کنز العمال)

إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۔ اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ (وَيُسَمِّيْهِ بِاسْمِهٖ) خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَ مَعَاشِيْ وَ عَاقِبَةِ أَمْرِيْ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِيْ بِهٖ ۔ (حم بخاری عن جابر ۔ کنز)

لغات : إِذَا هَمَّ ، جب کوئی اہم کام پیش آئے ۔ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ، نفل ۔ أَسْتَخِيْرُكَ ، تجھ سے خیر طلب کرتا ہوں۔ أَسْتَقْدِرُكَ ، تجھ سے قدرت طلب کرتا ہوں ۔ مِنْ فَضْلِكَ ، تیرے فضل سے ۔ فِيْ دِيْنِيْ وَ مَعَاشِيْ ، میرے دین اور میری زندگی میں ۔ فَاقْدُرْهُ لِيْ ، تو میرے لئے مقدر کردے ۔ وَيَسِّرْهُ ، اور اسے آسان کردے ۔ فَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ ، تو مجھے اس سے پھیردے ۔

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے مروی ہے جب ارادہ کرے تم میں کا کوئی شخص کسی کام کا تو علاوہ فرض کے دو رکعت پڑھے (یعنی دو رکعت نفل پڑھے) پھر چاہئے کہ کہے یا اللہ میں خیر طلب کرتا ہوں تجھ سے ، تیرے علم سے اور قدرت طلب کرتا ہوں تجھ سے تیری قدرت سے اور تجھ سے تیرے فضل عظیم میں سے مانگتا ہوں کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا اور تو جانتا ہے میں نہیں جانتا اور تو تمام غیبوں کا خوب جاننے والا ہے ۔ یا اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (اس کا نام لے) بہتر ہے میرے لئے ، میرے دین ، میری معاش اور میرے انجام کار کے لحاظ سے تو اس کو میرے لئے مقدر فرمادے اور اس کو آسان کردے پھر اس میں مجھے برکت دے ۔ یا اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے برا ہے ، میرے دین میری معاش میرے انجام کار کے لحاظ سے تو مجھے اس سے پھیر دے اور اس کو مجھ سے پھیر دے اور میرے لئے بھلائی مقدر فرمادے وہ جہاں کہیں بھی ہو اور اس کام کے کرنے میں مجھ کو راضی کر اور مجھ سے راضی ہوجا۔

بَابٌ فِي الْوَسْوَسَةِ وَحَدِيْثِ النَّفْسِ وَ تَقَلُّبِ الْقَلْبِ

وسوسہ اور دلی باتوں کے بارے میں اور دل کے تغیر میں

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۔ (البقرۃ ۔ آیت ۲۶۳)

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمْ ، شیطان تم سے وعدہ کرتا ہے ، ڈراتا ہے ۔ اَلْفَقْرَ ، فقیری سے ، ناداری سے ، تنگدستی سے ۔ اور بہکاتا ہے کہ خیر خیرات کروگے تو مفلس و نادار ہوجاؤ گے ۔ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ ، اور تم کو حکم دیتا ہے ظاہر بظاہر بری بات کا ۔ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ ، اور اللہ تم سے وعدہ کرتا ہے ، تم کو امید دلاتا ہے ۔ مَغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ، اپنی خطا پوشی و فضل و کرم کی ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: شیطان تم کو فقیری سے ڈراتا ہے اور بے حیائی کی باتوں کا حکم دیتا ہے اور اللہ تم سے اپنی خطاپوشی اور مغفرت اور فضل وکرم کا وعدہ کرتا ہے۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝ (النَّاس)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم کہو! میں پناہ لیتا ہوں لوگوں کے پروردگار کی (سب کے پالنے والے کی)۔ (وہ صرف کھلانے پلانے والا ہی نہیں)۔ (جو) لوگوں کا بادشاہ (ہے) (حاکم علی الاطلاق ہے)۔ تمام لوگوں کا معبود (سب کا خدا)۔ شر سے وسوسے ڈال کر چھپ جانے والے کے۔ جو لوگوں کے (یا غافلوں کے) سینوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔ وہ جنوں میں سے بھی ہیں اور آدمیوں سے بھی۔

اکثر وسوسے اچھا کھانے اچھا پہننے اور جماع کے ہوتے ہیں جو نزولی اور پستی کے ہوتے ہیں۔ صوفیہ کے پاس خطرات چار قسم کے ہوتے ہیں۔ شیطانی۔ نفسانی۔ ملکی۔ رحمانی۔

خطرۂ شیطانی:- بداعتقادی، گناہ، بے صبری، بے توکلی، تقدیر الٰہی سے نارضامندی پر برانگیختہ کرتا ہے۔

خطرۂ نفسانی:- کھانے پینے اور جماع کے لئے ہوتا ہے۔ چونکہ نفس کا مطالبہ فطری ہوتا ہے اس لئے ہزار ہٹائیں یہ خطرہ نہیں ہٹتا۔ شیطان نفس سے سازش کر لیتا ہے اور مقصودِ نفس ناجائز وسائل سے حاصل کرنے کے لئے اکساتا، برانگیختہ کرتا ہے۔ نفس غریب ایک قسم کا جانور ہے، بہیمی صفت ہے۔ اس کو جائز، ناجائز سے کوئی غرض نہیں۔ جس طرح ہوا اس کا مقصد پورا کیا جائے۔ مگر نفس میں ایک قابلِ تعریف وصف بھی ہے۔ جس چیز کی عادت ڈالی جائے۔ جیسے تربیت کی جائے پھر اس کے موافق کام کرے گا۔ چند روز نماز کی عادت کیجئے۔ پھر دیکھئے کہ نماز کا وقت آیا اور نفس مستعد ہوگیا۔ چند روز تہجد کو اٹھیے پھر وقت آیا اور آنکھ کھل گئی۔ ٹھنڈے پانی سے نہا کر وضو کر کے نماز پڑھنے کو نفس تیار۔ نہ چون ہے نہ چرا۔

اَلنَّاس: لوگ۔ ہوسکتا ہے لامِ استغراق ہو اور الناس کا اصل النّاسی ہو۔ یعنی بھولنے والے۔ اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ جو لوگ ہمیشہ پاسِ انفاس کرتے ہیں، دوامِ حضور ان کا خاصہ ہے۔ یادِ حق میں وہ محو رہتے ہیں۔ ان کے پاس شیطان پھٹک نہیں سکتا۔ نہ اس کے وسوسے ان پر چل سکتے ہیں۔ خانۂ خالی را دیو می گیرد۔

جس کے من میں سائیں بسا ہو　　دوجا کون سمائے　　(حضرت صدیق)

یاد رکھو کہ آگ میں سے گرمی اور برف میں سے سردی پھیلتی ہے۔ عطر میں سے خوشبو، پلیدی میں سے بدبو منتشر ہوتی ہے۔ اسی طرح نیک میں سے نیکی کا بد میں سے بدی کا تموج ہوتا ہے۔ اگر پانی کی سطح پر دو کنکر ڈالے جائیں۔ ان میں سے ایک بڑا ہو اور دوسرا چھوٹا۔ ان کے گرنے سے جو تموج ہوگا اور دائرے پیدا ہوں گے بڑے کا بڑا دائرہ اور قوی ہوگا اور چھوٹے کے دائرے کو مضمحل کر کے اپنے دائرے میں مستحیل کر لے گا۔ اسی طرح بہت نیک آدمی کی صحبت سے معمولی بُرا آدمی نیک ہوجائے گا۔ بہت بُرے کی صحبت سے معمولی اچھا آدمی بھی بُرا ہوجائے گا۔ الطبع یسرق من الطبع۔ طبیعت طبیعت سے اثر لیتی ہے۔

خواہ شیطان سے ہو یا شیطان صفت انسان سے ہو۔ شیطان سے بچنا اتنا دشوار نہیں جتنا ان شیطانی صفت انسانوں سے۔

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست ۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : وَاِمَّا یَنْزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۔ (ال عمران ۔ آیت ۲۰۰)

وَاِمَّا یَنْزَغَنَّکَ : اور اگر تم کو چھیڑیں ۔ تم کو ستائیں ۔ مِنَ الشَّیْطٰنِ : شیطان سے ۔ نَزْغٌ : چھیڑ ۔ وسوسہ ۔ اس کے قریب ہیں نغز اور نخس اور نسغ : شیطان تم کو چھیڑے ۔ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ : تو اللہ کی پناہ مانگو ۔ اس کی حفاظت میں آ جاؤ ۔ اِنَّهٗ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ : بے شک وہ سمیع وعلیم ہے ۔ وہ سب کی سنتا ہے ، سب کا علم رکھتا ہے ۔

ترجمہ : اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : اور اگر تم سے شیطان کچھ چھیڑ کرے تو تم اللہ کی پناہ مانگو ۔ بے شک وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے ۔ (وہ تم کو ان کے شر سے بچائے گا) ۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : فَاِنَّهَا لَا تَعْمَی الْاَبْصَارُ وَلٰکِنْ تَعْمَی الْقُلُوْبُ الَّتِیْ فِی الصُّدُوْرِ ۔ (الحج ۔ ۴۶)

فَاِنَّهَا لَا تَعْمَی الْاَبْصَارُ : یہ اِنَّهَا ضمیر قصہ ہے ۔ بات یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں ۔ وَلٰکِنْ تَعْمَی الْقُلُوْبُ : بلکہ دل اندھے ہوتے ہیں ۔ الَّتِیْ فِی الصُّدُوْرِ : جو سینوں میں ہیں ۔ یہ آنکھوں کے اندھے نہیں دل کے اندھے ہیں ۔ یہ نابینا نہیں نادان ہیں ۔

ترجمہ : اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : بات یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل اندھے ہوتے ہیں جو سینوں میں ہوتے ہیں ۔

اِنِّیْ لَاَعْلَمُ کَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا یَجِدُ لَوْ قَالَ "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ" ۔ (ح عن ابن عباس)

لغات : اِنِّیْ لَاَعْلَمُ کَلِمَةً : بے شک میں ایک کلمہ جانتا ہوں ۔ لَوْ قَالَهَا : اگر اسے کہہ لے ۔ لَذَهَبَ عَنْهُ : تو ضرور اس سے جاتا رہے گا ، دور ہو جائے گا ۔

ترجمہ : (حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے) بے شک میں ایک بات جانتا ہوں کہ اگر کوئی اس کو کہہ لے تو اس سے وہ بات جاتی رہے جو وہ (اپنے دل میں برائی سے) پاتا ہے اگر وہ کہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ (مردود شیطان سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں) ۔

عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَخَالِیْ عَلٰی عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ اِنَّ اَحَدَنَا یَعْرِضُ فِیْ صَدْرِهٖ مَا لَوْ تَکَلَّمَ بِهٖ ذَهَبَتْ اٰخِرَتُهٗ وَلَوْ ظَهَرَ لَقُتِلَ بِهٖ فَکَبَّرَتْ ثَلَاثًا قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ علیه و سلم عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِذَا کَانَ ذٰلِكَ مِنْ اَحَدِکُمْ فَلْیُکَبِّرْ ثَلَاثًا فَاِنَّهٗ لَنْ یَحُسَّ ذٰلِكَ اِلَّا الْمُؤْمِنَ ۔ (ادب المفرد)

لغات : یَعْرِضُ فِیْ صَدْرِهٖ : اس کے دل میں پیش آتی ہے ۔ لَوْ تَکَلَّمَ بِهٖ : اگر اسے کہہ لے ۔ ذَهَبَتْ اٰخِرَتُهٗ : اس کی آخرت جاتی رہے گی یعنی برباد ہو جائے گی ۔ وَلَوْ ظَهَرَ : اگر وہ اس کا اظہار کرے ۔ لَقُتِلَ بِهٖ : اس کی وجہ سے اس کا قتل کر دیا جائے ۔

ترجمہ : حضرت شہر بن حوشبؓ سے مروی ہے ، انھوں نے کہا میں اور میرے ماموں سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے ۔ انھوں نے کہا کہ ہم میں کے بعض کو اس کے سینے میں ایسی بات عارض ہوتی ہے کہ اگر وہ اس کو کہہ دے تو اس کی آخرت برباد ہو جائے ، اگر وہ ظاہر ہو جائے تو اس کی وجہ سے قتل کیا جائے تو بی بی

صاحبؓ نے تین بار تکبیر کہی (اللہ اکبر) پھر فرمایا یا رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا گیا ہے تو آپ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو ایسا ہو تو تین بار تکبیر کہے کیونکہ ایماندار ہی کو ایسے احساسات ہوتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلّی اللہ علیه وسلّم اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِیْ مَاوَسْوَسَتْ بِهٖ صُدُوْرُهَا مَالَمْ یَعْمَلْ بِهٖ اَوْیَتَکَلَّمْ ۔ (متفق علیه ۔ مشکوٰة)

لغات : تَجَاوَزَ ؛ درگزر فرمادیا۔ مَاوَسْوَسَتْ بِهٖ صُدُوْرُهَا ؛ جو وسوسے ان کے دل میں آتے ہیں۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے، فرمایا نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ نے میری اُمت سے درگزر فرما دیا ہے کہ وہ چیز جس نے اُن کے دلوں میں وسوسہ ڈالا جب تک کہ وہ اس پر عمل نہ کرے اور نہ کہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنه قَالَ جَآءَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلّی اللہ علیه وسلّم اِلَی النَّبِیِّ صلّی اللہ علیه وسلّم فَسَاَلُوْهُ اِنَّا نَجِدُ فِیْ اَنْفُسِنَا مَایَتَعَاظَمُ اَحَدُنَا اَنْ یَتَکَلَّمَ بِهٖ قَالَ اَوَقَدْ وَجَدْتُمُوْهُ قَالُوْا نَعَمْ۔ قَالَ ذَالِكَ صَرِیْحُ الْاِیْمَانِ ۔ (رواہ مسلم ۔ مشکوٰة)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے چند لوگ نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپؐ سے پوچھا کہ ہم اپنے دلوں میں ایسی چیز پاتے ہیں کہ اس کو زبان سے نکالنے میں بھی ہم میں سے ہر ایک شخص بہت بڑی بات سمجھتا ہے۔ فرمایا کیا تمہیں صحیح ایسا وجدان ہوا ہے (کیا تم نے صریح طور پر یہ بات پائی ہے) انھوں نے عرض کیا جی ہاں! فرمایا وہ تو صریح ایمان ہے۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلّی اللہ علیه و سلّم لَایَزَالُ النَّاسُ یَتَسَآءَلُوْنَ حَتّٰی یُقَالَ هٰذَا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ فَمَنْ وَجَدَ ذٰلِكَ شَیْئًا فَلْیَقُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۔ (متفق علیه ۔ مشکوٰة)

لغات : لَایَزَالُ النَّاسُ یَتَسَآءَلُوْنَ ؛ لوگ ہمیشہ پوچھتے ہی رہیں گے، سوال کرتے ہی رہیں گے۔ حَتّٰی یُقَالَ ؛ یہاں تک کہ کہہ دیا جائے گا۔ فَلْیَقُلْ ؛ تو چاہیے کہ کہے۔ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؛ میں اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان رکھتا ہوں۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے، فرمایا نبی ﷺ نے لوگ ہمیشہ سوال ہی کرتے رہیں گے یہاں تک کہ کہیں گے کہ یہ مخلوق کو تو اللہ نے پیدا کیا ہے پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا تو جو شخص ایسا کچھ پائے تو اس کو چاہیے کہ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا) کہہ دے۔ (متفق علیہ ۔ مشکوٰة)

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلّی اللہ علیه وسلّم اِنَّ لِلشَّیْطَانِ لَمَّةً بِابْنِ اٰدَمَ وَلِلْمَلَكِ لَمَّةً فَاَمَّا لَمَّةُ الشَّیْطَانِ فَاِیْعَادٌ بِالشَّرِّ وَ تَکْذِیْبٌ بِالْحَقِّ وَاَمَّا لَمَّةُ الْمَلَكِ فَاِیْعَادٌ بِالْخَیْرِ وَ تَصْدِیْقٌ بِالْحَقِّ فَمَنْ وَجَدَ ذٰلِكَ فَلْیَعْلَمْ اَنَّهٗ مِنَ اللّٰهِ فَلْیَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ الْاُخْرٰی فَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ ثُمَّ قَرَاَ "اَلشَّیْطَانُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ" ۔ (رواہ الترمذی ۔ مشکوٰة)

لغات: لِمَّۃٌ؛ خطرہ۔ فَاِیْعَادٌ بِالشَّرِّ وَ تَکْذِیْبٌ بِالْحَقِّ؛ بری باتوں پر وعدے کرتا ہے اور حق کو جھٹلاتا ہے۔ فَاِیْعَادٌ بِالْخَیْرِ وَ تَصْدِیْقٌ بِالْحَقِّ؛ بھلائیوں پر وعدہ اور حق کی تصدیق۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے فرمایا نبی ﷺ نے بے شک آدمی کو شیطان کی جانب سے ایک خطرہ ہوتا ہے شیطان کا خطرہ تو یہ ہے کہ بری باتوں پر وعدہ کرتا ہے اور حق کو جھٹلاتا ہے اور فرشتے کا یہ خطرہ ہے کہ وہ بھلائیوں پر وعدے کرتا ہے اور حق کی تصدیق کرتا ہے تو جو شخص اس طرح کا احساس کرے تو جان لے کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے لہٰذا اللہ کی تعریف کرے اور جو شخص دوسری بات کا احساس کرے تو چاہیئے کہ شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ۔

مَا مِنَ الْقَلْبِ اِلَّا وَلَہٗ سَحَابَۃٌ کَسَحَابَۃِ الْقَمَرِ بَیْنَمَا یُضِیْءُ اِذْعَلَتْہُ سَحَابَۃٌ فَاَظْلَمَ ---- الخ عَنْ عَلِیٍّ۔ (کنز)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ہر ایک دل پر بادل چھا جاتا ہے جس طرح چاند پر بادل چھا جاتا ہے اس اثناء میں کہ وہ روشنی دے رہا ہو یکا یک اس پر ایک بادل چھا جاتا ہے اور اس کو تاریک کر دیتا ہے۔۔۔۔

اِنَّ الْقُلُوْبَ بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ یُقَلِّبُھَا۔ (حم ت ک عن انس ۔ کنز العمال)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے مروی ہے بے شک دل رحمٰن کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہے وہ اس کو (جیسا چاہے) پلٹتا ہے۔ (کنز العمال)

لَیْسَ الْاَعْمٰی مَنْ یَعْمٰی بَصَرُہٗ اِنَّمَا الْاَعْمٰی مَنْ تَعْمٰی بَصِیْرَتُہٗ۔ (الحکیم ھب عن عبداللّٰہ بن جراد ۔ کنز العمال)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن جراد سے مروی ہے، اندھا وہ نہیں ہے جس کی بینائی جاتی رہے اندھا تو صرف وہ ہے جس کی بصیرت اندھی ہو جائے۔

اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی اٰنِیَۃً مِنْ اَھْلِ الْاَرْضِ وَاٰنِیَۃُ رَبِّکُمْ قُلُوْبُ عِبَادِہِ الصَّالِحِیْنَ وَاَحَبُّھَا اَرَقُّھَا۔

(طب عن ابن عیینۃ ۔ کنز)

ترجمہ: حضرت ابن عیینہؓ سے مروی ہے بے شک اللہ تعالیٰ کے زمین والوں میں سے بعض ظروف ہیں اور تمہارے پروردگار کے پاس کے برتن نیک بندوں کے دل ہیں اور زیادہ محبوب وہ ہے جو سب سے زیادہ نرم ہو۔

اِذَا طَابَ قَلْبُ الْمَرْءِ طَابَ جَسَدُہٗ وَاِذَا خَبُثَ الْقَلْبُ خَبُثَ الْجَسَدُ۔

(ابن السنی و ابونعیم فی الطب عن ابی ھریرۃ ۔ کنز)

لغات: اِذَا طَابَ؛ جب پاک ہوگیا۔ وَاِذَا خَبُثَ؛ جب گندہ ہوگیا۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے، جب کسی آدمی کا دل پاک ہوگیا تو اس کا جسم بھی پاک ہوگیا اور جب

دل گندہ ہوگیا تو جسم بھی گندہ ہوگیا۔

إِذَا وَجَدتَّ ذٰلِكَ يَعْنِي الْوَسْوَسَةَ فَارْفَعْ إِصْبَعَكَ السَّبَّابَةَ الْيُمْنٰى فَاطْعَنْهُ فِيْ فَخِذِكَ الْيُمْنٰى ۔ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ سِكِّيْنُ الشَّيْطَانِ ۔ (الحكيم والباوردى طب عن ابى المليح عن ابيه ۔ كنز العمال)

لغات : فَارْفَعْ إِصْبَعَكَ السَّبَّابَةَ ، تو اپنی شہادت کی انگلی اٹھائے ۔ فَاطْعَنْهُ ، اور اس کو چبھودے ۔ سِكِّيْنُ ، چھری ۔

ترجمہ: ابو ملیح نے اپنے والد سے روایت کی جب تو اس کو پائے یعنی وسوسہ کو تو سیدھے ہاتھ کی کلمہ کی انگلی کو اٹھا اور اپنی سیدھی ران میں چبھودے اور بسم اللہ کہہ کیونکہ وہ شیطان کیلئے چھری ہے۔ (کنز العمال)

مَامِنْ أَحَدٍ إِلَّا جُعِلَ مَعَهُ قَرِيْنٌ مِنَ الْجِنِّ قَالُوْا وَلَا أَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ (قَالَ) وَلَا أَنَا إِلَّا أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى أَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ فَلَا يَأْمُرُنِيْ إِلَّا بِخَيْرٍ ۔ (طب عن المغيرة)

ترجمہ: حضرت مغیرہؓ سے مروی ہے، تم میں کا کوئی ایسا نہیں مگر اس کے ساتھ پوشیدہ ساتھی لگادیا گیا ہے تو انھوں نے کہا کیا آپ کے (کے ساتھ) بھی یا رسول اللہ، فرمایا اور نہ میں (میرے ساتھ بھی) مگر یہ کہ اللہ نے میری امداد کی ہے اس کے مقابلہ میں تو وہ مطیع ہوگیا ہے پس نہیں حکم دیتا ہے وہ مجھے بجز بھلائی کے۔

وَلَوْ رَأَيْتُمُوْنِيْ وَإِبْلِيْسَ فَأَهْوَيْتُ بِيَدِيْ فَمَازِلْتُ أَخْنُقُهُ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ لُعَابِهِ بَيْنَ إِصْبَعَيَّ هَاتَيْنِ وَلَوْلَا دَعْوَةُ أَخِيْ سُلَيْمَانَ لَأَصْبَحَ مَرْبُوْطًا بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ يَتَلَاعَبُ بِهِ صِبْيَانُ الْمَدِيْنَةِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ لَايَحُوْلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ أَحَدٌ فَلْيَفْعَلْ ۔ (حم عن ابى سعيد ۔ كنز)

لغات : فَأَهْوَيْتُ بِيَدِيْ ؛ تو میں نے اپنا ہاتھ جھکایا۔ أَخْنُقُهُ ، اس کا گلا دباتا رہا۔ بَرْدَ لُعَابِهِ ، اس کے لعاب کی ٹھنڈک۔

ترجمہ: حضرت ابو سعیدؓ سے مروی ہے اگر تم مجھے اور ابلیس کو دیکھتے کہ میں نے اپنا ہاتھ جھکایا اور اس کا گلا دباتا رہا یہاں تک کہ میں نے پایا اس کے لعاب کی ٹھنڈک کو اپنے ان دونوں ہاتھوں کے درمیان۔ اگر بھائی سلیمان کی دعا نہ ہوتی تو وہ صبح مسجد کے ستونوں میں سے کسی ایک ستون سے بندھا ہوا ہوتا۔ مدینہ کے لڑکے اس سے کھیلتے۔ پس تم میں کا جو شخص اس بات پر قادر ہو کہ اس کے اور قبلہ کے درمیان کوئی حائل نہ ہو تو چاہیے کہ وہ ایسا کرے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضى الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلّى الله عليه وسلّم اَلشَّيْطٰنُ جَاثِمٌ عَلٰى قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ فَإِذَا ذَكَرَ اللّٰهَ تَعَالٰى خَنَسَ وَ إِذَا غَفَلَ وَسْوَسَ ۔ (اخرجه البخارى ۔ تعليقا)

لغات : جَاثِمٌ ؛ بیٹھا ہوا۔ خَنَسَ ؛ پیچھے ہٹ جاتا ہے۔

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے فرمایا نبی ﷺ نے شیطان آدمی کے دل پر بیٹھا ہوا ہے۔ پھر جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب غفلت کی تو وسوسہ ڈالتا ہے۔

بَابُ الغِنَاءِ وَمَا يَلْحَقُهُ وَمَا يَتْبَعُ الْكَلَامَ وَالْغَرَضَ وَالْبَاعِثَ وَحَالَ الْمُسْتَمِعِ

گانے اور اس کے متعلقات اور تابع کلام اور غرض وسبب اور سننے والے کے حال کے متعلق

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ ۔ (مائدۃ۔ آیت ۸۷)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا : اے ایمان والو! لَا تُحَرِّمُوْا : حرام نہ کرو، ناجائز نہ سمجھو۔ طَيِّبٰتِ : اچھی چیزوں کو۔ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ : ان اچھی چیزوں کو جن کو خدا نے حلال کیا ہے۔ لَكُمْ : تمہارے لئے۔

ترجمہ: اللہ تعالٰی فرماتا ہے: اے ایمان والو! حرام نہ مانو اُن چیزوں کو جن کو اللہ نے تمہارے لئے حلال کیا ہے۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ ۔ (اعراف ۔ آیت ۱۵۷)

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ : اور ان کے لئے اچھی چیزوں کو حلال کرتا ہے۔ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ : اور خبیث اور بری باتوں کو ان پر حرام کرتا اور روکتا ہے۔

ترجمہ: اللہ تعالٰی فرماتا ہے: اور اُن کے لئے پاک چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور ان پر ناپاک چیزوں کو حرام کرتے ہیں۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ۔ (زمر۔ آیت ۱۷، ۱۸)

فَبَشِّرْ عِبَادِ : تو تم میرے بندوں کو بشارت دے دو، خوشخبری سنا دو۔ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ : جو لوگ فرمانِ الٰہی کان دھر کر سنتے ہیں یا جو لوگوں کی باتیں ہمہ تن متوجہ ہو کر سنتے ہیں۔ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ : پھر اچھی بات کی اتباع کرتے ہیں، پیروی کرتے ہیں۔

ترجمہ: اللہ تعالٰی فرماتا ہے: (اے پیغمبر!) تم میرے بندوں کو یہ مبارکباد دے دو۔ جو لوگ کان دھر کر باتیں سنتے ہیں اور اس میں سے اچھی بات کی اتباع اور پیروی کرتے ہیں۔

یہی لوگ ہیں جن کو خدا نے ہدایت کی ہے۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۔ (محمد ۔ آیت ۳۶)

ترجمہ: اللہ تعالٰی فرماتا ہے: بے شک دنیا کی زندگی صرف کھیل تماشہ ہے (لہو ولعب کے سوا کچھ نہیں)۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلّی اللہ علیه وسلّم لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ ۔

(رواہ البخاری)

لغات: لَيْسَ مِنَّا : ہماری ڈگر پر نہیں۔ مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ : جو خوش الحانی سے نہ پڑھے۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں جو قرآن کو خوش الحانی سے نہ پڑھے۔

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلّى الله عليه وسلّم مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَیٍٔ مَا اَذِنَ لِنَبِیٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْاٰنِ يَجْهَرُ۔ (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے، فرمایا نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ نے کسی چیز کو ایسا نہیں سنا جیسا قرآن کو بہ جہر خوبی آواز کے ساتھ کسی نبی سے سنا۔

وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلّى الله عليه وسلّم حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرْاٰنَ حُسْنًا۔ (رواہ الدارمی)

ترجمہ: حضرت براء بن عاذبؓ سے مروی ہے، کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اپنی آوازوں سے قرآن کو زینت دو کیونکہ اچھی آواز قرآن کے حسن میں زیادتی کرتی ہے۔ (قرآن کے حُسن کو بڑھا دیتی ہے)۔

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّعْرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلّى الله عليه وسلّم هُوَ كَلَامٌ فَحَسَنُهُ حَسَنٌ وَقَبِيْحُهُ قَبِيْحٌ۔

(رواہ الدار قطنی وروی الشافعی عن عروۃ مرسلا)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ کے پاس شعر کا تذکرہ آیا تو آپ نے فرمایا وہ ایک کلام ہے، اس میں کا اچھا اچھا ہے اور اس میں کا برا برا۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلّى الله عليه وسلّم يَقُوْلُ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا وَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا وَاِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكَمًا وَاِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت بریدہؓ سے مروی ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ بعض بیان جادو ہوتے ہیں اور بعض دانائی، نادانی ہے اور بعض شعر حکمت والے ہوتے ہیں (سراپا حکمت ہوتے ہیں) اور بعض باتوں کے پیچھے بہت سی باتیں لگی رہتی ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلّى الله عليه وسلّم يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِی الْمَسْجِدِ يَقُوْمُ عَلَيْهِ قَائِمًا يُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْيُنَافِحُ وَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلّى الله عليه وسلّم اِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ الْحَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَانَافَحَ اَوْفَاخَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلّى الله عليه وسلّم۔ (رواہ البخاری)

لغات: يُفَاخِرُ: فخر کرتے ہیں اور مدافعت کرتے ہیں۔ اِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ: اللہ تائید کرتا ہے۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے حسانؓ کیلئے مسجد میں منبر رکھا تھا وہ اس پر کھڑے ہوتے اور رسول اللہ ﷺ کی جانب سے فخر کرتے یا مدافعت کرتے اور رسول اللہ ﷺ فرماتے

کہ اللہ تائید کرتا ہے حسان کی روح القدس سے جب تک وہ مدافعت کرتے رہتے ہیں ۔ رسول اللہ ﷺ کی جانب سے فخر کرتے رہتے ہیں ۔

وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَعْلِنُوْا هٰذَا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوْهُ فِى الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوْا عَلَيْهِ بِالدُّفُوْفِ ۔ (رواہ الترمذی)

لغات : أَعْلِنُوْا : اعلان کرو ۔ وَاضْرِبُوْا عَلَيْهِ بِالدُّفُوْفِ : اور اس کیلئے دف بجاؤ ۔

ترجمہ : حضرت عائشہؓ سے مروی ہے اس نکاح کا اعلان کرو اور اس کو مسجدوں میں کیا کرو اور اس پر دف بجایا کرو ۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ الْجُمَحِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَابَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الصَّوْتُ وَالدُّفُّ فِى النِّكَاحِ ۔ (رواہ احمد و الترمذی و النسائی و ابن ماجة)

ترجمہ : حضرت محمد بن حاطب جمحیؓ سے روایت ہے حلال اور حرام کے درمیان نکاح میں آواز اور دف کا فرق ہے ۔

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ زُفَّتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَمَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ ۔ (رواہ البخاری)

لغات : زُفَّتْ : شب زفاف کیلئے بھیجی گئی ۔ لَهْوٌ : گانا بجانا ۔ يُعْجِبُهُمْ : انھیں پسند ہے ۔

ترجمہ : حضرت عائشہؓ سے مروی ہے ایک عورت انصار میں سے ایک شخص کے ساتھ شب زفاف کیلئے بھیجی گئی تو نبی ﷺ نے فرمایا کیا تمہارے پاس گانا بجانا نہ تھا کیونکہ انصار کو گانا بجانا پسند آتا ہے ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْمُ عَلٰى بَابِ حُجْرَتِيْ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ بِالْحِرَابِ فِى الْمَسْجِدِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَسْتُرُنِيْ بِرِدَائِهٖ لِأَنْظُرَ إِلٰى لَعِبِهِمْ بَيْنَ أُذُنِهٖ وَعَاتِقِهٖ ثُمَّ يَقُوْمُ مِنْ أَجْلِيْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَنَا الَّتِيْ أَنْصَرِفُ فَاقْدُرُوْا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيْثَةِ السِّنِّ الْحَرِيْصَةِ عَلَى اللَّهْوِ ۔

(متفق علیہ)

لغات : يَلْعَبُوْنَ بِالْحِرَابِ : نیزوں کے کرتب دکھاتے ہیں ۔ يَسْتُرُنِيْ : مجھے چھپاتے ہیں ۔ مِنْ أَجْلِيْ : میرے لئے ۔ فَاقْدُرُوْا : تو اندازہ لگاؤ ۔

ترجمہ : حضرت بی بی عائشہؓ نے فرمایا قسم خدا کی میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ میرے حجرے کے پاس قیام فرماتے ہیں اس حال میں کہ حبشی لوگ نیزوں سے کھیلتے ہیں (نیزوں کے کرتب دکھاتے ہیں) اور رسول اللہ ﷺ مجھے چھپائے ہوتے ہیں اپنے کان اور کندھوں کے درمیان اپنی چادر سے تاکہ میں ان کا کھیل دیکھوں پھر آپ میری وجہ سے کھڑے رہتے ہیں یہاں تک کہ میں ہی وہ ہوتی ہوں جو لوٹ جائے بس اندازہ لگالو ایک کمسن کھیل کود پر حریص لڑکی کا ۔

خُذُوْا التَّعَلُّمَ يَهُوْدُ إِنَّ فِىْ دِيْنِنَا فُسْحَةً وَإِنِّيْ بُعِثْتُ بِالْحَنِيْفِيَّةِ السَّمْحَةِ ۔ (الدیلمی عن عائشة) ۔

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے مروی ہے اس بات کو مضبوطی سے پکڑلو تا کہ یہود جان لیں کہ ہمارے دین میں وسعت ہے اور میں آسان یکسو دین کے ساتھ بھیجا گیا ہوں۔ (دیلمی)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ اَبَابَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِيْ اَيَّامِ مِنًى تُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ وَفِيْ رِوَايَةٍ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهِ فَانْتَهَرَهُمَا اَبُوْبَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ دَعْهُمَا يَااَبَابَكْرٍ! فَاِنَّهَا اَيَّامُ عِيْدٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَا اَبَابَكْرٍ اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَهٰذَا عِيْدُنَا۔ (متفق علیہ)

لغات: جَارِيَتَانِ ؛ دو کمسن لڑکیاں۔ تُدَفِّفَانِ ؛ باجا بجارہی تھی۔ مُتَغَشٍّ ؛ اوڑھے ہوئے۔ فَانْتَهَرَهُمَا ؛ تو ان دونوں لڑکیوں کو ڈانٹا۔

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ ابوبکر ان کے پاس آئے اور ہمارے پاس دو لڑکیاں تھیں جو دف بجارہی تھیں منٰی کے زمانہ میں اور ایک روایت میں ہے کہ گا رہی تھیں اُن اشعار کو جو یوم بعاث کے متعلق انصار نے کہا تھا (بعاث مقام کا نام ہے جہاں جنگ ہوئی تھی) اور نبی ﷺ کپڑا اوڑھے ہوئے تھے۔ ابوبکر نے دونوں کو ڈانٹا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے چہرۂ مبارک سے چادر ہٹائی پھر فرمایا اے ابوبکر! انہیں چھوڑ دو کیونکہ عید ہے اور ایک روایت میں ہے اے ابوبکر! ہر قوم کیلئے ایک عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و سلّم فِيْ مَغَازِيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ كُنْتُ نَذَرْتُ اِنْ رَدَّكَ اللّٰهُ صَالِحًا اَنْ اَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالدُّفِّ وَاَتَغَنّٰى قَالَ لَهَا اِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِيْ وَاِلَّا لَا فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَاَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ اِسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلّم اِنَّ الشَّيْطَانَ يَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ! اِنِّيْ كُنْتُ وَهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلْتَ اَنْتَ يَا عُمَرُ! اَلْقَتِ الدُّفَّ۔

(رواہ احمد والترمذی وصححہ)

لغات: اِنِّيْ كُنْتُ نَذَرْتُ ؛ میں نے منت مانی تھی۔ اِنْ رَدَّكَ اللّٰهُ صَالِحًا ؛ اگر اللہ آپ کو صحیح سلامت واپس لوٹائے۔ بَيْنَ يَدَيْكَ ؛ آپ کے سامنے۔

ترجمہ: حضرت بریدہؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ غزوات کیلئے نکلے جب آپؐ واپس تشریف لائے تو ایک کالی عورت آئی اس نے رسول اللہ ﷺ سے کہا اے اللہ کے رسول! میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو بصحت و سلامتی واپس لائے تو میں آپ کے حضور میں دف بجاؤں گی اور گانا گاؤں گی۔ آپؐ نے اس سے فرمایا اگر تو نے نذر مانی ہے تو بجالے اور گالے ورنہ نہیں پس اس

نے دف بجانا شروع کیا۔ اس دوران ابوبکر صدیقؓ تشریف لائے وہ بدستور دف بجاتی رہی۔ بعد ازاں علیؓ تشریف لائے۔ وہ عورت اپنے شغل میں مصروف رہی۔ پھر عثمانؓ تشریف لائے وہ بدستور دف بجاتی رہی۔ اس کے بعد عمرؓ تشریف لائے تو دف کو گھبرا کر ڈال دیا اور اس کے اوپر بیٹھ گئی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شیطان تم سے خوف کھاتا ہے اے عمر! آپ نے فرمایا میری موجودگی میں یہ دف بجاتی رہی حتیٰ کہ ابوبکرؓ آئے پھر بھی بجاتی رہی۔ بعد ازاں علیؓ آئے پھر بھی بجاتی رہی۔ بعد ازاں عثمانؓ آئے پھر بھی بجاتی رہی لیکن جب تم آئے اے عمر تو اس نے دف کو رکھ دیا۔

(اس کی روایت احمد اور ترمذی نے کی)

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى قَرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ وَأَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ فِي عُرْسٍ إِذَا جَوَارٍ يُغَنِّينَ فَقُلْتُ أَيْ صَاحِبَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَهْلِ بَدْرٍ يُفْعَلُ هٰذَا عِنْدَكُمْ فَقَالَا اجْلِسْ إِنْ شِئْتَ فَاذْهَبْ فَإِنَّهُ قَدْ رُخِّصَ لَنَا اللَّهْوُ عِنْدَ الْعُرْسِ۔ (رواہ النسائی)

لغات: فِي عُرْسٍ: شادی میں۔ جَوَارٍ: کم عمر لڑکیاں۔

ترجمہ: حضرت عامر بن سعدؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں قرظہ بن سعد اور ابوسعید انصاری کے پاس ایک شادی میں گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ لونڈیاں گا رہی ہیں۔ میں نے کہا اے رسول اللہ ﷺ کے صاحبو! اور شریک جنگ بدر رہنے والو! تم لوگوں کے پاس یہ کام کیا جاتا ہے تو ان دونوں نے کہا کہ اگر تو چاہتا ہے تو بیٹھ ورنہ چلا جا کیونکہ ہم کو شادی میں گانے کی اجازت ملی ہے۔ (نسائی نے اس کی روایت کی)

اہل علم کی جماعتوں میں سے بعض نے اس بارے میں کئی تصنیفات لکھی ہیں لیکن ان کو اہل علم کی ایک جماعت نے ضعیف سمجھا ہے یہاں تک کہ ابن حزم نے کہا کہ اس بارے میں کوئی حدیث کسی بھی صحت پر نہیں اترتی ہے اور ہر وہ چیز جو اس بارے میں ہے وہ موضوع ہے اور انھوں نے دعویٰ کیا ہے کہ ابو عامر اور ابو مالک الاشعری کی حدیث مذکورہ بالا منقطع ہے۔ بخاری اور ہشام کے درمیان اور گانے کے بارے میں لہو ولعب کے آلات اور ان کے بغیر کے متعلق بھی اختلاف کیا گیا ہے۔ جمہور اس کی حرمت کی طرف گئے ہیں۔ مذکورہ بالا احادیث سے استدلال کرتے ہوئے اور مدینہ والے اور علمائے ظاہر میں سے جو ان کے موافق ہیں اور صوفیہ کی ایک جماعت گانا سننے کی اجازت کی جانب گئی ہیں اگرچہ بانسری اور باجے کے ساتھ ہو اور رویانی حسن القفال نے بھی بیان کیا ہے مالک ابن انس کا مذہب باجے کے ساتھ گانے کو جائز رکھتا ہے اور جائز بتانے والے ابو مالک اور ابو عامر کی حدیث کی اسناد میں صدقہ بن خالد اور علی ابن جنید ہیں جنھوں نے یحییٰ ابن معین سے روایت کی ہے وہ قابل اعتبار نہیں اور مزی نے احمد سے جو روایت کی ہے ٹھیک نہیں ہے۔ و نیز "مستحلون" کا لفظ تحریم کیلئے صریح نہیں ہے۔ ابوبکر ابن عربی نے اس کے کئی معنی بیان کئے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ گانے والا یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ یہ حلال ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ وہ مجاز مرسل ہے ان امور کے استعمال کیلئے۔

حاشیہ (۱) قال الشَّوْکانی فِیْ نَیْلِ الْاَوْطَارِ جلد (۷)

قَدْ وَضَعَ جَمَاعَةٌ مِن اهلِ العِلمِ فی ذٰلِكَ مُصَنَّفَاتٍ وَلٰكِنَّهُ ضَعَّفَهَا جَمِيْعًا بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ حَتّٰى قَالَ ابْنُ حَزْمٍ اَنَّهُ لَايَصِحُّ فِی الْبَابِ حَدِيْثًا اَبَدًا وَكُلُّ مَافِيْهِ فَمَوْضُوْعٌ وَزَعَمَ اَنَّ حَدِيْثَ اَبِیْ عَامِرٍ وَ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ الْمَذْكُوْرِ مُنْقَطِعٌ فِيْمَا بَيْنَ الْبُخَارِيِّ وَهِشَامٍ وَقَدِ اخْتُلِفَ فِی الْغِنَاءِ مَعَ آلَةٍ مِنَ الآلاتِ الْمَلَاهِیْ وَبِدُوْنِهَا فَذَهَبَ الْجُمْهُوْرُ اِلَى التَّحْرِيْمِ مُسْتَدِلِّيْنَ بِمَا سَلَفَ وَذَهَبَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ وَافَقَهُمْ مِن عُلَمَاءِ الظَّاهِرِ وَ جَمَاعَةٌ مِنَ الصُّوْفِيَّةِ اِلَى التَّرَخُّصِ فِی السَّمَاعِ وَلَوْ مَعَ الْعُوْدِ وَالْيَرَاعِ وَحَكَى الرُّوْيَانِیْ حَسَنُ الْقَفَّالِ اَنَّ مَذْهَبَ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ اِبَاحَةُ الْغِنَاءِ بِالْمَعَازِفِ قَالَ الْمُجَوِّزُوْنَ اَمَّا حَدِيْثُ اَبِیْ مَالِكٍ اَوْ اَبِیْ عَامِرٍ فَفِیْ اِسْنَادِهِ صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ وَ عَلِیُّ بْنُ الْجُنَيْدِ عَنْ يَحْيٰى بن مَعِيْنٍ اَنَّهُ لَيْسَ بِشَیْءٍ - ورَوَى المزی عن احمد اَنَّه لَيْس بِمُسْتَقِيْمٍ وَاَيْضًا اَنَّ لَفْظَةَ "يستحلون" لَيْسَتْ نَصًّا فِی التَّحْرِيْمِ فَقَدْ ذَكَرَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ الْعَرَبِیْ لِذٰلِكَ مَعَانِیْ اَحَدُهُمَا الْمَعْنَی يَعْتَقِدُ اَنَّ ذٰلِكَ حَلَالٌ - الثانی اَن يَكُوْنَ مَجَازاً عَنِ الْاِسْتِرْسَالِ فی استعمال تِلْكَ الامور -

وَاَيْضًا اَنَّ الْمَعَازِفَ مُخْتَلَفٌ فِیْ مَدْلُوْلِهَا - فَقِيْلَ اِنَّهَا آلاتُ الْمَلَاهِیْ وَعَنِ الْجَوْهَرِيِّ اَنَّهَا الْغِنَاءُ وَالَّذِیْ فِی الصِّحَاحِ اَنَّهَا اللَّهْوُ وَفِیْ حَوَاشِی الدِّمْيَاطِیْ الْمَعَازِفُ الدُّفُوْفُ وَيُطْلَقُ عَلَى الْغِنَاءِ عَزْفٌ وَعَلٰى كُلِّ لَعِبٍ عَزْفٌ وَاِذَا كَانَ اللَّفْظُ مُحْتَمِلًا لَايَكُوْنُ لِلْآلَةِ وَبِغَيْرِ الْآلَةِ لَمْ يَنْتَهِضْ لِلْاِسْتِدْلَالِ وَاَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ و زمارة الراعی فَحَدِيْثٌ مُنْكَرٌ وَاَيْضًا لَوْكَانَ سَمَاعُهُ حَرَامًا لَمَا اَبَاحَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ عُمَرَ وَلَا ابْنُ عُمَرَ لِنَافِعٍ وَلَنَهٰى عَنْهُ وَاَمَرَ بِكَسْرِ الْآلَةِ لِاَنَّ تَاْخِيْرَ الْبَيَانِ عَنْ وَقْتِ الْحَاجَةِ لَايَجُوْزُ - وَاَمَّا سَدُّهُ صلى الله عليه وسلم لِسَمْعِهِ فَيحتمل اَنَّهُ كَمَاكَانَ يَتَجَنَّبُ كَثِيْراً مِنَ الْمُبَاحَاتِ كَمَا تَجَنَّبَ اَنْ يَبِيْتَ وَفِیْ بَيْتِهِ دِرْهَمٌ اَوْ دِيْنَارٌ قَالَ ابْنُ النَّحْوِیْ فِی الْعُمْدَةِ وَقَدْرُوِیَ الْغِنَاءُ وَسَمَاعُهُ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ فَمِنَ الصَّحَابَةِ عُمَرُ رَوَاهُ اِبْنُ عَبْدِالْبَرِّ وَغَيْرُهُ - وَعُثْمَانُ كَمَا نَقَلَهُ الْمَاوَرْدِیْ وَ صَاحِبُ الْبَيَانِ وَالرَّافِعِیْ - وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ كَمَا رَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ - وَاَبُو عبيدةُ ابْنُ الْجَرَّاحِ كَمَا اَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِیْ وَابْنُ مَاجَةَ وَ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَالْوَاحِدِیْ وَبِلَالٌ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْاَرْقَمِ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ كَمَا اَخْرَجَهُ البيهقی اَيْضًا وَحَمْزَةُ كَمَا فِی الصَّحِيْحِ وَابْنُ عُمَرَ كَمَا اَخْرَجَهُ ابْنُ طَاهِرٍ وَالْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ كَمَا اَخْرَجَهُ اَبُوْنُعَيْمٍ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ كَمَا رَوَاه ابْنُ عَبْدِالْبَرِّ وَعَبْدُاللّٰهِ بن الزُّبَيْرِ كَمَا نَقَلَهُ اَبُوْطَالِبِ الْمَكِّیُّ وَحَسَّانُ كَمَا رَوَاهُ اَبُوالْفَرَجِ الْاَصْبَهَانِیُّ - وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَ كَمَا رَوَاهُ الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ وَ قُرْظَةُ بْنُ كَعْبٍ كَمَا رَوَاهُ ابْنُ قُتَيْبَةَ وَخَوَّاتُ بْنُ جُبَيْرٍ - رباحُ المعترف كما اخرجه صَاحِبُ الْاَغَانِیْ وَالْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ كَمَا حَكَاهُ اَبُوْ طَالِبِ الْمَكِّیُّ وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ كَمَا حَكَاهُ الْمَاوَرْدِیُّ وَعَائِشَةُ وَالرُّبَيِّعُ كَمَا فِیْ صَحِيْحِ الْبُخَارِیْ وَغَيْرِهٖ وَالتَّابِعُوْنَ فَسَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَسَالِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَسَّانٍ وَخَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ وَ شُرَيْحٌ الْقَاضِیْ - وَسَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَ عَامِرٌ الشَّعْبِیُّ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِیْ عَتِيْقٍ وَعَطَاءُ بْنُ اَبِیْ رَبَاحٍ "١"

وَمُحَمَّدُ بْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ وَ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الزُّهْرِيُّ وَاَمَّا تَابِعُوْهُمْ فَخَلْقٌ لَايُحْصَوْنَ، مِنْهُمُ الْاَئِمَّةُ الْاَرْبَعَةُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَجُمْهُوْرُ الشَّافِعِيَّةِ ــ اِنْتَهٰى اُصُوْلُ كَلَامِ ابْنِ النَّحْوِيِّ وَاخْتَلَفَ هٰؤُلَاءِ الْمُجَوِّزُوْنَ فَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ بِكَرَاهَتِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ بِاسْتِحْبَابِهٖ قَالُوْا لِكَوْنِهٖ يَرِقُّ الْقَلْبَ وَيُهَيِّجُ الْاَحْزَانَ وَالشَّوْقَ اِلَى اللّٰهِ۔ هٰذَا مَالَخَّصْتُهُ مِنْ نَيْلِ الْاَوْطَارِ لِلشَّوْكَانِيِّ وَذَكَرَ الشَّيْخُ الْاَجَلُّ عَبْدُالْوَاحِدِ الْبِلْجِرَامِيُّ فِيْ سَبْعِ سَنَابِلَ قَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ الْعَلَّامَةُ كَمَالُ الدِّيْنِ اَبُوالْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ تَغْلِبَ الْاَقْوَى اِمَامُ الْاِمَامِ اَبُوْحَنِيْفَةَ فَحَكَى صَاحِبُ التَّذْكِرَةِ الْحَمْدُوْنِيَّةِ اَنَّهٗ سُئِلَ هُوَ وَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْغِنَاءِ فَقَالَا لَيْسَ مِنَ الْكَبَائِرِ وَلَا مِنْ اَسْوَءِ الصَّغَائِرِ وَذَكَرَ ابْنُ قُتَيْبَةَ اَنَّهٗ ذُكِرَ عِنْدَ اَبِيْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ الْغِنَاءُ فَذَكَرَ قِصَّةَ جَارِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَهِيَ مَاحَكَاهُ ابْنُ قُتَيْبَةَ وَغَيْرُهٗ اَنَّهٗ كَانَ لَهٗ جَارٌ كَانَ كُلَّ لَيْلَةٍ يُغَنِّيْ بِهٰذَا الشِّعْرِ

اَضَاعُوْنِيْ وَاَيَّ فَتًى اَضَاعُوْا لِيَوْمِ كَرِيْهَةٍ وَسِدَادِ ثَغْرِ

وَكَانَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ يَسْتَمِعُ اِلَيْهِ وَاَنَّهٗ فَقَدَ صَوْتَهٗ لَيْلَةً فَسَاَلَ عَنْهُ فَقِيْلَ وُجِدَ بِاللَّيْلِ وَسُجِنَ فِيْ سِجْنِ الْاَمِيْرِ عِيْسٰى فَلَبِسَ عِمَامَتَهٗ وَتَوَجَّهَ اِلَى الْاَمِيْرِ وَشَفَّعَ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ لَهٗ اَبُوْ حَنِيْفَةَ اَضَعْنَاكَ يَافَتٰى قَالَ بَلْ حَفِظْتَ وَتَمَامُ هٰذَا اَنَّهٗ قَالَ لَهٗ فَصِرْ اِلٰى مَاكُنْتَ عَلَيْهِ مِنْ غِنَائِكَ وَاَيْنَاسِنَا وَحَكَى الْحَافِظُ فِيْ رِسَالَتِهٖ عَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ اَنَّهٗ كَانَ يَحْضُرُ مَجْلِسَ هَارُوْنَ الرَّشِيْدِ وَفِيْهِ الْغِنَاءُ فَبَكٰى اَحْيَانًا وَفِيْ مُلْتَقَى الْاَبْحُرِ اَنَّ الْاِمَامَ دُعِيَ اِلٰى وَلِيْمَةٍ فِيْهَا لَهْوٌ قَالَ الْاِمَامُ اُبْتُلِيْتُ بِهٖ مَرَّةً فَصَبَرْتُ۔ اِنْتَهٰى۔ قَالَ اَبُوْ مُسْهِرٍ عُبَيْدُاللّٰهِ وَهُوَ صَاحِبُ كُلِّ مُعْضَلَةٍ وَقَالَ ابْنُ مَعِيْنٍ ضَعِيْفٌ وَقَالَ مَرَّةً لَيْسَ بِشَيْءٍ وَقَالَ ابْنُ الْمَدِيْنِيِّ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ وَقَالَ ابْنُ حِبَّانَ رَوٰى مَوْضُوْعَاتٍ عَنِ الْاَثْبَاتِ وَاِذَا رَوٰى عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ اَتٰى بِالطَّامَّاتِ قَالَ الْبُخَارِيُّ عَلِيُّ بْنُ يَزِيْدَ ضَعِيْفٌ (الشوكانی)۔

حاشیہ ۱؎ اور نیز معازف کے معنی میں اختلاف ہے معنی مختلف فیہ ہیں بعضوں نے کہا کہ وہ اس کے معنی آلات لہو ہیں اور جوہری سے مروی ہے کہ وہ گانا ہے اور صحاح میں ہے کہ اس کے معنی لہو ہیں ۔ دمیاطی کے حاشیہ میں اس کے معنی دف کے ہیں اور گانے پر بھی لفظ ''عزف'' بولا جاتا ہے اور ہر کھیل کی چیز کو بھی عزف کہتے ہیں اور جب لفظ میں اس بات کا احتمال ہے کہ وہ کسی آلہ کیلئے ہے یا بغیر آلے کیلئے ہے تو دلیل قائم نہیں ہو سکتی اور ابن عمر کی حدیث میں جو چرواہے کی بانسری کا ذکر ہے وہ حدیث منکر ہے (دوسری احادیث کے مخالف ہے) و نیز اگر اس کا سننا حرام تھا تو رسول اللہ ﷺ ابن عمر کے سننے کو جائز نہ رکھتے اور نہ ابن عمر نافع کیلئے جائز رکھتے اور ان کو اس سے منع فرماتے اور اس آلہ کو توڑنے کا حکم فرماتے کیونکہ جس وقت بیان کرنے کی ضرورت ہو اس وقت بیان نہ کرنا جائز نہیں لیکن رسول اللہ ﷺ کا اپنے گوشِ مبارک بند کر لینا احتمال رکھتا ہے اس بات کا جس طرح آپ بہت سے مباحات سے پرہیز فرماتے تھے یہ بھی اسی قسم سے تھا جس طرح آپ گھر میں کوئی درہم یا دینار رکھ کر رات گزارنے سے اجتناب فرمایا کرتے تھے ۔ ابن نحوی نے کتاب عمدہ میں لکھا ہے کہ گانا اور اس کا سننا صحابہ اور

تابعین کی ایک جماعت سے مروی ہے۔ صحابہ میں سے حضرت عمرؓ ہیں اس کو ابن عبدالبر وغیرہ نے روایت کی ہے اور حضرت عثمانؓ ہیں جس کو ماوردی اور صاحب البیان اور رافعی نے نقل کیا ہے اور عبدالرحمٰنؓ بن عوف ہیں جس طرح کہ ابن شیبہ نے روایت کی اور ابوعبیدہ بن جراحؓ ہیں جس طرح بیہقی اور ابن ماجہ نے تخریج کی ہے اور سعید بن منصور اور واحدی اور بلال اور عبداللہ بن ارقم اور اسامہ بن زید ہیں جس کو بھی بیہقی نے لکھا ہے اور حمزہؓ ہیں جس طرح صحیح میں ہے اور ابن عمر ہیں جس کو ابن طاہر نے لکھا ہے اور براء ابن مالک ہیں جس کو ابونعیم نے لکھا ہے اور عبداللہ بن جعفر ہیں جس کو ابن عبدالبر نے روایت کی ہے اور عبداللہ بن زبیر ہیں جس کو ابوطالب مکی نے نقل کیا ہے اور حسان ہیں جس کو ابوالفرج اصفہانی نے لکھا ہے اور عبداللہ بن عمر ہیں جس کی روایت زبیر بن بکار نے کی ہے اور قرظہ بن کعب ہیں جس کو ابن قبصہ اور خوات ابن جبیر نے روایت کی ہے اور رباح المحترف ہیں جس کو صاحب الاغانی نے لکھا ہے اور مغیرہ بن شعبہ ہیں جس کا بیان ابوطالب مکی نے کیا ہے اور عمرو بن عاص ہیں جس کو ماوردی نے بیان کیا ہے اور بی بی عائشہؓ اور ربیع ہیں جس کی روایت صحیح بخاری وغیرہ میں موجود ہے اور تابعین میں سے سعید بن میتب اور سالم بن عمر بن حسان اور خارجہ ابن زید اور قاضی شریح اور سعید بن جبیر اور عامر الشعبی اور عبداللہ بن عتیق اور عطاء ابن ابی رباح اور محمد بن شہاب الزہری اور عمر بن عبدالعزیز اور سعد بن ابراہیم الزہری اور تابعین میں سے بہت سی مخلوق ہے جس کا شمار نہیں کیا جاسکتا۔ ان میں سے ائمہ اربعہ ہیں اور ابن عیینہ ہیں اور جمہور شوافع ہیں۔ شوکانی کا بیان ختم ہوا۔

ابن نحوی کے کلام کا اُصول یہ ہے کہ گانے کو جائز سمجھنے والے اختلاف رکھتے ہیں۔ اُن میں سے بعض اس کے کراہت کے قائل ہیں اور بعض اس کے مستحب ہونے کے، اس لئے کہ وہ دل کو نرم کرتا ہے۔ شوق الی اللہ کو جوش میں لاتا ہے۔ یہ وہ ہے جس کو میں نے شوکانی سے نیل الاوطار سے بطور خلاصہ کے لیا ہے اور شیخ الاجل عبدالواحد بلجرامی نے سبع سنابل میں لکھا ہے کہ شیخ امام علامہ کمال الدین ابوالفضل جعفر بن ثعلب الاقوی نے کہا کہ ابوحنیفہ کے متعلق صاحب تذکرہ الحمدونیہ نے یہ بیان کیا ہے کہ ان سے اور سفیان ثوری سے گانے کے متعلق پوچھا گیا تو دونوں نے کہا کہ وہ بڑے گناہوں میں سے نہیں ہے اور چھوٹے گناہوں میں سے بھی برا نہیں ہے اور ابن قتیبہ نے ذکر کیا ہے کہ ابویوسفؒ کے پاس گانے کا ذکر ہوا تو انھوں نے ابوحنیفہ کے پڑوسی کا قصہ فرمایا اور اس کو ابن قتیبہ وغیرہ نے بیان کیا ہے کہ آپ کا ایک پڑوسی تھا، ہر رات یہ شعر گایا کرتا تھا۔

مجھے لوگوں نے کھودیا اور کیسے جوانمرد کو کھودیا ۔۔۔ جو بوقتِ جنگ نگرانیٔ سرحد کے وقت مجھے کھودیا

اور ابوحنیفہ اس کی طرف متوجہ ہوکر سنا کرتے تھے اور ایک رات آپ نے اس کی آواز نہ سنی تو اس کے متعلق دریافت فرمایا تو آپ کو بتلایا گیا کہ رات میں پایا گیا اور امیر عیسٰی کے قید خانہ میں قید کردیا گیا تو آپ

نے عمامہ پہنا اور امیر کے پاس گئے اور سفارش کی پھر جب وہ شخص نکلا تو آپ نے اس سے کہا اے جوانمرد ہم نے تجھ کو کھودیا تھا تو اس نے کہا آپ نے کھودیا، نہیں! بلکہ حفاظت کی اور یہ قصہ ختم اس طرح ہوتا ہے کہ آپ نے اس سے کہا تم اپنے گانے کے اور ہم کو مانوس کرنے کے جس شغل پر تھے اس کی طرف چلو اور حافظ نے اپنے رسالہ میں ابویوسف سے روایت کی ہے کہ وہ ہارون الرشید کی مجلس میں جایا کرتے تھے اور اس میں گانا ہوا کرتا تھا اور اس میں کبھی روتے بھی تھے اور ملتقی الابحر میں ہے کہ امام (ابو یوسف) بلائے گئے ایک ولیمہ میں جس میں گانا بجانا تھا۔ امام نے کہا میں اس میں ایک بار مبتلا ہوا تھا اور صبر کیا۔ ابومسہر نے کہا ہے عبید اللہؒ نہایت دشواریوں والا شخص ہے (یعنی اس کی باتوں کو ماننا بڑی مشکل چیز ہے) اور ابن معین نے کہا کہ وہ ضعیف ہے اور انھوں نے بعض وقت کہا وہ کچھ نہیں (قابل اعتماد نہیں) ابن مدنی نے کہا کہ وہ منکر الحدیث ہے (حدیث کا منکر ہے) اور ابن حبان نے کہا کہ اس نے قابل بھروسہ لوگوں سے موضوع روایتیں کی ہیں اور جب اس نے علی بن یزید سے روایت کی تو آفتیں برپا کردیں اور بخاری نے کہا کہ علی بن یزید بھی ضعیف ہے۔

وَعَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنه اَنَّ رسولَ الله صلّى الله عليه وسلّم قَالَ اِنَّ اللهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ و الْمَيْسِرَ وَالْكُوْبَةَ ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ۔ (رواه احمد)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حرام کردیا ہے شراب اور جوئے اور پانسوں کو اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔ (اس کی روایت احمد نے کی)

☆ اَلْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِى الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الْبَقْلَ (اِبْنُ اَبِى الدُّنْيَا فِىْ ذَمِّ الْمَلَاهِىْ عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ رَضِىَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا)۔ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ عَامِرٍ وَ اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِىُّ سَمِعَ النَّبِىَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ لَيَكُوْنَنَّ مِنْ اُمَّتِىْ قَوْمٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَ وَالْحَرِيْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ ۔ (اخرجه البخارى)

ترجمہ: گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے جس طرح پانی ترکاری اُگاتا ہے۔ (میں کہتا ہوں یہ اس وقت ہوتا ہے جب گانے میں بعینہ عورتوں کا ذکر ہو)۔ ابومالک الاشعری نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا کہ میری اُمت میں ایسے لوگ ضرور ہوں گے جو شرمگاہوں کو اور ریشم اور شراب اور باجوں کو حلال کرلیں گے۔

☆ (قلت وذلك اذا كان فى الغناء ذكر النساء بعينها)

عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِىَ اللهُ عَنْهُمَا، وَسَمِعَ صَوْتَ زَمَارَةِ رَاعٍ فَوَضَعَ اِصْبَعَيْهِ فِىْ اُذُنَيْهِ وَعَدَلَ رَاحِلَتَهُ اِلَى الطَّرِيْقِ وقال رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلّى الله عليه وسلّم سَمِعَ زَمَارَةَ رَاعٍ فَصَنَعَ مِثْلَ هٰذَا ۔

(رواه احمد و ابوداؤد و ابن ماجة)

ترجمہ: حضرت نافعؒ نے بیان کیا کہ ابن عمرؓ نے سنا ایک چرواہے کی بانسری کی آواز کو تو اپنی دونوں انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں رکھ لیں اور راستہ بدل دیا اپنی سواری کے راستہ کی طرف اور کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ

کو دیکھا ہے کہ آپؐ نے چرواہے کی بانسری کو سنا تو اسی طرح کیا۔

عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنُ زحر عن علی یزید عن القاسم عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہم اجمعین عن النبی صلی اللہ علیہ و سلم قال ان اللہ بعثنی رحمۃ وھدیً للعالمین وامرنی ان امحق المزامیر والکبارات۔

(رواہ الترمذی)

ترجمہ: عبید اللہ بن زحر علی یزید القاسم ابوامامہؓ سے مروی ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ نے مجھے رحمت اور عالمین کیلئے ہدایت بنا کر بھیجا ہے اور مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں مزامیر (منہ سے بجانے کے آلات) اور طبل کو فنا کردوں۔

بَابٌ فِی الْبُکَاءِ وَالْوَجْدِ وَالْحُزْنِ وَالصَّعْقِ

وجد اور غم اور چیخیں مارنے (بے ہوش ہونے) کے بیان میں

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّہٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَہٗ دَکًّا وَّخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا۔ (الاعراف۔ آیت ۱۴۳)

فَلَمَّا تَجَلّٰی؛ پس جب کہ تجلی کی۔ ظہور فرمایا۔ رَبُّہٗ؛ ان کے رب نے۔ لِلْجَبَلِ؛ پہاڑ پر، کوہ طور پر۔ جَعَلَہٗ دَکًّا؛ تو اس کو چورہ چورہ کردیا، اس کو توڑ پھوڑ ڈالا، ریزہ ریزہ کردیا۔ وَخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا؛ اور موسیٰ چیخ مار کر گر پڑے۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب ان کے رب نے (اللہ) نے کوہ طور پر تجلی فرمائی تو اس کو ریزہ ریزہ کردیا اور موسیٰ چیخ مار کر گر پڑے۔

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ۔ (انفال۔ آیت ۲)

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ؛ مسلمان تو صرف وہی ہیں۔ الَّذِیْنَ؛ جو۔ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ؛ جب (ان کے سامنے) اللہ کا ذکر کیا جائے۔ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ؛ تو ان کے دل گھبرا اٹھتے ہیں، خوف محسوس کرتے ہیں، کانپ اٹھتے ہیں۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ایماندار تو وہی ہیں کہ جب ان کے سامنے خدا کا ذکر آتا ہے تو ان کے دل گھبرا اٹھتے ہیں (ایک خوف کو محسوس کرتے ہیں)۔

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: تَقْشَعِرُّ مِنْہُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُھُمْ وَقُلُوْبُھُمْ اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ۔ ذٰلِکَ ھُدَی اللّٰہِ یَھْدِیْ بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ۔ (زمر۔ آیت ۲۳)

تَقْشَعِرُّ مِنْہُ؛ اس سے کانپ اٹھتے ہیں، بال کھڑے ہوجاتے ہیں۔ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ؛ ان لوگوں کے پوست جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُھُمْ وَقُلُوْبُھُمْ؛ پھر ان کے پوست اور ان کے دل نرم ہوجاتے ہیں۔ اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ؛ یاد الٰہی کی طرف۔ ذٰلِکَ ھُدَی اللّٰہِ؛ یہ اللہ کی ہدایت ہے۔ یَھْدِیْ بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ؛ وہ اس سے جس کو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس سے (قرآن سے) خدا ترسوں کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں پھر ان کے پوست

اور دل نرم ہوجاتے ہیں اور یاد خدا سے متاثر ہوجاتے ہیں ۔ یہ خدا کی ہدایت ہے ۔ اس سے جس کو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے ۔

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا (السجدۃ) (بنی اسرائیل ۔ آیت ۱۰۹)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : اور وہ تھوڑیوں کے بل گر پڑتے ہیں ، روتے ہیں اور ان کا خشوع زیادہ ہوجاتا ہے اور ان کا عجز و نیاز بڑھا دیتا ہے ۔

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ مَارَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتّٰى أَرٰى لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ ۔ (اخرجہ الخمسة إلا النسائی) (تیسیر)

لغات : لَهَوَات ؛ زبان کا کوا ۔ ضَاحِكًا ؛ ہنستے ہوئے ، مسکراتے ہوئے ۔

ترجمہ: حضرت بی بی عائشہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی خوب ہنسنے والا نہیں دیکھا کہ میں آپ کے لہوات دیکھ سکوں (زبان کا کوا) صرف آپ تبسم فرمایا کرتے تھے ۔ (خمسہ نے تخریج کی سوائے نسائی کے ۔ تیسیر)

عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم إِنِّیْ أَرٰى مَالَا تَرَوْنَ وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ أَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَهَا أَنْ تَئِطَّ مَافِيْهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعَ إِلَّا وَفِيْهِ مَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهُ لِلّٰہِ تَعَالٰى سَاجِدًا لِلّٰہِ وَاللّٰہِ لَوْتَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَلَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشِ وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْأَرُوْنَ إِلَى اللّٰہِ تَعَالٰى لَوَدِدْتُ أَنِّیْ شَجَرَةٌ تُعْضَدُ (مُدْرَجٌ فِی الْحَدِيْثِ مِنْ قَوْلِ أَبِیْ ذَرٍّ) ۔

لغات : أَطَّتِ السَّمَاءُ ؛ آسمان چرچرایا ۔ وَحُقَّ لَهَا ؛ اور اس کا حق بنتا ہے ، اس کیلئے سزاوار ہے ۔ وَاضِعٌ جَبْهَتَهُ ؛ ماتھا ٹیکا ہوا سجدہ میں پڑا ہوا ۔

ترجمہ: حضرت ابوذر سے مروی ہے فرمایا نبی ﷺ نے میں دیکھتا ہوں وہ چیز جو تم نہیں دیکھتے ہو اور سنتا ہوں وہ چیزیں جو تم نہیں سنتے ہو ۔ آسمان چرچرا رہا ہے اور اس کا چرچرانا سزاوار ہے کہ اس میں چند انگل جگہ بھی نہیں مگر یہ کہ کوئی نہ کوئی فرشتہ اپنا ماتھا اللہ کیلئے ٹیکے ہوئے ہے (اللہ کے سجدہ میں ہے) قسم خدا کی اگر تم وہ چیزیں جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم ہنستے تھوڑا اور روتے بہت اور بستروں پر عورتوں سے لذت یاب نہ ہوتے اور پہاڑوں کی جانب نکل جاتے اللہ کی پناہ میں ہونے کیلئے ۔ میں تمنا کرتا ہوں کہ ایسا درخت ہوتا جس کو کاٹ لیا جاتا ہے (اور یہ الفاظ ابوذر کی جانب سے بڑھائے ہوئے ہیں) ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ قَارِيًا يَقْرَأُ إِنَّ لَدَيْنَا أَنْكَالًا وَجَحِيْمًا ۔ فَصَعِقَ ۔ (ابن النجار)

ترجمہ: حضرت ابن عمر سے مروی ہے ، رسول اللہ ﷺ نے کسی پڑھنے والے کو یہ پڑھتے سنا کہ ہمارے

پاس سزائیں ہیں سخت ''تو آپ بے ہوش ہو گئے یا چیخ ماری''۔

عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ مَاكَانَ اَحَدٌ مِنَ السَّلَفِ يُغْشٰى عَلَيْهِ وَلَا يَصْعَقُ عِنْدَ تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَاِنَّمَا كَانُوْا يَبْكُوْنَ وَيَقْشَعِرُّوْنَ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۔ (اخرجه رزين ۔ تيسير)

لغات: يَبْكُوْنَ وَيَقْشَعِرُّوْنَ : روتے ہوئے اور رونگٹے کھڑے ہونے والے ۔ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ : ان کی جلدیں اور دل نرم پڑ جاتے ۔

ترجمہ: حضرت اسماءؓ نے کہا گزشتہ لوگوں میں کوئی ایسا نہ تھا کہ اس پر غشی طاری ہو اور نہ قرآن پڑھنے کے وقت چیختا یا غش کھاتا وہ تو صرف روتے تھے اور ان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے پھر ان کی جلدیں اور ان کے دل اللہ کی یاد کیلئے نرم پڑ جاتے تھے۔ (رزین نے اس کی تخریج کی ۔ تیسیر)

عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ رضى الله عنه قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رسول الله صلّى الله عليه و سلم يَقُوْلُ لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ فِيْ اَرْضٍ دَوِيَّةٍ اِلٰى قَوْلِهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِيْ وَاَنَا رَبُّكَ اَخْطَأَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ ۔ (رواه الترمذى ۔ تيسير)

لغات: اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ : بندہ کی توبہ سے زیادہ خوش ہوتا ہے ۔ اَخْطَأَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ : خوشی کے مارے خطا کر بیٹھا۔

ترجمہ: حضرت حارث بن سوید سے مروی ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے کہ بے شبہ اللہ زیادہ خوش ہونے والا ہے اپنے بندے کی توبہ سے بہ نسبت اس شخص کے جو ایک بیابان میں اترا ہو، یہاں تک کہ آپ نے فرمایا یا اللہ تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں ۔ انتہائی خوشی کے مارے اس نے غلطی کی ۔

بَابٌ فِى الْقَبْضِ وَ الْبَسْطِ

تنگ دلی اور انبساط کے بارے میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۔ مَاوَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۔ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۔ (والضحٰى ۔ آيات ١ تا ٤)

وَ : قسم ہے ۔ اَلضُّحٰى : دن چڑھا ۔ چاشت ، وہ وقت جب آفتاب کچھ بلند ہو ۔ وَاللَّيْلِ : اور رات ، واو قسم ہے ۔ اِذَا : جب ۔ سَجٰى : چھا جائے ۔ سَجٰى ، يُسَجِّىْ ، تَسْجِيَةٌ : میت پر چادر اڑھانا ۔ مُسَجّٰى : وہ لاش جس پر چادر اڑھائی گئی ہو۔ دن اور رات دونوں اس بات پر شہادت دیتے ہیں کہ زمانہ ایک حال پر کبھی نہیں رہتا ۔ کبھی روشنی ہے تو کبھی تاریکی ، کبھی خوشی ہے تو کبھی غمی ۔ کبھی وحی ہے تو کبھی فترت وحی کبھی وحی آتی ہے کبھی رُکتی ہے ۔ کبھی آیت پر آیت اترتی ہے اور کبھی کچھ تاخیر بھی

ہوجاتی ہے۔ کبھی بسط ہے تو کبھی قبض ۔ مَا : نہیں ۔ وَدَّعَ ۔ چھوڑدیا ۔ وِداعی ۔ رخصتی ، جدائی ، دلہن کا دولہے کے گھر کو بھیجا جانا۔
وَدَّعَکَ : تم کو چھوڑدیا ۔ رَبُّکَ : تمہارا رب ۔ وَمَا قَلٰی : اور ناخوش نہیں ہوا ۔ وَ : اور ۔ لَ : البتہ ، ضرور ، بے شک ۔
اَلْاٰخِرَۃُ : پچھلی حالت ، قیامت کا زمانہ ۔ مرنے کے بعد کا عالم ۔ خَیْرٌ : بہتر ہے ۔ لَکَ : تمہارے لئے ۔ مِنَ : سے ۔
اَلْاُوْلٰی : پہلی حالت ، دنیا ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور قسم ہے روشن دن اور چھائی ہوئی (تاریک) رات کی ۔ (اے نبی کریم ! تم وحی کے نہ آنے سے پریشان کیوں ہو۔ تمہارے دشمن چند روز وحی کے نہ آنے سے خوشیاں منائیں اس سے کیا ہوتا ہے)۔ نہ خدا نے تم کو چھوڑا نہ تم سے ناخوش ہے نہ خفا ہے ۔ اور تمہاری ہر پچھلی حالت اگلی حالت سے بہتر ہے۔

عَنِ ابن عباس رضی اللّٰہ عنہ فی قولہ تعالیٰ لَتَرْکَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۔ قَالَ حَالٌ بَعْدَ حَالٍ قَالَ ھٰذَا نَبِیُّکُمْ صلّی اللّٰہ علیہ و سلّم ۔ (اخرجہ البخاری)

لغات: لَتَرْکَبُنَّ : تم ضرور حالت اختیار کروگے۔ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ : ایک حال سے دوسرا حال، ایک کیفیت سے دوسری کیفیت۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس آیت کے بارے میں ضرور تم ایک حال سے دوسرے حال پر بدلتے چلے جاؤ گے ۔ یہ تمہارے نبیؐ نے فرمایا ہے کہ ایک حال سے دوسرے حال پر۔

بَابٌ فِی الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃِ

نیک (اچھے) خوابوں کے بارے میں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : حِکَایَۃً عَنْ اِبْرَاھِیْمَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْٓ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْٓ اَذْبَحُکَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی قَالَ یٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَاتُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ۔ (الصافات ۔ آیت ۱۰۲)

قَالَ یٰبُنَیَّ : کہا بیٹا ! میرے پیارے بیٹے ۔ اِنِّیْٓ اَرٰی : میں دیکھتا ہوں ۔ فِی الْمَنَامِ : خواب میں ۔ اَنِّیْٓ اَذْبَحُکَ : کہ میں تمہیں ذبح کرتا ہوں ۔ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی : پس ذرا غور کرو، تمہاری کیا رائے ہے، ذرا نظر کرو، تم کیا مناسب سمجھتے ہو۔ قَالَ یٰٓاَبَتِ : بیٹے یعنی اسماعیل علیہ السلام نے کہا بابا ! اِفْعَلْ مَاتُؤْمَرُ : کرگزریئے جس کا آپ کو حکم دیا جارہا ہے۔ تحت امر الٰہی آپ مجھے ذبح کردیجئے ۔ سَتَجِدُنِیْٓ : آپ مجھے ضرور پاؤ گے ۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ : اگر خدا نے چاہا ۔ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ : صابروں میں سے ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ابراہیمؑ سے حکایۃً بیان فرماتا ہے ۔ اے میرے پیارے بچے میں خواب میں دیکھ رہا ہوں کہ میں تجھ کو ذبح کررہا ہوں ۔ پس غور کرکہ تیری کیا رائے ہے ۔ عرض کی بابا جان کرڈالئے آپ کو جو حکم دیا گیا ہے ۔ اگر اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے ۔

قال اللّٰہُ تَعَالٰی : حکایۃً عَنْ یُوْسُفَ یٰٓاَبَتِ اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَیْتُھُمْ

لِيْ سَاجِدِيْنَ ۔ (یوسف ۔ آیت ۴)

يٰۤاَبَتِ : اے میرے باپ! باوا! اِنِّیْ رَاَیْتُ : میں نے دیکھا یعنی خواب میں ۔ اس کا مصدر رُؤْیَا ہے ۔ اور معمولی دیکھنے کا مصدر رُؤْيَۃ ۔ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا : گیارہ ستارے ۔ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ : اور میں نے سورج اور چاند کو بھی دیکھا ۔ رَاَیْتُهُمْ : میں نے ان سب کو دیکھا ۔ لِیْ سٰجِدِیْنَ : مجھے سجدہ کرتے ہیں ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: سورۂ یوسف میں ۔ یوسف نے اپنے باپ سے کہا باوا میں نے گیارہ ستاروں اور سورج اور چاند کو دیکھا کہ وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں ۔

واضح ہو کہ عالمِ مثال میں بعض چیزیں اپنی اصلی صورت میں نظر آتی ہیں اور بعض دفعہ مثالی یعنی مشابہ صورتوں میں ۔ حضرت یعقوب علیہ السلام اس وقت پیغمبر تھے اس لئے سورج کی شکل میں نظر آئے اور آپ کی والدہ یا خالہ بھی بڑی بزرگ تھیں اس لئے وہ چاند کی شکل میں دکھائی دیں ۔ یوسف علیہ السلام کے دوسرے بھائی بھی پیغمبر نہیں تھے ۔ مگر پیغمبر زادے تو ضرور تھے ۔ اس لئے ستاروں کی صورت میں نظر آئے ۔

یہ بھی معلوم رہے کہ ابتدائی زمانہ میں سجدۂ تعظیمی جائز تھا ۔ رسولِ خدا ﷺ نے اس کو مظنۂ شرک جان کر حرام کر دیا ۔ اب کوئی کسی کو سجدۂ تعظیمی بھی نہیں کر سکتا ۔ بعض بزرگانِ دین کی طرف سجدۂ تعظیمی لینے کو منسوب کیا جاتا ہے ۔ وہ یا تو غلط ہے یا ماؤل ہے ۔ یعنی گردن جھکانا ۔

قال اللّٰهُ تعالٰی : لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ ۔ (الفتح ۔ آیت ۲۷)

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ : بے شک اللہ نے سچ دکھایا ۔ رَسُوْلَهٗ : اپنے پیغمبر کو ۔ الرُّؤْيَا : خواب ۔ رَاٰی ، يَرٰی رُؤْيَا ۔ خواب دیکھنا ۔ رَاٰی يَرٰی رَاْيًا ۔ رائے رکھنا ۔ سمجھنا ۔ بِالْحَقِّ : حق پر مشتمل ۔

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بے شک سچا خواب دکھایا جو واقعہ کے مطابق تھا ۔

وہ خواب کیا تھا؟ اس میں کیا نظر آیا؟ اور یہ واقعہ کب کا ہے ۔ بعض لوگ کہتے ہیں واقعۂ حدیبیہ سے پہلے کا خواب تھا ۔ اور پریشان ہیں کہ رسول اللہ کے خواب کے متعلق واقعہ نہیں ہوا ۔ میرے پاس صحیح روایت سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ کے بعد فتح مکہ کی خوش خبری پر مشتمل یہ خواب دیکھا ۔

قال اللّٰهُ تعالٰی : لَهُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِی الْاٰخِرَةِ ۔ (یونس ۔ آیت ۶۴)

لَهُمُ الْبُشْرٰی : ان مؤمنوں اور متقیوں کے لئے بشارت ہے ، خوش خبری ہے ۔ فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا : دنیا کی زندگی میں ۔ وَفِی الْاٰخِرَةِ : اور آخرت میں بھی ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: انھیں (ایمانداروں اور متقیوں کو) دنیا اور آخرت میں ضرور خوش خبری پہنچے گی ۔

عَنْ ابی هريرة رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسول الله صلّى الله عليه و سلّم لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إلَّا الْمُبَشِّرَاتُ ۔

قَالُوْا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ ؟ قَالَ "اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ" ۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃؓ سے مروی ہے فرمایا نبی ﷺ نے نبوت میں سے بجز خوشخبری دینے والوں کے اور کچھ باقی نہ رہا۔ صحابہؓ نے عرض کیا وہ خوشخبری دینے والے کیا ہیں؟ فرمایا اچھے خواب۔

وَزَادَ مَالِكٌ بِرِوَايَةِ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ "يَرَاهَا الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ اَوْتُرٰى لَهٗ" ۔ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: امام مالک نے عطاء بن یسار سے یہ الفاظ زیادہ کئے ہیں، نیک خواب جس کو مسلم شخص دیکھے یا اس کے متعلق کچھ دیکھے۔

عَنْ انس رضی اللّٰہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَ اَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِنَ النُّبُوَّةِ ۔ (متفق علیہ ۔ مشکوٰۃ)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے مروی ہے، فرمایا نبی ﷺ نے اچھے خواب نبوت کے اجزاء میں سے ۴۶ واں جزو ہے۔

(۲۳ سال چھ مہینے حضرت کو خواب نظر آتے رہے اور چھ ماہ ۲۳ سال کا ۴۶ واں حصہ ہے)۔

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰہ عنہ قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَى الْحَقَّ ۔ (متفق علیہ)

ترجمہ: ابوقتادہؓ سے مروی ہے، فرمایا نبی ﷺ نے جس نے مجھے دیکھا، حق دیکھا۔

عَنْ اَبِیْ هریرة رضی اللّٰہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَيَرَانِیْ فِی الْيَقْظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِیْ ۔ (متفق علیہ)

ترجمہ: ابوہریرۃؓ سے مروی ہے، فرمایا نبی ﷺ نے جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو قریب میں وہ مجھے بیداری میں دیکھا اور شیطان میری شکل نہیں لے سکتا۔

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللّٰہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَارَاٰى اَحَدُكُمْ مَايُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثْ بِهٖ اِلَّا مَنْ يُحِبُّ وَاِذَا رَاٰى مَايَكْرَهُ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَلْيَتْفُلْ ثَلَاثًا وَلَايُحَدِّثْهَا اَحَدًا فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ ۔ (متفق علیہ ۔ مشکوٰۃ)

ترجمہ: حضرت ابوقتادہ سے مروی ہے، فرمایا نبی ﷺ نے اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے پھر جب تم میں سے کوئی شخص ایسی چیز دیکھے جس کو وہ پسند کرتا ہو تو اس کو بیان نہ کرے بجز اس شخص کو جس سے محبت رکھتا ہو اور جب کوئی ایسی چیز دیکھے جس کو ناپسند کرتا ہو تو چاہیے کہ وہ اس کی برائی اور (شیطان سے) اللہ کی پناہ طلب کرے اور تین بار تھو تھو کردے اور اس کو کسی سے بیان نہ کرے تو وہ اُسے ضرر نہ دے گا۔

عَنْ اَبِیْ رَزِیْنِ الْعُقَیْلِی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلّی اللّٰہ علیہ وسلم رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّۃٍ وَ اَرْبَعِیْنَ جُزْءً مِنَ النُّبُوَّۃِ وَھِیَ عَلٰی رِجْلِ طَائِرٍ مَالَمْ یُحَدِّثْ بِھَا فَاِذَا حَدَّثَ بِھَا وَقَعَتْ وَاَحْسِبُہٗ قَالَ لَاتُحَدِّثْ اِلَّا حَبِیْبًا اَوْلَبِیْبًا۔ (رواہ الترمذی ۔ مشکوٰۃ)

لغات: مِنْ سِتَّۃٍ وَ اَرْبَعِیْنَ جُزْءً؛ چھیالیسواں حصہ ۔ مَالَمْ یُحَدِّثْ بِھَا؛ جب تک بیان نہ کرے ۔ حَبِیْبًا اَوْلَبِیْبًا؛ چاہنے والا یا عقلمند، سمجھدار، دانا۔

ترجمہ: حضرت ابورزین عقیلیؓ سے مروی ہے، فرمایا نبی ﷺ نے کہ ایماندار کا خواب نبوت کے ۴۶ اجزاء سے ایک جزو ہے اور وہ (گویا) پرندے کے پاؤں پر ہے (یعنی اُسے ٹکاؤ نہیں) جب تک اُسے وہ بیان نہ کرے پھر جب اس کو بیان کرے تو واقع ہوگیا اور میں خیال کرتا ہوں کہ آپ نے فرمایا کہ بجز کسی دوست یا عقلمند کے کسی سے بیان نہ کرے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ اَنَّ رسولَ اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ و سلم قَالَ "مِنْ اَفْرَی الْفِرَی اَنْ یُرِیَ الرَّجُلُ عَیْنَیْہِ مَالَمْ تَرَیَا"۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے، سب میں زیادہ جھوٹ تہمت وہ ہے کہ آدمی اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھائے جس کو اس کی آنکھوں نے نہیں دیکھا۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللّٰہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم قَالَ "اَصْدَقُ الرُّؤْیَا بِالْاَسْحَارِ"۔

(رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت ابوسعیدؓ سے مروی ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سویرے کے خواب زیادہ سچے ہوتے ہیں۔

بَابٌ فِیْ رُؤْیَۃِ الْاَنوار وَسَمَاعِ الصَّوْت

انوار کے دیکھنے اور آوازوں کے سننے کے بارے میں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: فَلَمَّا قَضٰی مُوْسَی الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَھْلِہٖٓ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا قَالَ لِاَھْلِہِ امْکُثُوْٓا اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْٓ اٰتِیْکُمْ مِّنْھَا بِخَبَرٍ اَوْجَذْوَۃٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّکُمْ تَصْطَلُوْنَ ۔ فَلَمَّآ اَتٰھَا نُوْدِیَ مِنْ شَاطِیءِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی الْبُقْعَۃِ الْمُبٰرَکَۃِ مِنَ الشَّجَرَۃِ اَنْ یّٰمُوْسٰٓی اِنِّیْٓ اَنَا اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ (القصص ۔ آیت ۲۹، ۳۰)

فَلَمَّا قَضٰی مُوْسَی الْاَجَلَ؛ پھر جب موسیٰ نے مدت کو پورا کردیا ۔ وَسَارَ بِاَھْلِہٖ؛ اور چلے اپنی بیوی کے ساتھ، اپنے گھر والوں کے ساتھ ۔ اٰنَسَ؛ دیکھا ۔ اِنْسٌ ۔ جو نظر آئے ۔ جِنٌّ ۔ جو چھپا رہے ۔ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا؛ پہاڑ کی طرف سے آگ ۔ قَالَ لِاَھْلِہٖ؛ موسیٰ نے اپنی بیوی سے کہا ۔ اُمْکُثُوْا؛ تم ٹھیرو ۔ اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ نَارًا؛ میں نے آگ دیکھی ہے۔

لَعَلِّیْۤ اٰتِیْکُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ ، شاید کہ میں لے آؤں تمہارے پاس وہاں سے کچھ خبر۔ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ ، یا دہکتا انگارا ، آتش پارہ۔ لَعَلَّکُمْ تَصْطَلُوْنَ ، تا کہ تم سینکو، تاپو، گرمی حاصل کرو۔ فَلَمَّآ اَتٰهَا ، پھر جب آگ کے پاس پہنچے۔ نُوْدِیَ ، ندا کی گئی۔ آواز دی گئی۔ مِنْ شَاطِئِ ، الْوَادِ الْاَیْمَنِ ، میدان کے کنارے کے سیدھے جانب سے۔ فِی الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَکَةِ ، جو ایک مبارک مقام میں تھا۔ بُقْعَة۔ زمین کا وہ حصہ جس کا رنگ آس پاس کے حصے سے جدا ہو۔ اس کی جمع بُقَع ہے۔ کپڑے کے ایک حصہ کو دھوئیں تو تر حصہ کا رنگ خشک حصہ سے جدا ہوتا ہے۔ اسی تر حصہ کو بقعہ کہا جاتا ہے۔ مِنَ الشَّجَرَةِ ، درخت سے۔

اَنْ یّٰمُوْسٰۤی ، کہ اے موسیٰ۔ اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰهُ ، میں ہی اللہ ہوں۔ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ، عالموں کا پروردگار۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: پھر جب موسیٰ نے اپنی میعاد پوری کرلی اور اپنی بیوی کو لے کر چلے تو پہاڑ کی طرف سے آگ دیکھی۔ اپنی بیوی سے کہا ٹھیرو میں نے آگ دیکھی ہے۔ شاید میں لے آؤں تمہارے پاس اس کی کچھ خبر یا آتش پارہ (دہکتا انگارہ) تا کہ تم سینکو۔ پھر جب آگ کے پاس پہنچے تو میدان کے داہنے کنارے سے جو ایک مبارک حصہ زمین میں تھا، درخت سے آواز آئی۔ موسیٰ! میں ہی اللہ رب العالمین ہوں۔

صاحبو! جب انسان کا خیال ایک نقطہ پر جم جاتا ہے، وساوس اور پریشان خاطری دور ہوجاتی ہے تو عالم مثال سے ربط پیدا ہوجاتا ہے۔ اسی واسطہ فقراء دفع خطرات کے واسطے سخت کوشش کرتے ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام اپنی بیوی کے لئے آگ کو تاپنے کے خواہشمند تھے پوری توجہ آگ کے خیال پر تھی۔ فوراً اسی خیال نے عالم مثال تک پہنچادیا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَکَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً یَسْمَعُ الصَّوْتَ وَیَرَی الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِیْنَ وَلَا یَرٰی شَیْئًا وَثَمَانَ سِنِیْنَ یُوْحٰی اِلَیْهِ وَاَقَامَ بِالْمَدِیْنَةِ عَشْرًا وَتُوُفِّیَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّیْنَ سَنَةً۔ (متفق علیہ۔ مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، انھوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مکہ میں پندرہ (۱۵) سال قیام کیا آپ آواز سنتے رہے اور سات سال روشنی ملاحظہ فرماتے رہے اور کچھ نہ دیکھے اور آٹھ (۸) سال آپ کی جانب وحی کی جاتی رہی اور آپ مدینہ میں دس (۱۰) سال قیام فرمائے اور آپ نے ۶۵ سال کی عمر میں رحلت فرمائی۔

کَانَ النَّبِیُّ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ مَنْ یَسْمَعُ الصَّوْتَ فَیَکُوْنُ بِذٰلِكَ نَبِیًّا وَ اِنَّ جِبْرَئِیْلَ یَأْتِیْنِیْ فَیُکَلِّمُنِیْ کَمَا یَأْتِیْ اَحَدَکُمْ صَاحِبُهٗ فَیُکَلِّمُهٗ۔ (ابونعیم کنز)

ترجمہ: انبیاء میں سے بعض نبی آواز سنا کرتے تھے اور اسی ذریعہ وہ نبی تھے اور میرے پاس جبرئیل آتے ہیں اور مجھ سے باتیں کرتے ہیں جس طرح تم میں کے کسی کے پاس اس کا دوست آتا ہے اور اس سے باتیں کرتا ہے (کنز میں ابونعیم کی روایت ہے)۔

اَحْیَانًا یَاْتِیْنِیْ فِیْ مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهٗ عَلَیَّ فَیَفْصِمُ عَنِّیْ وَقَدْ وَعَیْتُ عَنْهُ مَا قَالَ وَاَحْیَانًا

يَاْتِيْنِىْ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِىْ فَاَعِىْ مَايَقُوْلُ وَهُوَ اَهْوَنُهٗ عَلَيَّ ۔

(مالك و احمد و البخارى والمسلم والترمذى والنسائى و الطبرانى وابو عن ۔ كنز العمال ج ٦)

لغات : صَلْصَلَةُ الْجَرَسِ ؛ گھنٹی کی جھنجھناہٹ ۔ فَيُفْصِمُ عَنِّىْ ؛ پھر وہ مجھ سے جاتی رہتی ۔ وَقَدْ وَعَيْتُ ؛ میں یاد کرلیتا، مجھے یاد ہوجاتا ۔

ترجمہ: بعض وقت وحی آتی ہے میرے پاس مثل گھنٹی کی جھنجھناہٹ کے اور وہ مجھ پر زیادہ سخت ہوتی ہے اور پھر وہ منقطع ہوتی ہے مجھ سے اس حال میں کہ مجھے یاد ہوجاتا ہے جو کچھ کہ اس نے کہا اور بعض وقت فرشتہ میرے پاس آدمی کی شکل میں آتا ہے، پھر وہ مجھ سے باتیں کرتا ہے پس میں یاد کرتا جاتا ہوں اس چیز کو جو وہ کہتا جاتا ہے اور وہ مجھ پر زیادہ آسان ہوتی ہے ۔ (کنز العمال)

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضى الله تعالى عنه قَالَ اِذَا تَكَلَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالْوَحْىِ سَمِعَ اَهْلُ السَّمَاءِ صَلْصَلَةً كَجَرِّ السِّلْسِلَةِ عَلَى الصَّفَا فَيَصْعَقُوْنَ ۔

(الحديث اخرجه ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے اللہ تعالیٰ جب وحی سے کلام فرماتا ہے تو آسمان والے زنجیر کے چٹان پر کھینچنے کی طرح جھنجھناہٹ سنتے ہیں تو وہ بے ہوش ہوجاتے ہیں ۔

بَابٌ فِى الْمِثَالِ وَالْاَرْوَاحِ

عالمِ مثال اور عالمِ ارواح کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ۔ اَلْمِصْبَاحُ فِىْ زُجَاجَةٍ ۔ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّىٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّ لَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِىْٓءُ وَلَوْلَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ۔ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ۔ (النور)

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے ۔ آسمان و زمین کے انکشاف کا ذریعہ ہے ۔ یہ بات یاد رکھو ۔ نور اور علم اور وجود یہ تینوں ذاتِ الٰہی کے اطوار ہیں ۔ دوسروں کو وجود، نور اور علم سے کچھ کچھ حصہ پہنچتا ہے تو وہ ذاتِ الٰہی کا پرتو ہے ۔ یہ تینوں چیزیں ذاتِ الٰہی کی تفصیل ہیں ۔ ان تینوں کا مصداق ذاتِ الٰہی ہی ہے ۔

ذرۂ بے مقدار سے خورشید پر انوار تک جو کچھ ہے، جو کچھ ظاہر ہوتا، جو کچھ معلوم ہوتا ہے، جو کچھ موجود ہے سب قدرت کے جلوے ہیں ۔ اس کے کرشمے ہیں ۔ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؛ اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے طاقچے میں قندیل، لیمپ ۔ تمہارا جسم طاقچہ ہے، تمہارا دل گلوب ہے، لیمپ ہے، قندیل ہے ۔ یہ چراغ ہے کہاں؟ اَلْمِصْبَاحُ فِىْ زُجَاجَةٍ ؛

چراغ ایک قندیل میں ہے ۔ ایک گلوب میں ہے ، ایک شیشے میں ہے جو تمہارا دل ہے ۔ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ ؛ فانوس ، گلوب یعنی دل یہ کیا ہے ایک روشن تارہ ہے ۔ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ ؛ وہ روشن ہو رہا ہے ایک مبارک درخت کے تیل سے ۔ کس کا درخت ہے ؟ زَيْتُوْنَةٍ ؛ وہ درخت زیتون کا ہے ۔ زیتون کیا ہے ؟ وہ تین ثابتہ ہے ۔ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّ لَا غَرْبِيَّةٍ ؛ وہ شرق کا ہے نہ غرب کا ۔ عالم امکان سے ارفع و اعلیٰ ہے ۔ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ ؛ قریب ہے کہ اس کا تیل سلگ اُٹھے ، ضیا پاش ہو ، روشن ہو جائے ۔ امداد وجود نمایاں ہونے کے قریب ہے ۔ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؛ اگرچہ کہ اس کو آگ نہ چھوئے ۔ نہ چقماق کی ضرورت ، نہ ماچس کی نہ دیا سلائی کی ، اگرچہ اس کا کوئی محرک نہ ہو ۔ روشن کرنے والے کی ضرورت نہیں ۔ خارجی امداد کرنے والے کی حاجت نہیں ۔ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؛ نور پر نور ہے ۔ باطنی نور پر ظاہری نور ہے ۔ ظاہری نور تو نظر آ رہا ہے ، خدا کرے کہ باطنی نور بھی نظر آ جائے ۔ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ ؛ اللہ اپنے نور کی طرف رہنمائی کرتا ہے ، خدا علم صحیح کی طرف رہنمائی کرتا ہے ۔ مَنْ يَّشَآءُ ؛ جس کو چاہتا ہے ۔ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؛ اور اللہ مثال دیتا ہے لوگوں کے سمجھنے کے لئے ۔ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ؛ اور اللہ ہر شئے کا علم رکھتا ہے ، اس کو سب کچھ معلوم ہے ۔

ترجمہ : اللہ تعالیٰ نے فرمایا : اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے ۔ اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاقچہ میں چراغ ۔ وہ چراغ ایک گلوب میں ہے ، وہ گلوب ایسا شفاف ہے کہ تارے کی طرح چمکتا ہے ۔ وہ چراغ ایک مبارک درخت یعنی زیتون کے درخت سے روشن ہے ۔ وہ مشرق میں ہے نہ مغرب میں ہے ۔ قریب ہے کہ وہ تیل سلگ اُٹھے اگرچہ اس کو آگ نہ چھو جائے ۔ یہ نور پر نور ہے ۔ اللہ اپنے نور کی طرف رہنمائی کرتا ہے جس کو چاہتا ہے ۔ اللہ لوگوں کو سمجھانے کے لئے مثالیں دے رہا ہے اور اللہ ہر چیز جانتا ہے (اور ہر چیز کی حقیقت خدا ہی کو معلوم ہے) ۔

واضح ہو کہ مِثل برابر والے کو کہتے ہیں ۔ اور مثال کسی چیز کی توضیح کے واسطے دی جاتی ہے ۔ مِثل اور مَثل سے کسی چیز کی توضیح بھی اور تشبیہ بھی کی جاتی ہے ۔ خدا کا مِثل نہیں ۔ مثال اور مَثل سے اس کو سمجھا سکتے ہیں ۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۔ (مریم ۔ آیت ۱۷)

فَاَرْسَلْنَآ ؛ پھر ہم نے بھیجا ۔ اِلَيْهَا ؛ مریم کی طرف ۔ رُوْحَنَا ؛ اپنا فرشتہ ، جبرئیل ۔ روح کیا چیز ہے ؟ جس سے حرکت پیدا ہوتی ہے ۔ فرشتے ہوں ، آدمی ہوں ، جن ہوں ، سب میں روح ہے ، جانوروں میں بھی روح ہے ، درختوں میں بھی روح ہے ۔ مگر جانوروں کی باتوں کو عامۃ الناس نہیں سمجھ سکتے ۔ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ؛ ہر شئے اللہ کی تسبیح کرتی ہے ، مگر تم ان کی تسبیح کو سمجھ نہیں سکتے ۔ فَتَمَثَّلَ لَهَا ؛ پھر مثال اور صورت اختیار کرلی اس روح نے مریم کے سامنے ۔ بَشَرًا سَوِيًّا ؛ پورا آدمی ۔

ترجمہ : اللہ تعالیٰ نے فرمایا : پھر ہم نے ان کی جانب اپنی روح (جبرئیل) کو بھیجا اور پھر وہ صورت شکل لے کر پورا آدمی بن گئی ۔

واضح ہو کہ عوالم علوی کا نہ کھلنا خیال کا قائم نہ رہنا یہ سب خطرات اور مختلف چیزوں سے دل کی وابستگی کا سبب ہے۔ اگر کسی حجرے میں دروازے بند کر کے چراغ بجھا کر واہی تباہی خیالات کو دور کر کے بیٹھے رہیں تو چند روز میں ایک لطیف عالم کھل جاتا ہے جس کا نام عالم مثال ہے۔ مثال میں صورت شکل بالکل ایسی ہی رہتی ہے جیسی عالم شہادت میں۔ مگر چونکہ وہ عالم تحت زمانہ نہیں ہے لہذا آنے جانے میں کچھ دیر نہیں لگتی۔ روح کی کوئی صورت شکل نہیں ہوتی۔ جب صورت شکل لے گی تو عالم مثال میں پہنچ جائے گی۔ یاد رکھو! وساوس کا بند ہو جانا، خطرات کا دفع ہونا، ایک نقطہ پر خیال کا قائم ہونا، ایک بڑی نعمت ہے۔ لوازم بشری جس قدر ترک کر دیئے جائیں گے اسی قدر عالم مثال کے کھل جانے میں سہولت ہوگی۔ سماعت، بصارت اور دیگر طرق حواس کو بند کر دینا نہایت فائدہ بخش ہے۔

چشم بند و گوش بند و لب بہ بند　　گر نہ بینی سر حق بر من بخند

(ترجمہ:- آنکھیں بند کرو، کان بند کرو، منہ بند کرو۔ ایسا کر کے اگر خدا کے راز نہ دیکھو تو مجھ پر ہنسو۔ مطلب یہ کہ حواس کے ذرائع کو بند کر کے یکسو ہو جانے سے خدائی راز کھلتے ہیں۔۔۔ اکیڈیمی)

مگر صاحبو! یہ بھی یاد رکھو کہ عالم مثال کوشش کرنے سے بعض غیر مسلموں پر بھی کھل جاتا ہے۔ صرف عالم مثال کا کھل جانا کوئی کمال نہیں۔ معلوم کی عظمت سے علم کی عظمت ہے۔ خدا کا علم بے شک سب سے اعلیٰ ہے۔ پیغمبر کا دیدار باعث افتخار ہے۔ بزرگوں سے ملاقات بے شک بہتر چیز ہے۔ ریاضت کی، محنت کی، بھوکے رہے، کیا دیکھا؟ کسی کے دل کی بات کہہ دی۔ زید کے گھر میں کیا ہو رہا ہے۔ کچھ کہہ دیا۔ کیا حاصل۔

دیکھا تم نے کیا دیکھا　　اس کی کتنی وقعت ہے
کھیل تماشا لاحاصل　　مقصد اصل حقیقت ہے
(حضرت صدیقؒ)

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : وَلَوْجَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ۔ (الانعام ۔ آیت ۹)

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ: اور اگر ہم پیغمبر کو بناتے۔ مَلَكًا: فرشتہ۔ اگر ہم کسی نبی کو فرشتہ بھی بناتے۔ لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا: تو ہم اس کو ایک آدمی ہی بناتے۔ وَلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ: اور البتہ ڈھانکتے ان پر۔ تو ان کو ضرور التباس ہوتا، دھوکا ہوتا، شبہہ پڑتا۔ مَّا يَلْبِسُوْنَ: جو التباس ان کو اس وقت ہو رہا ہے۔ جو دھوکا اس وقت کھا رہے ہیں، اس وقت بھی وہی دھوکا کھاتے۔ پیغمبر کی حقیقت کو کیا سمجھا؟ یہی کہ ہمارے جیسے آدمی ہیں، کھاتے ہیں، پیتے ہیں۔ ان کے روحانی کمالات سے واقف ہوتے تو ایمان کیوں نہ لاتے؟ فرشتہ آتا تو آدمی ہی بن کر آتا تو جو دھوکا پیغمبر پر لگ رہا ہے، فرشتہ پر بھی لگتا۔ ع

"کار پاکاں را قیاس از خود مگیر"

جواہرات بھی تو پتھر ہی ہیں۔ مگر کدھر معمولی پتھر اور کدھر جواہرات۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر ہم اس (پیغمبر) کو فرشتہ بناتے تو ضرور انسان ہی کی شکل پر بناتے اور جو دھوکا وہ اس وقت کھا رہے ہیں وہی دھوکا پھر بھی کھاتے۔

لَقَدْ رَاَیْتُ الْاٰنَ مُنْذُ صَلَّیْتُ لَکُمُ الْجَنَّۃَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَیْنِ فِیْ قِبْلَۃِ ھٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ اَرَ کَالْیَوْمِ مِنَ الْخَیْرِ وَ الشَّرِّ ۔
(البخاری عن انس ۔ کنز)

لغات: رَاَیْتُ: میں نے دیکھا ہے ۔ مُمَثَّلَتَیْنِ: صورت لئے ہوئے ۔ الْجِدَارِ: دیوار ۔

ترجمہ: حضرت انسؓ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے ابھی جب سے کہ تمہیں نماز پڑھائی ہے، جنت اور دوزخ کو صورت لئے ہوئے اسی قبلہ کی جانب والی دیوار میں دیکھا ہے ۔ آج کی طرح میں نے خیر و شر کو کبھی نہیں دیکھا ۔

عُرِضَتْ عَلَیَّ الْجَنَّۃُ وَالنَّارُ اٰنِفًا فِیْ عَرْضِ ھٰذَا الْحَائِطِ فَلَمْ اَرَ کَالْیَوْمِ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَآ اَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا وَّلَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا ۔ (مسلم عن انس ۔ کنز)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے مروی ہے، فرمایا نبی ﷺ نے "ابھی ابھی اس دیوار کے سامنے میں جنت اور دوزخ میرے سامنے پیش کئے گئے ۔ پس آج کے دن کی طرح بھلائی، برائی میں نے کبھی نہیں دیکھی، اگر تم وہ جانتے جو میں جانتا ہوں (یا جو مجھے علم ہو رہا ہے) تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ ۔

رَاَیْتُ کَاَنَّ امْرَاَۃً سَوْدَآءَ ثَائِرَۃَ الرَّاْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ حَتّٰی نَزَلَتْ مھیعۃ فَتَاَوَّلْتُھَا اَنَّ وَبَآءَ الْمَدِیْنَۃِ نُقِلَ اِلَیْھَا ۔
(حم ت ہ عن ابن عمر ۔ کنز)

لغات: امْرَاَۃً سَوْدَآءَ: کالی عورت ۔ ثَائِرَۃَ الرَّاْسِ: پراگندہ بال ۔

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے، فرمایا نبی ﷺ نے میں نے دیکھا گویا ایک سیاہ عورت پریشان بال مدینہ سے باہر چلی گئی اور وہ مقام مہیعہ میں جا کر نازل ہوئی تو میں نے اس کی تاویل یہ کی ہے کہ مدینہ کی وباء اس جانب منتقل ہوگئی ۔ (کنز العمال) [مہیعہ کا علاقہ آج کل رابغ کہلاتا ہے ۔ وہاں کے لوگوں کا کہنا ہے کہ آج بھی وہاں وبائیں بہت ہوتی ہیں ۔ اکیڈمی]

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَ سَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَیَّ الْاَنْبِیَآءُ فَاِذَا مُوْسٰی ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ کَاَنَّہٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَۃَ وَرَاَیْتُ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ علیہ السلام فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِہٖ شَبَھًا عُرْوَۃُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَاَیْتُ اِبْرَاھِیْمَ صلوٰۃ اللّٰہِ عَلَیْہِ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِہٖ شَبَھًا صَاحِبُکُمْ (یعنی نفسہ ﷺ) وَرَاَیْتُ جِبْرِیْلَ علیہ السلامُ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِہٖ شَبَھًا دِحْیَۃُ ۔ (و فی روایت ابن رمح دِحْیَۃُ بْنُ خَلِیْفَۃَ ۔ (رواہ مسلم ۔ مشکوٰۃ)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے مروی ہے، فرمایا نبی ﷺ نے انبیاء میرے سامنے پیش ہوئے تو میں نے دیکھا کہ موسیٰ شنوءۃ کے مردوں کے جیسے ہیں اور عیسیٰ ابن مریم کو دیکھا تو میں نے جن کو دیکھا ہے ان میں سے عروہ بن مسعود سے زیادہ مشابہ تھے اور ابراہیم کو دیکھا تو جن لوگوں کو میں نے دیکھا ہے ان میں سے تمہارے دوست (خود) سے زیادہ مشابہ تھے اور جبرئیل کو دیکھا تو یہ میرے دیکھے ہوئے لوگوں میں سے دحیہ بن خلیفہ سے

زیادہ مشابہ تھے۔

رَأَيْتُ رَبِّىْ فِىْ أَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ لِىْ يَا مُحَمَّدُ! أَتَدْرِىْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى فَقُلْتُ يَارَبِّ! فِى الْكَفَّارَاتِ قَالَ وَمَا الْكَفَّارَاتُ؟ قُلْتُ إِبْلَاغُ الْوُضُوْءِ أَمَاكِنَهٗ عَلَى الْكَرَاهِيَاتِ وَالْمَشْىُ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الصَّلٰوةِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ۔

(طب عن عبید اللہ بن ابی رافع عن ابیہ ۔ کنز)

لغات: رَأَيْتُ رَبِّىْ : میں نے اپنے پروردگار کو دیکھا۔ فِيْمَ يَخْتَصِمُ : کس بارے میں جھگڑتے ہیں۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن رافع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، فرمایا نبی ﷺ نے میں نے اپنے پروردگار کو بہترین صورت میں دیکھا، اس نے مجھ سے فرمایا اے محمد! کیا تم جانتے ہو کہ ملاء اعلیٰ کس باب میں جھگڑا کررہے ہیں (اختلافات کررہے ہیں) میں نے کہا اے میرے پروردگار! کفارات کے بارے میں۔ فرمایا کفارات کیا ہیں؟ میں نے کہا وضو کے پانی کو اس کے مقام پر باوجود ناپسند کرنے کے پہنچانا اور نماز کیلئے پیدل چلنا اور نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا۔

رَأَيْتُ رَبِّىْ فِىْ حَظِيْرَةٍ مِنَ الْفِرْدَوْسِ فِىْ صُوْرَةِ شَابٍّ عَلَيْهِ تَاجٌ يَلْتَمِعُ الْبَصَرَ۔

(طب فی السنتہ عن معاذ بن عفرا ۔ کنز)

ترجمہ: حضرت معاذ بن عفراء سے مروی ہے، فرمایا نبی ﷺ نے میں نے اپنے پروردگار کو فردوس کے ایک احاطہ میں ایک جوان کی صورت میں دیکھا جس پر تاج ہے جو نظر کو چکاچوند کررہا ہے، نظروں میں جگمگا رہا ہے۔

رَأَيْتُ رَبِّىْ فِىْ صُوْرَةِ شَابٍّ لَهٗ وَفْرَةٌ۔ (طب فی السنة عن ابن عباس ۔ کنز)

ترجمہ: حضرت ابن عباس سے مروی ہے، فرمایا نبی ﷺ نے میں نے اپنے پروردگار کو ایک جوان کی صورت میں دیکھا جس کو پٹے (زلفیں) بھی ہیں۔

بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى لَأَرَى الرِّىَّ يَجْرِىْ فِىْ أَظْفَارِىْ ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِىْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالُوْا فَمَا أَوَّلْتَهٗ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ "الْعِلْمَ"۔

(حم ق ن عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ۔ کنز العمال)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے، اس اثناء میں کہ میں سو رہا ہوں، میرے پاس ایک دودھ کا پیالہ لایا گیا تو میں نے اس سے پیا، یہاں تک کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ سیرابی میرے ناخنوں میں سے جاری ہے پھر میں نے اپنے بچے ہوئے کو عمر ابن خطاب کو دیا۔ لوگوں نے کہا آپ نے اس کی کیا تاویل فرمائی اے اللہ کے رسول! فرمایا علم۔ (کنز العمال)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم أَتَانِى اللَّيْلَةَ رَبِّىْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِىْ أَحْسَنِ صُوْرَةٍ قَالَ أَحْسَبُهٗ فِى الْمَنَامِ فَقَالَ يَامُحَمَّدُ! هَلْ تَدْرِىْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى ؟ قَالَ قُلْتُ

لا، قَالَ فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ اَوْ قَالَ فِيْ نَحْرِيْ فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ ! هَلْ تَدْرِيْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰى قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فِي الدَّرَجَاتِ، وَالْكَفَّارَاتُ الْمُكْثُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَ الْمَشْيُ عَلَى الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَ مَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ ، وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ ! اِذَا صَلَّيْتَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاِذَا اَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ قَالَ وَالدَّرَجَاتُ اِفْشَاءُ السَّلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ ۔ (اخرجہ الترمذی)

لغات : بَيْنَ كَتِفَيَّ ؛ دونوں شانوں کے درمیان ۔ وَجَدْتُ بَرْدَهَا ؛ میں نے اس کی ٹھنڈک محسوس کی ۔

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے، فرمایا نبی ﷺ نے آج رات (راوی نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں خواب میں) میرے پاس میرا پروردگار بہترین صورت میں آیا پھر فرمایا اے محمد! میں نے کہا حاضر حاضر اے میرے پروردگار اور سعادت در سعادت آپ ہی کیلئے ہے، فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ ملاء اعلیٰ کس بارے میں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے کہا جی نہیں۔ پس اس نے اپنا ہاتھ میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھا یہاں تک کہ میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں (یا یہ کہ میرے سینہ کے اوپر کے حصہ میں) پائی تو مجھے علم ہوگیا ان تمام کا جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہیں ۔ پھر فرمایا اے محمد ! کیا تم جانتے ہو کہ ملاء اعلیٰ کس چیز میں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے کہا جی ہاں۔ درجات اور کفارات میں ، اور کفارات یہ ہیں نماز کے بعد مسجدوں میں (نماز کے انتظار میں) ٹھہرنا اور جماعتوں میں حاضر ہونے کیلئے چل کر جانا اور ناپسندیدہ اوقات میں کامل وضو کرنا ۔ جس نے ایسا کیا، پابندی کی اس نے اچھی زندگی گزاری اور اچھی موت مرا۔ وہ اپنے گناہوں سے اس طرح الگ ہوجائے گا گویا کہ اس کی ماں نے اس کو ابھی جنا ہے ۔ پھر فرمایا اے محمد ! جب تم نماز پڑھو تو کہو (دعا کرو) یااللہ میں نیک کام کرنے کی توفیق مانگتا ہوں اور برائیوں کو چھوڑنے اور مسکینوں سے محبت رکھنے کی توفیق مانگتا ہوں اور جب تو اپنے بندوں کے ساتھ کسی آزمائش کا ارادہ فرمائے تو مجھ کو اس آزمائش سے بچا کر اپنی جانب قبض فرمالے اور فرمایا کہ درجات یہ ہیں : سلام کو پھیلانا اور کھانا کھلانا اور رات کے وقت میں جب سب سو رہے ہوں، نماز پڑھنا ہے ۔ (ترمذی)

عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَفَرَسُهٗ مَرْبُوْطَةٌ عِنْدَهٗ اِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ فَقَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ وَسَكَنَتِ الْفَرَسُ ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ وَكَانَ ابْنُهٗ يَحْيٰى قَرِيْبًا مِنْهَا فَاَشْفَقَ اَنْ تُصِيْبَهٗ فَلَمَّا اجْتَرَّهٗ رَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَآءِ حَتّٰى مَا يَرَاهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ، اِقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَاَشْفَقْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ تَطَأَ يَحْيٰى، وَكَانَ مِنْهَا قَرِيْبًا، فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَانْصَرَفْتُ اِلَيْهِ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ اِلَى السَّمَآءِ فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيْهَا

أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ فَخَرَجْتُ حَتّٰى لَا أَرَاهَا قَالَ وَتَدْرِي مَا ذَاكَ؟ قَالَ لَا قَالَ تِلْكَ الْمَلٰٓئِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا لَا تَتَوَارٰى مِنْهُمْ ۔ (اخرجه البخاری)

لغات : جَالَتِ الْفَرَسُ ؛ گھوڑی بھڑک اٹھی، بدکی ۔ مِثْلُ الظُّلَّةِ ؛ سائبان جیسا ۔ الْمَصَابِيحُ ؛ چراغ ۔ لَا تَتَوَارٰى ؛ پوشیدہ نہ ہوتے، چھپتے نہیں ۔

ترجمہ: حضرت اسید بن حضیرؓ سے مروی ہے اس اثناء میں کہ اُسید بن حضیر رات میں سورۂ بقرہ پڑھ رہے تھے اور ان کے پاس ان کی گھوڑی بندھی ہوئی تھی ۔ یکایک وہ گھوڑی بدکی تو وہ (اس پر) خاموش ہوگئے تو گھوڑی بھی ساکت ہوگئی پھر وہ پڑھنے لگے تو پھر وہ بدکنے لگی پھر وہ خاموش ہوگئے تو گھوڑی بھی ساکت ہوگئی پھر وہ پڑھنے لگے تو پھر وہ بدکنے لگی اور ان کا بیٹا یحیٰؒ اس کے پاس ہی تھا، انھیں ڈر ہوا کہ کہیں وہ اُسے کچل نہ ڈالے وہاں سے انھوں نے اس کو ہٹالیا پھر اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا تو آسمان دکھائی نہ دیا پھر جب انھوں نے صبح کی تو نبی ﷺ سے اس بات کو بیان کیا تو آپؐ نے فرمایا ابن حضیر تو پڑھتا جاتا، ابن حضیر تو پڑھتا جاتا۔ انھوں نے عرض کیا مجھے خوف ہوا یا رسول اللہ کہ وہ گھوڑی کے قریب تھا، اسے وہ کچل نہ ڈالے اس لئے میں بچے کی طرف لوٹ گیا اور پھر آسمان کی طرف سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک عجیب سائبان جیسا ہے جس میں بہت سے چراغ ہیں۔ پھر میں باہر نکل آیا تو وہ مجھے دکھائی نہ دیا۔ آپؐ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ عرض کیا جی نہیں ۔ فرمایا وہ فرشتے تھے، تمہاری آواز کے سبب نزدیک ہوجانا چاہتے تھے، اگر تم پڑھتے رہتے تو لوگ صبح میں آتے اور انھیں دیکھتے اور وہ ان سے چھپنے نہ پاتے۔

(بخاری)

بَابٌ فِي الْقُرْبِ وَالْمَعِيَّةِ

قرب اور معیت کے بارے میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ ۔ (الحدید ۔ آیت ۴)

وَهُوَ مَعَكُمْ ؛ اور وہ (خدا) تو تمہارے ساتھ ہے ۔ أَيْنَمَا كُنْتُمْ ؛ جہاں کہیں تم رہو ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اللہ تمہارے ساتھ ہے تم جہاں کہیں رہو۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۔ (البقرۃ ۔ آیت ۱۱۵)

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ؛ اللہ ہی کا ہے مشرق اور مغرب ۔ فَأَيْنَمَا ؛ پس جدھر کو ۔ تُوَلُّوْا ؛ منھ کرو، منھ پھیرو، متوجہ ہو۔ فَثَمَّ ؛ پس ادھر ہی ہے ۔ اسم اشارۂ بعید ۔ وَجْهُ اللّٰهِ ؛ خدا، خدا کا چہرہ، رضامندی، سامنا، روبرو، تجلی ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور اللہ ہی کا ہے مشرق و مغرب ۔ جہاں کہیں بھی تم (اللہ کی طرف) رُخ کرو اللہ تمہارے

روبرو ہے۔

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : وَ اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ۔ (البقرۃ ۔ آیت ۱۸۶)

وَاِذَا ، اور جب ۔ سَاَلَکَ ، تجھ سے سوال کریں ، پوچھیں ۔ عِبَادِیْ ، میرے بندے جمع عَبْدٌ یہ لفظ تین جگہ مستعمل ہوتا ہے :۔

(۱) مخلوق جیسے ۔ عَبْدُ اللّٰہ ۔ (۲) غلام جیسے عَبْدٌمَاْذُوْنٌ ، اجازت دادہ غلام ۔ عَبْدٌمُکَاتَبٌ ۔ نوشتہ داد غلام ۔

(۳) مطیع وفرماں بردار ۔ جیسے حضرت عمرؓ کا کہنا : کُنْتُ عَبْدَہٗ وَخَادِمَہٗ اور حضرت علیؓ کا کہنا ۔ وَیْحَکَ اَنَا عَبْدٌ مِنْ عَبِیْدِ مُحَمَّدٍ یہاں عَبْدٌ کے معنے اس طرح ہوتے ہیں کہ میں ایسی اطاعت کرنے والا ہوں جیسے زرخرید غلام ۔

عَنِّیْ ، مجھ سے سَاَلَہٗ ، اس سے پوچھا ۔ سَاَلَ عَنْہُ ، اس کا حال پوچھا ۔ فَاِنِّیْ ، پس بے شک میں ، میں قطعاً ۔

فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ، تو میں بے شک قریب ہوں ۔

واضح ہو بُعد تین قسم کا ہوتا ہے :۔

(۱) بُعدِ زمانی ۔ یعنی دو شخصوں کا زمانہ جُدا جُدا ہے ۔ گو مکان ایک ہو ۔

(۲) بُعدِ مکانی ۔ زمانہ ایک ہے مگر مکان جُدا جُدا ہے ۔ جیسے ہم اور مکہ میں رہنے والے ۔

(۳) بُعدِ خیالی ۔ یعنی چیز پاس ہے مگر اس کی طرف خیال نہیں جاتا ۔ مثلاً روپیہ جیب میں ہے اور آپ ہیں کہ ڈھونڈتے پھر رہے ہیں کیوں کہ اس کی طرف خیال نہیں جارہا ہے ۔ خدائے تعالیٰ سے ہم کو بُعد ہے تو خیالی نہ کہ زمانی و مکانی ۔

خدائے تعالےٰ کا وجود بالذات ہے اور ہمارا وجود بالعرض ۔ خدائے تعالیٰ کے اسماء وصفات کے ظہور سے ہمارا وجود ہے تو خدائے تعالےٰ کو ہم سے قربِ ذاتی ہے اور قربِ علمی بھی ہے کیونکہ وہ ہم کو جانتا ہے ، مگر ایسا نہیں ہے جیسا کہ بعض نادان سمجھتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ عرش پر بیٹھا ہوا ہے ، اور سب سے جُدا ہے اور لوگ کیا کررہے ہیں دیکھ رہا ہے بلکہ وہ شہ رگ سے بھی نزدیک تر ہے ۔ جدھر منہ پھیرو اُدھر اس کے جلوے ہیں وہ تمہاری جانوں میں بھی ہے ۔ کوئی چیز بغیر وجودِ حق کے ایک سیکنڈ باقی نہیں رہ سکتی ۔

ترجمہ : اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : اور (اے پیغمبر) جب میرا کوئی بندہ میری نسبت تم سے دریافت کرے تو میں اس کے پاس ہوں ۔

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ۔ (ق ۔ آیت ۱۶)

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ ، اور ہم انسان سے قریب تر ہیں ۔ زیادہ نزدیک ہیں ۔ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ، اس کی نبض سے ۔ اس کی شہ رگ سے جو ہمیشہ دھڑکتی رہتی ہے ۔ حرکت کرتی ہے ۔

ترجمہ :۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : اور ہم انسان سے اس کی شہ رگ سے بھی قریب تر ہیں ۔

صاحبو ! انسان کا مرکز اُس کی روح ہے ۔ شہ رگ میں خون ہوتا ہے ۔ خون میں لطیف بخار ہے ۔ لطیف بخار کو عالم مثال سے ربط ہے ۔ عالم مثال کو روح غیر مادّی سے ربط ہے ۔ اور اس کو اس کی حقیقت یا عین ثابتہ اور تجلیات اسماء وصفات سے علاقہ ہے ۔

ب کچھ ہے مگر کونسی چیز ہے جس کو وجودِ الٰہی احاطہ کیا ہوا نہیں ہے ۔ ذاتِ الٰہی ہر چیز سے قریب تر ہے ۔ ایک دوسرے کے لئے وسائط ہیں ۔ ذرائع ہیں مگر خدا سے ربط کسی ذریعہ کا محتاج نہیں ۔ لہٰذا بہ نسبت شہ رگ کے ، اللہ کو انسان کی انا سے زیادہ قرب ہے ۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَکَرَنِیْ فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ ذَکَرْتُهٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاٍ ذَکَرْتُهٗ فِیْ مَلَاٍ خَیْرٍ مِّنْهُمْ وَ اِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ ذِرَاعًا وَ اِنِ تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ بَاعًا وَاِنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُهٗ هَرْوَلَةً ۔

(البخاری)

لغات : ظَنِّ ؛ گمان ، خیال ۔ حِیْنَ یَذْکُرُنِیْ ؛ جب وہ یاد کرتا ہے ۔ شِبْرًا ؛ بالشت بھر ۔ ذِرَاعًا ؛ ہاتھ بھر ۔ بَاعًا ؛ دو ہاتھ کے پھیلاؤ برابر ۔

ترجمہ : حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے ، فرمایا نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں میرے بندہ کے گمان کے پاس ہوں جو وہ میرے متعلق کرے اور میں اس کے ساتھ ہی ہوں جب کہ وہ مجھے یاد کرے ۔ پھر اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے لوگوں کے گروہ میں یاد کرتا ہے تو میں بھی ایک گروہ میں یاد کرتا ہوں جو ان سے بہتر ہے ۔ پھر اگر وہ مجھ سے ایک بالشت نزدیک ہو تو میں اس سے ایک ہاتھ بھر نزدیک ہوتا ہوں اور اگر وہ میری جانب ایک ہاتھ نزدیک ہو تو میں اس سے ایک بام (دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر) نزدیک ہوتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چلتا ہوا آئے تو میں اس کے پاس دوڑتا ہوا آتا ہوں ۔

بَابٌ فِیْ قُرْبِ الْفَرَآئِضِ وَ النَّوَافِلِ

قربِ فرائض ونوافل کے بارے میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۔ السجدۃ (علق ۔ آیت ۱۹) [اس آیت کو پڑھیں تو سجدہ کریں]

وَاسْجُدْ ؛ اور خدا کے سامنے سر نگوں جھکا دو ، سجدے کرتے جاؤ ، ہمیشہ سر جھکائے رہو ۔ وَاقْتَرِبْ ؛ اور اس کی قربت اور نزدیکی حاصل کرو ۔

ترجمہ : اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : اور خدا کے سامنے سر جھکائے رہو ، سجدے کرتے جاؤ اور قرب خداوندی سے سرفراز و ممتاز ہو ۔

مَا تَحَبَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِاَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ اَدَاءِ مَاافْتَرَضْتُ عَلَیْهِ ۔ (الخطیب و ابن عساکر عن علی ۔ کنز)

ترجمہ : میں نے اپنے بندہ پر جو فرض کئے ہیں اس کی ادائی سے محبوب تر کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کے ذریعہ بندہ

میرا محبوب ہو جائے۔ (حضرت علی سے مروی ہے۔ کنز العمال)

يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى : مَنْ اَهَانَ لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَنِيْ بِالْمُحَارَبَةِ وَ اِنِّيْ لَاَسْرَعُ شَيْءٍ اِلٰى نُصْرَةِ اَوْلِيَائِيْ لَنِيْ لَا غْضَبُ لَهُمْ كَمَا يَغْضَبُ اللَّيْثُ الْحَرْبُ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ اَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِيْ عَنْ قَبْضِ رُوْحِ عَبْدِي الْمُؤْمِنِ وَهُوَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَاَكْرَهُ مُسَاءَتَهُ وَلَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ وَمَا تَعَبَّدَنِيْ عَبْدِي الْمُؤْمِنُ بِمِثْلِ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَلَا تَقَرَّبَ اِلَيَّ عَبْدِي الْمُؤْمِنُ بِمِثْلِ اَدَاءِ مَا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَلَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اُحِبَّهُ فَاِذَا اَحْبَبْتُهُ كُنْتُ لَهُ سَمْعًا وَبَصَرًا وَيَدًا وَمُؤَيِّدًا اِنْ سَاَلَنِيْ اَعْطَيْتُهُ وَاِنْ دَعَانِيْ اِسْتَجَبْتُ لَهُ وَاِنَّ مِنْ عِبَادِي الْمُؤْمِنِيْنَ لَمَنْ سَاَلَنِيْ مِنَ الْعِبَادَةِ فَاَكُفُّهُ عَنْهُ وَلَوْ اَعْطَيْتُهُ اِيَّاهُ لَدَخَلَهُ الْعُجْبُ وَاَفْسَدَهُ ذٰلِكَ وَاِنَّ مِنْ عِبَادِي الْمُؤْمِنِيْنَ لَمَنْ لَا يُصْلِحُهُ اِلَّا الْغِنٰى وَلَوْ اَفْقَرْتُهُ لَاَفْسَدَهُ ذٰلِكَ وَاِنَّ مِنْ عِبَادِي الْمُؤْمِنِيْنَ لَمَنْ لَا يُصْلِحُهُ اِلَّا الْفَقْرُ وَلَوْ اَغْنَيْتُهُ لَاَفْسَدَهُ ذٰلِكَ وَاِنَّ مِنْ عِبَادِي الْمُؤْمِنِيْنَ لَا يُصْلِحُهُ اِلَّا الصِّحَّةُ وَلَوْ اَسْقَمْتُهُ لَاَفْسَدَهُ ذٰلِكَ وَاِنَّ مِنْ عِبَادِي الْمُؤْمِنِيْنَ لِمَنْ لَا يُصْلِحُهُ اِلَّا السُّقْمُ وَلَوْ صَحَّحْتُهُ لَاَفْسَدَهُ ذٰلِكَ وَاِنِّيْ اُدَبِّرُ عِبَادِيْ بِعِلْمِيْ بِقُلُوْبِهِمْ اِنِّيْ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ۔

(ابن ابی الدنیا فی کتاب الاولیاء والحکیم وابن مردویہ حل فی الاسماء و ابن عساکر۔ کنز)

لغات : اَهَانَ ؛ اہانت کی۔ بَارَزَنِيْ بِالْمُحَارَبَةِ ؛ میرے مقابل جنگ کا اعلان کیا۔ مُسَاءَتَهُ ؛ اس کی تکلیف، اس کا برا سمجھنا۔ وَلَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ ؛ میرا بندہ ہمیشہ میرا قرب حاصل کرتا ہے۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :جس نے میرے کسی ولی کی اہانت کی تو اس نے میرے ساتھ جنگ کا اعلان کر دیا اور میں تمام چیزوں میں زیادہ تیز ہوں اپنے دوستوں کی امداد میں اور میں ان کیلئے غصہ کرتا ہوں جس طرح شیر غصہ کرتا ہے اور میں کسی چیز کے کرنے میں ایسا تردد نہیں کرتا جیسا کہ ایماندار بندہ کی روح قبض کرنے میں مجھے تردد ہوتا ہے وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اس کی ناراضی کو ناپسند کرتا ہوں حالانکہ وہ اس کیلئے ضروری ہے۔ کسی ایماندار بندہ نے میری ایسی عبادت نہیں کی جیسے کہ دنیا سے پرہیزگاری میں ہے اور ایماندار بندہ میری طرف مجھ سے اتنا نزدیک نہ ہوا جتنا کہ میں نے جو اس پر فرض کیا تھا اس کی ادائی میں ہوا۔ اور میرا بندہ نوافل کے ذریعہ نزدیک ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو محبوب بنالیتا ہوں پھر جب اُسے محبوب بنالیتا ہوں تو میں اس کی سماعت بصارت ، ہاتھ اور اس کی تائید کرنے والا ہوجاتا ہوں (اس کے ارادہ کا فاعل بن جاتا ہوں) وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اُسے دیتا ہوں، وہ مجھ سے دُعا کرتا ہے تو میں اس کی دُعا قبول کرتا ہوں اور میرے بعض ایماندار بندے ایسے بھی ہیں جو عبادت کے ذریعہ مجھ سے مانگتے ہیں تو میں ان کو اس چیز سے روک دیتا ہوں اور اگر میں ان کو وہ چیز دے دوں تو عُجب پیدا ہوجائے گا اور یہ چیز اس کو بگاڑ دے گی اور میرے ایماندار بندوں میں سے ایسے بھی ہیں کہ ان کو تونگر رکھنا ہی مصلحت ہے۔ اگر میں اُسے فقیر بنادوں تو وہ چیز اس کو بگاڑ دے اور میرے ایماندار بندوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جن کیلئے بیماری ہی زیادہ مناسب ہے اگر میں تندرست رکھوں تو یہ

بات اس کو بگاڑ دے اور بے شک میں زیادہ تدبیر والا ہوں ، میرے بندوں سے اپنے علم کی وجہ سے ان کے دلوں کے، میں زیادہ جاننے والا خبر رکھنے والا ہوں ۔ (کنز العمال)

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ قَالَ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّاافْتَرَضْتُ عَلَیْهِ ۔ وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اَحْبَبْتُهٗ ۔ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ فَکُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُبِهٖ وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّهٗ وَلَاِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّهٗ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُهٗ تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ یَکْرَهُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَکْرَهُ مُسَاءَتَهٗ وَلَابُدَّ لَهٗ مِنْهُ ۔ (اخرجه البخاری)

لغات : مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا ، جس نے میرے دوست، میرے ولی سے دشمنی کی ۔ فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِحَرْبٍ ، تو میں نے اس کیلئے جنگ کا اعلان کردیا ۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے، فرمایا نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس نے میرے کسی دوست سے دشمنی کی تو میں اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں اور میرا بندہ میری طرف کسی چیز سے ایسا قریب نہ ہوا جو مجھے زیادہ محبوب ہے بہ نسبت اس فریضہ کی ادائی کے جو میں نے اس پر فرض کردیا ہے اور میرا بندہ میری طرف قریب ہوتا چلا جاتا ہے نوافل کے ذریعہ یہاں تک کہ میں اُسے محبوب بنالیتا ہوں پھر جب میں اس کو محبوب بنالیتا ہوں تو میں اس کی سماعت بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی بصارت بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے ۔ اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اس کو ضرور دیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے تو میں اُسے ضرور پناہ دیتا ہوں اور مجھے کسی کام کے کرنے میں اس قدر تردد نہ ہوا جیسا کہ ایک ایماندار (کی جان لینے) سے جو موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اس کی ناراضی کو ناپسند کرتا ہوں حالانکہ وہ اس کیلئے ضروری ہے ۔ (بخاری)

بَابُ الْفَنَآءِ وَالْبَقَآءِ

فنا اور بقا کے بارے میں

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ رَمٰی ۔ (انفال ۔ آیت ۱۷)

وَمَا رَمَیْتَ ؛ اور تم نے نہیں پھینکا ۔ خواہ تیر کو ۔ پتھر کو یا مٹی کو ۔ اِذْ رَمَیْتَ ، جب کہ تم نے پھینکا ۔ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ رَمٰی ، بلکہ خدا نے پھینکا ۔

کنکریاں پھینکتے ہو تو تم ان پر (تیر باری نہیں کرتے)
ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور جب ان پر (تیر باری کرتے ہو) (یعنی تم جو کچھ کر رہے ہو اللہ کے حکم سے کر رہے ہو، لہٰذا وہ اللہ کا کام سمجھا جائے گا)۔ کنکریاں نہیں پھینکتے بلکہ حقیقتاً اللہ ہی ان پر تیر باری کرتا ہے (کنکر پھینکتا ہے)

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۔ (المؤمن ۔ آیت ۳)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؛ اس کے سوا کوئی برحق معبود نہیں ۔ سچ تو یہ ہے کہ سب خدا کے لئے ہیں ۔ اسی کے سامنے گردن تسلیم خم کرتے ہیں، مگر نادان خدا کو پتھروں میں مقید سمجھتے ہیں ۔ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ؛ سب کا انجام اُسی کی طرف ہے ۔ اُسی کے دربار میں دوبارہ حاضر ہونا ہے ۔ یہ احتیاج کا سلسلہ خدا ہی تک پہنچ کر رہ جاتا ہے ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس کے سوا کوئی معبود نہیں ۔ سب کا انجام اُسی تک ہے ۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُاللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۔ (الفتح ۔ آیت ۱۰)

اِنَّ الَّذِيْنَ ؛ بے شک جو لوگ ۔ يُبَايِعُوْنَكَ ؛ تمہارے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں ۔ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؛ وہ تو اللہ ہی کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں ۔ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ؛ ان کے ہاتھ پر خدا کا ہاتھ ہے ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بے شک جو لوگ تمہارے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی کے ہاتھ پر بیعت کر رہے ہیں ۔ خدا ہی کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : وَاَنَّ اِلٰی رَبِّكَ الْمُنْتَهٰی ۔ (النجم ۔ آیت ۴۲)

وَاَنَّ اِلٰی رَبِّكَ ؛ اور یہ کہ تمہارے رب کی طرف ۔ الْمُنْتَهٰی ؛ انتہاء ہے ۔ اُس کے دربار میں پہنچنا ہے ۔ سب کو جوابدہی کرنا ہے ۔ جیسا کرتا ہے ویسا بھرتا ہے ۔

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور یہ کہ تمہارے رب تک سب کو پہنچنا ہے ۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : اِلَی اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۔ (ہود ۔ آیت ۴)

اِلَی اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ؛ خدا کی طرف تمہارا مرجع و مآب ہے ۔ تم کو اس کے دربار میں جانا ہے ۔ اللہ ہی کی طرف تمہاری بازگشت ہے ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم کو اللہ کے دربار میں واپس جانا ہے۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۔ (البقرۃ ۔ آیت ۱۶۵)

اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ؛ کہ ساری قوت اللہ ہی کی ہے، کوئی خدا کے عذاب سے کسی کو بچا نہیں سکتا ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بے شبہ قوت تو صرف اللہ ہی کی ہے (فنائے ذات) ۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔ (الکہف ۔ آیت ۳۹)

ما شاء اللہ: (جو خدا چاہتا ہے ہوتا ہے)۔ لا قوۃ الا باللہ: (خدا کے سوا کسی کو قوت نہیں۔ کسی کو اور قوت ہے تو اسی سے)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے، کسی کو کچھ قوت ہے تو اسی کی۔

وقال اللہ تعالیٰ: إِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ۔ (المؤمن۔ آیت ۲۰)

إِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ: بے شک اللہ ہی سب کی باتیں سنتا ہے۔ سب کو دیکھتا ہے۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بیشک اللہ ہی سمیع و بصیر ہے (وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے)۔

وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الله عز وجل يوم القيامة: يا ابن آدم مرضت فلم تعدني فيقول يا رب كيف أعودك وأنت رب العالمين؟ قال أما علمت أن عبدي فلانا مرض فلم تعده أما علمت أنك لو عدته لوجدتني عنده. يا ابن آدم استطعمتك فلم تطعمني قال يا رب كيف أطعمك وأنت رب العالمين؟ قال أما علمت أنه استطعمك عبدي فلان فلم تطعمه أما علمت أنك لو أطعمته لوجدت ذلك عندي. يا ابن آدم استسقيتك فلم تسقني قال يا رب كيف أسقيك وأنت رب العالمين؟ فيقول استسقاك عبدي فلان فلم تسقه أما علمت أنك لو سقيته لوجدت ذلك عندي. (اخرجه مسلم۔ تیسیر)

لغات: مرضت فلم تعدني: میں بیمار ہوا تو تو نے میری عیادت نہیں کی۔ کیف اعودک: (اللہ) میں کس طرح تیری عیادت کرتا ہوں۔ استطعمتک: تجھ سے کھانا طلب کیا۔ استسقیتک: میں نے پانی طلب کیا۔ لوجدت ذلک عندی: تو اسے میرے پاس پاتا۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے فرمایا نبی ﷺ نے اللہ عزوجل قیامت کے روز فرمائے گا اے آدم کے بیٹے! میں بیمار ہو گیا تھا تو تو نے میری عیادت نہیں کی۔ وہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار! میں تیری کیسے عیادت کرتا ہوں حالانکہ تو تو تمام عالموں کا پروردگار ہے۔ فرمایا کیا تو نے یہ نہ جانا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہو گیا تھا تو تو نے اس کی عیادت نہیں کی۔ کیا تجھے علم نہ تھا کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا تو تو نے کھانا نہیں کھلایا۔ عرض کیا اے میرے پروردگار! میں تجھے کیسے کھانا کھلاتا حالانکہ تو تمام جہانوں کا پرورش کرنے والا ہے۔ فرمایا میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تو تو نے اس کو کھانا نہیں کھلایا۔ کیا تجھے علم نہ تھا کہ اگر تو اس کو کھانا کھلاتا تو اسے میرے پاس پاتا۔ اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے پانی مانگا تو تو نے مجھے پانی نہیں پلایا۔ عرض کیا اے میرے پروردگار! میں تجھے کیسے پانی پلاتا جب کہ تو تو رب العالمین ہے۔ تو فرمائے گا میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی طلب کیا تو تو نے اسے پانی نہیں پلایا۔ سن لے اگر تو اس کو پانی پلاتا تو تو اس کو میرے پاس پاتا۔

عَنْ أَبِي هُرَيرة رضى الله عنه قَالَ قَالَ رسولُ الله صلّى الله عليه وسلّم أصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ (أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلُ) ۔ (متفق عليه ۔ مشكٰوة)

لغات: أَصْدَقُ كَلِمَةٍ ؛ سب سے سچا کلمہ ۔ مَاخَلَا اللّٰہ ؛ خدا کو چھوڑ کر ۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرمایا نبی ﷺ نے کہ سب سے سچا کلمہ جس کو شاعر نے کہا ہے لبید کا قول ہے "خبردار ہو جاؤ کہ خدا کے سوا ہر چیز نابود ہے (باطل ہے)"۔

بابٌ فِي الْوِلَايَةِ

ولایت کے بارے میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۔ (البقرة ۔ آیت ۲۵۷)

وَلِيٌّ ؛ سرپرست، مددگار، حامی، والی ۔ وَلَاءٌ ؛ اَلْوَلْيُ ؛ قرب خواہ بلحاظ مکان ہو یا دین کے ہو، یا صداقت کے ہو، یا آخرت کے یا اعتقاد کے ہو ۔ وِلَايَة ؛ کسی معاملہ کا متولی ہونا، حاکم ہونا ۔ مَوْلٰی ؛ ولایت کرنے والا اور جس کی ولایت کی گئی بمعنی فاعل و مفعول دونوں آتا ہے ۔ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اللہ ایمان داروں کا والی ہے، ان کے کاموں کا متولی ہے ان کا یار و مددگار ہے، ان سے محبت رکھنے والا ہے ۔ يُخْرِجُهُمْ ؛ ان کو نکالتا ہے ۔ مِنَ الظُّلُمٰتِ ؛ ظلمتوں سے، تاریکیوں سے، سخت اندھیرے سے، قسم قسم کی جہالتوں سے ۔ اِلَى النُّوْرِ ؛ نور کی طرف، ہدایت کی طرف ۔

علم نور ہے ۔ جہل ظلمت ہے ۔ جس کو ایمان نہیں اس کو علم کہاں ؟ اور آتشِ غضبِ الٰہی سے نجات کدھر؟ دنیا میں علم صحیح نہ تھا اور اَلدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ پر صحیح اعتقاد نہ رکھا تو آخرت میں نجات کیونکر ہوگی؟ دوزخ کفر کی ایک صورت ہے جو غضبِ الٰہی کی موجب ہے ۔ امان چاہتے ہو تو ایمان پیدا کرو ۔ گناہوں کی سزا چند روز دوزخ میں رہنا ہے ۔ کفر اور بغاوت کی سزا حبسِ دوام اور خلود فی النار ہے ۔ یعنی ہمیشہ دوزخ میں رہنا ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اللہ ایمان والوں کا والی ہے ۔ وہ انھیں ظلمت (کفر) سے نکالتا ہے اور نور (ہدایت) کی طرف پہنچاتا ہے۔

صاحبو! دشمنانِ اسلام نے ایک غلط فہمی پھیلا رکھی ہے کہ اسلام بزورِ شمشیر پھیلایا گیا ہے ۔ وہ غلط پروپگنڈے کے عادی ہیں، وہ سفید جھوٹ کہنے سے نہیں ڈرتے، ان کے ضمیر پر تعصب کے گھٹا ٹوپ ابر چھا گئے ہیں، حق و باطل میں اُن کو تمیز نہیں، وہ اپنی طرح دوسروں کو بھی بدتمیز بنانا چاہتے ہیں ۔ کوئی ذرا قرآن کی آیتوں پر غور کرے، وہ تو فرماتا ہے ۔ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ؛ دین میں کوئی جبر و زبردستی نہیں ۔ وہ فرماتا ہے ۔ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ؛ کیا تم لوگوں کو ایمان لانے پر مجبور کرو گے، نہیں، ہرگز نہیں ۔ جو لوگ امن و امان اختیار کر کے باوجود کفر و شرک کے مسلمانوں کے دامنِ عطوفت میں پناہ لیتے ہیں اُن کی حفاظت کا ذمہ مسلمان لیتے ہیں، اُن کے حقوق کی حفاظت مسلمان کرتے ہیں ۔ وہ لوگ ذمّی کہلاتے ہیں ۔ جو حربی

(مسلمانوں سے جنگ کرنے والے) بھی چند روز کے لئے امن لے کر مسلمانوں کے ملک میں آتے ہیں تو ان کو امن دینے کا حکم ہے۔ وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ ، اور اگر کوئی مشرک تمہاری پناہ لینا چاہے تو تم اُس کو پناہ دو۔

کیا اس رحمۃ للعالمین نے اپنے دین کو بزورِ شمشیر پھیلایا؟ جو فرماتا ہے: ''جس نے ابوسفیان کے گھر میں پناہ لی، اُس کو امن ہے۔ جس نے مسجد حرام میں پناہ لی، اُس کو امن ہے، جس نے اپنے گھر کے دروازے بند کر لئے اُس کو امن ہے''۔ کیا اُس رحمۃ للعالمین نے زبردستی دین پھیلایا کہ جن کی تمام لڑائیوں میں مسلمانوں کی طرف سے کل تقریباً ڈھائی سو آدمی، اور کافروں کے تین چار سو آدمی مارے گئے۔ رحمۃ للعالمین نے حکم دیا۔ ''عورتوں کو نہ مارو، بچوں کو نہ مارو، بوڑھوں کو نہ مارو، گرجوں اور مندروں میں رہنے والوں کو نہ مارو۔ جو لڑنے جھگڑنے والے نہیں، کشت وخون کرنے والے نہیں، اُن پر رحم کرو، اُن کو چھوڑ دو''۔ قرآن میں کوئی غور کرے کہ اس میں جابجا قَاتِلُوْا ہے باب مُفَاعَلَة شرکت پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی اُن کو مارو جو تم کو مارنا چاہتے ہیں۔ بعض جگہ فَاقْتُلُوْا بھی ہے مگر کن کو؟ جو تم کو مارتے ہیں۔ مسلمانوں سے زیادہ روادار، صلح جو کوئی قوم نہیں۔

ذرا اس زمانہ کی موجودہ حالت پر غور کرو۔ لاکھوں کروڑوں پر بم باری ہو رہی ہے۔ قسم قسم کے آتشیں اسلحہ استعمال کئے جا رہے ہیں۔ رحم کا نام نہیں۔ نہ بچوں پر، نہ عورتوں پر، نہ بوڑھوں پر، نہ گرجوں میں بیٹھنے والے پادریوں پر، غرض کسی پر رحم نہیں آتا۔ اس زمانہ میں نہ مسجدوں کی کوئی حرمت ہے نہ گرجوں کی، نہ مندروں کی۔ ہزار ہزار، دو دو ہزار برس کے گرجے مسمار ہو رہے ہیں، شہر کے شہر تباہ و برباد ہو رہے ہیں۔ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ، خشکی اور تری دونوں میں فساد پھیل گیا ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ تاریخ کے صفحے پلٹو ''کروسیڈ'' (Crusades) کی لڑائیوں میں کیا کیا مظالم مسلمانوں پر نہیں توڑے گئے؟ صلیبی جنگوں میں کفار جو اپنے کو مجاہد کہتے تھے، اُن کے گھوڑے مسلمانوں کے خون میں تیرتے تھے۔ مگر اُس زمانے کے نامور سلطان صلاح الدین اعظم نے ان ظالموں سے کیسا نیک سلوک کیا، زمانہ جانتا ہے، تاریخ شہادت دیتی ہے۔ اگر ان پروپگنڈہ کرنے والوں کے دلوں میں ذرا بھی نورِ صداقت ہوتو ایسے جھوٹے الزام لگانے پر جرأت نہ کریں۔ مگر افسوس وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰۗــــُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ [اور جو کافر ہیں ان کے والی (اور ولی) شیطان صفت ہیں جو انہیں نور سے نکالتے ہیں اور ظلمت کی طرف پہنچاتے ہیں۔ اکیڈیمی] ۔ اُن کے دل میں صداقت ہی نہیں ہے تو اُن کی زبان سے سچی بات کیونکر نکلے گی۔ اب وقت آ گیا ہے۔ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ، قریب میں یہ ظالم جان لیں گے کہ اُن کا انجام کیا ہوگا؟

اچھا یہ جہاد کیا چیز ہے؟ کیا یہ زبردستی جنگ کرنا نہیں ہے؟ سنو! دشمنانِ دین نے جہاد کے لفظ کو ایک ہوّا بنا دیا ہے۔ جَهَدَ ۔ يَجْهَدُ ۔ جَهْدًا ، کوشش کرنا۔ جَاهَدَ ۔ يُجَاهِدُ ۔ مُجَاهَدَةً وَجِهَادًا ، باہم مل کر کوشش کرنا۔ قوم کی تعلیم میں کوشش کرنا بھی جہاد ہے، اصلاحِ اخلاق و عادات کرنا بھی جہاد ہے۔ تہذیبِ نفس کرنا اور نفس کو بری باتوں سے روکنا بھی جہاد ہے بلکہ جہادِ اکبر ہے۔ رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَى الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ ، ہم نے جہادِ اصغر سے واپس ہوکر جہادِ اکبر کی طرف رجوع کیا۔ اسلامی جنگ تہذیب اور امن کے قائم کرنے کے لئے ہوتی ہے اس واسطے وہ بھی جہاد ہے۔ کیونکہ وہ بہت بڑی کوشش ہے۔ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ ، اگر یہ بات نہ ہوتی کہ امن پسند یا حق پرست لوگوں کے ہاتھ سے، شریروں اور مفسدوں کو دفع نہ کیا جاتا تو رُوئے زمین تباہ ہو جاتی۔ ایک دوسری جگہ ہے وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ

وَمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا۔ اور اللہ اگر آدمیوں
النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ
میں ایک کو دوسرے سے دفع نہ فرماتا تو ضرور ڈھادی جاتیں خانقاہیں راہبوں کی، گرجے نصرانیوں کے اور کلیسے یہودیوں کے،
اور مسجدیں مسلمانوں کی جن میں بکثرت نام خدا لیا جاتا ہے۔ ان آیتوں سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں:۔

(۱) جنگ یا جہاد، امن کے برقرار رکھنے کے لئے کیا جاتا ہے۔

(۲) معابد میں اور یاد خدا کرنے میں کسی قسم کا نقصان اور خلل نہ پیدا ہو۔ کیا اس سے صاف ظاہر نہیں ہوتا کہ اسلام دوسرے مذاہب اور عبادت گاہوں کو برقرار رکھنا چاہتا ہے۔

اچھا! غیر مسلموں سے کیوں جزیہ لیا جاتا ہے اور مسلموں سے کیوں نہیں لیا جاتا؟

اس کا صاف جواب ہے کہ مسلموں سے زکوۃ لی جاتی ہے اور غیر مسلموں سے جزیہ۔ یہ جزیہ ہے کیا؟ ٹیکس حفاظت یا وار فنڈ (war fund)۔ جو لوگ جنگی خدمات نہیں ادا کرتے، امن و امان قائم رکھنے کی کوشش نہیں کرتے، ان سے یہ ٹیکس لیا جاتا ہے۔ حضرت ابو عبیدۃ ابن جراحؓ نے ان ذمیوں کا جزیہ واپس کر دیا جن کی حفاظت کر نہیں سکتے تھے۔ نیز وہ غیر مسلم جو بحیثیت حلیف کے مسلمانوں کے ساتھ ہو کر لڑیں، اُن سے ہرگز جزیہ نہیں لیا جائے گا۔ بعض اسلامی ممالک میں، جو جنگی تعلیم میں شریک نہیں ہوتے اُن سے ایسا ٹیکس لیا جاتا ہے۔ جزیہ کے لفظ میں کراہت کی کیا بات ہے اور وار فنڈ کے لفظ میں کیا خوبی ہے کہ جزیہ کے لفظ سے چراغ پا ہوتے ہیں اور وار فنڈ کے لفظ سے نہایت خوش، حالانکہ دونوں کا مقصد ایک ہے، غرض متحد ہے۔ اصل یہ ہے کہ ان دشمنانِ دین کو مسلمانوں کی عداوت نے ان بدگوئیوں پر برانگیختہ کیا ہے۔

اچھا! غیر مسلموں کو غلام بنا لینے کی کیا وجہ ہے جب کہ اسلام حریت اور مساوات کا علم بردار ہے؟

لوگوں کو غلامی کے لفظ سے دھوکا ہوتا ہے۔ اُن کا خیال روما کے غلاموں اور افریقہ کے غلاموں کی طرف جاتا ہے۔ اسلام ان مظالم سے پاک ہے، اسلام میں غیر تعلیم یافتہ و غیر تربیت یافتہ لوگ، تربیت یافتہ لوگوں کے زیر نگرانی دیئے جاتے ہیں، اس زمانہ میں حکم ہے کہ ان غلاموں یا غیر تربیت یافتہ یا اَن کلچرڈ (uncultured) اور اَن سیوی لائیزڈ (uncivilised) کو بھی وہی کھلائیں جو خود کھائیں، وہی پہنائیں جو خود پہنیں، کام لیں تو خود بھی ہاتھ بٹائیں۔ رسول خدا ﷺ نے آخری وقت بھی یہی وصیت کی کہ باندی غلاموں یا غیر تعلیم یافتہ اشخاص کے ساتھ نیک سلوک کیا جائے۔ اسلام کا حکم ہے۔ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا وَّ اٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ کچھ لے کر ان کو نوشتہ آزادی لکھ دو، اگر ان میں خیر کے آثار پاؤ یعنی اگر یہ تعلیم و تربیت یافتہ اور خوش کردار ہو جائیں تو اُن کو خدا کے دیئے ہوئے مال سے تم بھی تو کچھ دو۔

ذرا كَاتِبُوْهُمْ اور اٰتُوْهُمْ کے امر کو دیکھو۔ کیا وہ وجوب پر دلالت نہیں کرتا ہے، کیا غلامی نتیجہ ہے بے خبر ہونے کا اور آزادی اثر تہذیب و تمدن نہیں! عامۃ الناس کو صرف لفظِ غلام کے مشترک ہونے سے دھوکا ہو رہا ہے۔ اسلامی غلامی اور چیز ہے اور غیر مسلموں کی غلامی الگ بات۔ اسلامی غلام بادشاہ بھی ہوئے ہیں۔ اِس زمانے کے غلام آزاد ہو کر بھی ہیں وہی غلام کے غلام۔

ذرا خدا کو حاضر و ناظر جان کر وہ لوگ جو اسلام کے بزورِ شمشیر پھیلنے کا دعویٰ کرتے ہیں، فرمائیں کہ کیا غلاموں میں مسلم اور غیر مسلم دونوں قسم کے غلام نہ تھے؟ اگر اسلام میں ایسی زبردستی ہوتی تو کوئی کافر غلام زندہ نہ رہتا یا کوئی اپنے مذہب پر برقرار

نہ رہتا۔ حقائق الگ چیز ہیں اور جھوٹے پروپگنڈے الگ بات۔ چاند کے منھ پر خاک ڈالنے سے وہ چھپ نہیں سکتا۔ اسلامی غلامی کافروں کی رعیت بننے سے بدرجہا بہتر۔ غیر اقوام کے غلام یا رعایا کو کون سا آرام ہے، کونسی خوش حالی ہے؟ کیا حقوق حاصل ہیں؟ کچھ نہیں۔ امریکہ میں اور دوسرے مقاموں میں غلام آزاد کرا دیے گئے اور زبردستی آزاد کرا دیے گئے۔ مگر غور کر کے دیکھو تو ڈھاک کے وہی تین پات، وہی ذلت و خواری، آزادی سے کوئی کام کر نہیں سکتا۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : وَاللّٰهُ وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ ۔ (الجاثیۃ ۔ آیت ۱۹)

وَاللّٰهُ وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ : اور اللہ متقیوں اور پرہیزگاروں کا دوست ہے۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور اللہ متقیوں کا دوست ہے (سرپرست ہے)۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَاخَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَاهُمْ یَحْزَنُوْنَ ۔ (یونس ۔ آیت ۶۲)

اَلَآ : ہاں۔ اِنَّ اَوْلِیَـآءَ اللّٰهِ : بے شک اللہ کے ولی۔ لَاخَوْفٌ عَلَیْهِمْ : ان پر کسی قسم کا خوف نہیں ہے۔ وَلَاهُمْ یَحْزَنُوْنَ : اور نہ اُن کو کچھ حزن و ملال ہوگا۔ کسی قسم کا غم نہ ہوگا۔

ترجمہ:- ہاں اولیاء اللہ کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ کچھ حزن و ملال۔

صاحبو! ولی کون ہوتا ہے؟ اور اس کے معنٰی کیا ہیں؟ وَلِیَ ۔ یَلِیْ : کے معنٰی ہیں نزدیک ہونا۔ مقرب بننا۔ دوست، کارساز۔

فقراء کی اصطلاح میں کب ولی کا لفظ انسان پر صادق آئے گا؟ جب اس پر فنائیت طاری ہوگی، جب وہ خدائے تعالیٰ کے سواسب کو بھول جائے گا، بلکہ خدا کے سوائے کوئی باقی نہ رہے گا۔ خوف کس کو ہوتا ہے؟ جو اللہ تعالیٰ کی مخالفت کرتا ہے؟ جو اس کے احکام کا خلاف کرتا، اپنی نافرمانیوں سے ڈرتا ہے۔ دوستانِ خدا، خدا کی نافرمانی کیوں کرنے چلے؟ ان کا کام تو سراپا بندگی ہے۔ اور کس کو حزن و ملال ہوتا ہے؟ جو شخص کسی چیز کی خواہش کرتا ہے، اس کو چاہتا ہے۔ اس کے مفقود ہونے سے وہ شخص ناخوش ہوتا ہے۔ غمگین ہوتا ہے۔ خدا کے چاہنے والے، اللہ کے ولی نہ اس کی مخالفت کرتے ہیں نہ اس کے سوا کسی اور کو چاہتے ہیں۔ لہٰذا نہ ان کو کسی قسم کا خوف ہے اور نہ حزن و ملال۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰـکُمْ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ ۔ (الانفال ۔ آیت ۴۰)

فَاعْلَمُوْٓا : تو خوب جانو، یہ بات تم کو معلوم رہے۔ تم کو اس کا ضرور علم رہے۔ اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰـکُمْ : کہ اللہ تمہارا مولیٰ ہے۔ تمہارا کارساز ہے۔ تمہارا سرپرست ہے۔ تمہارا آقا ہے۔ سردار ہے۔ والی ہے۔ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ : کیا ہی اچھا مولیٰ ہے۔ اور کیا ہی اچھا مدد دینے والا ہے۔ کارساز بھی اچھا اور مددگار بھی اچھا۔ سرپرست بھی اچھا اور فتح و نصرت دینے والا بھی اچھا ہے۔

ترجمہ:- تو تم کو معلوم رہے کہ اللہ تمہارا مولیٰ ہے۔ کیا ہی اچھا مولیٰ ہے اور کیا ہی اچھا فتح و نصرت دینے والا ہے۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰـکُمْ وَهُوَ خَیْرُ النّٰصِرِیْنَ ۔ (آل عمران ۔ آیت ۱۵۰)

بَلِ اللّٰهُ : بلکہ اللہ۔ مَوْلٰـکُمْ : تمہارا مولیٰ۔ تمہارا کارساز۔ تمہارا یار و مددگار ہے۔ تمہارا آقا اللہ کے سوا کوئی نہیں۔ وَهُوَ

دشمنوں پر تم کو غالب کرنے والا ہے۔
خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ، اور وہ بہترین فتح و نصرت دینے والا ہے۔
ترجمہ:- بلکہ اللہ ہی تمہارا یار و مددگار ہے اور وہی بہترین فتح و نصرت دینے والا ہے۔
صاحبو! کافروں کا کہا ماننے کا انجام کیا ہے؟ دین سے برگشتہ ہوجانا، تباہی و بربادی میں گرفتار ہوجانا۔ دیکھ رہے ہو تم پہلے کیا تھے؟ کیا ہو رہے ہو؟ ان کافروں سے کسی قسم کی امید نہ رکھو۔ ان کو اپنا آقا نہ مانو۔ ان کو اپنا کارساز نہ سمجھو۔ اللہ تمہارا مولیٰ ہے۔ اُسی پر اعتماد کرنا اولیٰ ہے۔ اللہ ہی کے ہاتھ میں فتح و نصرت ہے۔ تم اطاعت کرو وہ نصرت دے گا۔

بَابٌ فِي الْعُبُوْدِيَّةِ

عبودیت کے بارے میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۔ (الذّٰریٰت ۔ آیت ۵۶)

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ ، میں نے جن وانس کو پیدا نہیں کیا۔ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ، مگر اس غرض سے کہ میری عبادت کریں۔ میری بندگی کریں۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے جن وانس کو اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری بندگی کریں (عبادت کریں)۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۔
(البقرۃ ۔ آیت ۲۱)

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ، اے لوگو! الف لام والے لفظ کو جب منادیٰ بنایا جاتا ہے اور یا حرف ندا لایا جاتا ہے تو بیچ میں اَيُّهَا یا هٰذَا لاتے ہیں۔ مگر لفظ اللہ پر بغیر هٰذَا اور اَيُّهَا کے یا حرف ندا آتا ہے۔ قرآن شریف میں اکثر يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ کے مخاطب مکی لوگ ہیں۔ اور يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ کے مخاطب مدنی لوگ۔

اُعْبُدُوْا ، بندگی اختیار کرو، عبادت کرو۔ عبادت انتہائی عاجزی کا نام ہے۔ طَرِيْقٌ مُعَبَّدٌ ، پامال راستہ جس کو لوگ بکثرت کچلتے ہوں، اس پر چلتے ہوں۔ خدائے تعالیٰ کو موجود بالذات سمجھنا اور ماسوا اللہ کو موجود بالعرض سمجھنا، خدائے تعالیٰ کو واجب الطاعت اور دوسرے صفات کمالیہ سے موصوف سمجھنا عبادت ہے۔ عبادت دل کی بھی ہوتی ہے جو عقیدہ کہلاتی ہے۔ اور اعضاء وغیرہ کی بھی، جیسے نماز، روزہ۔ ان دونوں میں دلی عبادت یعنی عقیدہ اصل ہے۔ بغیر علم صحیح و عقیدۂ صحیحہ کے نماز روزہ سب کچھ اکارت ہے۔ بدعقیدہ باغی ہے اور بداعمال، مجرم۔

رَبٌّ ، پروردگار، پالنے والا، پالنہار باب نَصَرَ۔ رَبَّكُمْ ، تمہارے پروردگار کو۔ اَلَّذِیْ ۔ جو۔ خَلَقَ ، یہ دو معنی میں آتا ہے (۱) نیست سے ہست کرنا، لیس سے ایس کرنا کتم عدم سے منصۂ وجود پر لانا (۲) اندازہ کرنا۔ جیسے خَلَقَ النَّعْلَ ، جوتی کا پیمانہ لیا، اس کا اندازہ کیا۔ جیسے فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ، اللہ کیا برکت والا ہے، سب اندازہ کرنے والوں سے

بہترین اندازہ کرنے والا ہے۔

خَلَقَكُمْ ، تم کو پیدا کیا۔ وَالَّذِيْنَ ، اوران لوگوں کو۔ مِنْ قَبْلِكُمْ ، جو تم سے پہلے تھے۔ لَعَلَّكُمْ ، شاید کہ تم ، تاکہ تم تَتَّقُوْنَ ، تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ اصل میں وَقْوٰی تھا وَقٰی یَقِیْ وِقَایَةً سے ہے جس کے معنے ہیں حفاظت کرنا ، بچاؤ کرنا ، پرہیز کرنا۔ اس سے باب افتعال سے اِتِّقَاءٌ ہے۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے لوگو! اپنے رب کی بندگی اختیار کرو۔ جس نے تم کو جامۂ ہستی پہنایا اور ان لوگوں کو بھی جو تم سے قبل گزرے ہیں تاکہ تم متقی بنو (پرہیزگار ہوجاؤ ، اس کے احکام کی اطاعت کرو ، ممنوعات سے بچو)۔

دیکھو! اس آیت میں بندوں کو شانِ ربوبیت کی طرف متوجہ کر رہا ہے کہ تم اس کی طرف امداد وجود میں ہر آن ، ہر لحظہ محتاج ہو ، موجود بالعرض ہو ، ہمیشہ موجود بالذات کی طرف محتاج ہو۔ چاند اپنی روشنی میں آفتاب کی طرف ہر آن ، ہر لحظہ محتاج رہتا ہے۔

دیکھو! کوئی کسی پر احسان کرتا ہے تو جس پر احسان کیا گیا وہ اس کا شکریہ ادا کرتا ہے ، اس کی خدمت کرتا ہے۔ پندرہ روپیہ ماہوار پر سپاہی جان دیتا ہے ☆۔ نوکر چاکر ماہوار یا ماہوار اور کھانے پر رات دن خدمت کرتے ہیں ، تو کیا اس پروردگار کی بندگی ضروری نہیں جس نے تم کو پیدا کیا اور ان کو بھی پیدا کیا جو تم سے پہلے گذرے ہیں اور اس کی پرورش کا سلسلہ برابر جاری ہے؟ اگر ایک لمحہ کے لئے امداد وجود روک دے تو دنیا نیست و نابود ہو جائے ، کوئی موجود نہ رہے۔

ذرا اپنی پیدائش پر غور کرو۔ سو سال پہلے تم کب تھے؟ پیدا ہوئے ہیں تو تمہاری کس خدمت کے عوض؟ یہ سب خدا کا فضل ہے ، خدا کی شانِ ربوبیت ہے۔ بڑے افسوس کی بات ہوگی اگر تم ان لوگوں کو جو تم سے پہلے مخلوق ہوئے ہیں ، جن کو خدا نے نیست سے ہست کیا ہے۔ جو تمہاری طرح خدا کے ہر آن ، ہر لحظہ محتاج تھے ان کو معبود مانو ، خدا کی طرح واجب الاطاعت سمجھو۔ ذرا سوچو! رام چندر جی کہاں ہیں؟ کرشن جی کہاں ہیں؟ گوتم بدھ کہاں ہیں؟ عزیر علیہ السلام کہاں ہیں؟ عیسیٰ علیہ السلام کہاں ہیں؟ سب خدا کے بندے تھے جو جس قدر بڑا ہوگا اُس سے آثار بندگی زیادہ ہی نمایاں ہوں گے۔

ع   آنانکہ غنی تر اند محتاج تر اند

لہٰذا کفر و شرک چھوڑو ، خدا کی بندگی اختیار کرو ، پرہیزگار بنو نہ کہ باغی ، سرکش۔ خدا کے فرمانوں سے سرتابی کرنے والے ، اس کے احکام کی تعمیل نہ کرنے والے نہ بنو۔ کس کی زبان ہے کہ خدا کے احسانات کو پورے طور سے بیان کر سکے؟

خوب سمجھو! عبدیت خدا سے بڑی نسبت ہے جو ناقابلِ زوال ہے۔ جتنا اپنی زندگی پر نظر کروگے اپنی چیزیں کھوتے جاؤگے۔ ذرا اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ پر غور کرو عبدیت کا مرتبہ رسالت سے بھی بڑھ کر ہے۔ رسالت زمانہ تبلیغ تک تھی ، عالم دنیا میں تھی۔ یہ عبدیت ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ۔ (ال عمران - آیت ۵۱)

اِنَّ اللّٰهَ ، بے شک اللہ۔ رَبِّیْ وَرَبُّكُمْ ، میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی۔ فَاعْبُدُوْهُ ، پس تم اس کی عبادت کرو ، اس کی

☆ سو برس پہلے انگریزوں کے زمانہ میں ایک سپاہی کی تنخواہ صرف 15 روپے ہوا کرتی تھی (اکیڈمی)

بندگی کرو۔ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۔ یہ سیدھا راستہ ہے۔

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بے شک اللہ میرا رب ہے اور تمہارا بھی۔ پس تم اس کی عبادت کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ۔ (النساء ۔ آیت ۱۷۲)

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ : ہرگز عار نہ کریں گے مسیح، برا نہ مانیں گے۔ نکف : مادہ ہے جدا ہونا، کراہت کرنا۔ اَنْ يَّكُوْنَ : کہ ہو۔ اصل میں عَنْ اَنْ يَّكُوْنَ ہے۔ عَبْدًا لِّلّٰهِ : اللہ کا بندہ۔ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ : اور نہ ملائکہ مقربین۔ خدا کے مقرب فرشتے، دربارِ الٰہی کے رہنے والے۔ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ : اور جو عار سمجھے، کراہت کرے۔ عَنْ عِبَادَتِهٖ : اس کی بندگی سے، اس کا بندہ ہونے سے۔ وَيَسْتَكْبِرْ : اور خود کو بڑا سمجھے، تکبر کرے، سرکشی کرے۔ فَسَيَحْشُرُهُمْ : پھر وہ عنقریب ان کو جمع کرے گا۔ اِلَيْهِ : اپنی طرف، اس کی طرف۔ جَمِيْعًا : سب کو۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مسیح اور (دربارِ الٰہی کے) مقرب فرشتے اللہ کے بندے ہونے سے ہرگز عار نہیں کریں گے اور جو اس کی (اللہ کی) بندگی سے عار کرے اور (خود کو بڑا سمجھے) تکبر کرے تو وہ عنقریب اُن سب کو اپنے پاس جمع کرے گا۔

صاحبو! بعض حضرات خیال کرتے ہیں کہ فرشتوں کا مرتبہ پیغمبروں سے زیادہ ہے مگر یہ صحیح نہیں۔ فرشتے غیر مادی ہیں ان کو قرب حق ہے۔ انسان نرا مادی نہیں، بلکہ روح اور تن دونوں کا مجموعہ ہے۔ انسان میں جو جامعیت ہے فرشتوں میں کہاں؟ فرشتوں کے علوم مخصوص اور محدود ہیں۔ حضرت انسان کا علم لامحدود ہے۔ "لَا يَنْقَطِعُ عِنْدَهٗ حَدَّهٗ" ہے، کہیں ختم نہیں ہوتا۔ لہٰذا جب انسان بُرے کام کرتا ہے تو وہ حیوانوں سے بدتر ہے، کیونکہ حیوانوں کو عقل نہیں، جو برائیوں سے مانع ہے۔ اور جب انسان اچھے کام کرتا ہے تو وہ فرشتوں سے اچھا ہے، کیونکہ باوجود موانع کے اچھا کام کرتا ہے۔

پیغمبروں کا کیا پوچھنا، خصوصاً سید المرسلینؐ کے ملائکہ سے افضل ہونے میں کیا کلام ہے۔ انسان کامل مسجود ملائک ہے، محل تجلی الٰہی ہے۔

آفریں آفرینش زدہ یہ اور نگ شہی ÷ نور چشم صاحب خانہ چراغ خانہ ہم
مقصد خلق جہاں مرآۃ اسماء وصفات ÷ زینت افزائے سریر و افسر شاہانہ ہم (حضرت صدیقی)

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ۔ (مریم ۔ آیت ۹۳)

اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ : آسمانوں اور زمین میں کوئی نہیں ہے۔ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ : مگر خدائے رحمٰن کے پاس حاضر ہوتا ہے۔ عَبْدًا : بندہ بن کر۔

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: آسمانوں اور زمین میں جو جو ہیں وہ دربارِ الٰہی میں بندہ بن کر حاضر ہوتے ہیں۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۗ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ

لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ۔ (اعراف ۔ آیت ۱۸۸)

قُلْ ، پیغمبر! تم کہہ دو ۔ لَآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ، میں اپنے لئے بھی مالک نہیں ، میرے لئے بھی میرے ہاتھ میں نہیں ۔ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ، نہ نفع نہ ضرر ۔ اِلَّا مَاشَآءَ اللّٰهُ ، مگر اسی قدر جس قدر خدا چاہے گا ۔ معمولی سمجھ کے لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم یا دوسرے کچھ خیر وشر کے مالک ہیں اور جو لوگ اپنے عدم ذاتی سے واقف ہوتے ہیں ، جو اپنے وجود بالعرض کے قائل ہیں ، جو یہ سمجھتے ہیں کہ خدا کے سوا کسی کے ہاتھ میں کچھ نہیں ، وہی بندگی کو سمجھتے ہیں ۔ وہ اپنی عاجزی کا ادراک رکھتے ہیں ۔ جو کچھ کرتے ہیں وہ سمجھ کر کرتے ہیں کہ یہ خدا کی قدرت اور اس کی قوت کا ظہور ہے ۔ ع

آنانکہ غنی تراند محتاج تراند ۔

بڑے لوگوں کو ان کی عاجزی اور فقر کا دوسروں سے زیادہ علم ہوتا ہے ۔ ان کے پاس شرک فی القدرت نہیں پھٹکتا ۔ وہ ہمیشہ اپنے پیش نظر لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ رکھتے ہیں ۔ بندگی میں جو مزے ہیں وہ خدائی کے دعوے میں نہیں ۔ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ ، اور اگر میں علم غیب رکھتا ۔ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ، تو بہت کچھ خیر اور فائدہ حاصل کر لیتا ۔ [اس فقر ذاتی جہلِ ذاتی کا نتیجہ کیا ہے ۔؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ، ہم نے تم کو خیر کثیر دیا ۔ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ، اور تم کو وہ سب کچھ بتا دیا جو تمہیں معلوم نہ تھا ۔ حدیث میں ہے: اُوْتِيْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ، مجھے اولین وآخرین سب کا علم دیا گیا ہے ۔ اگلے اور پچھلوں کے علم سے سرفراز کیا گیا ہے ۔ سب کچھ ہوا مگر خدا کے سامنے اس کی نسبت کرتے ، بندے کے بندے ، فقیر کے فقیر رہے ۔ اس فقیری پر صد مرحبا ، اس لاعلمی پر صد آفریں ۔] وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ، اور مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچتا ۔

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (پیغمبر!) تم کہہ دو: نفع ونقصان میرے ہاتھ میں اپنے لئے بھی کچھ نہیں مگر جتنا خدا چاہے اور اگر مجھے غیب کی باتیں معلوم ہوتیں تو بہت کچھ بھلائی حاصل کر لیتا اور مجھے کسی قسم کا نقصان نہ پہنچتا ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ "وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ" دَعَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا ۔ اَلْحَدِيْثَ وَفِيْهِ ۔ يَا فَاطِمَةُ اَنْقِذِیْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ۔

(رواه مسلم ۔ مشکوٰة)

لغات: لَمَّا نَزَلَتْ ، جب آیت اتری ۔ وَاَنْذِرْ ، اور ڈرایئے ۔ اَنْقِذِیْ نَفْسَكِ ، اپنے آپ کو بچالو ۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس وقت یہ آیت نازل ہوئی "اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ" تو نبی ﷺ نے قریش کو بلوایا اور اسی حدیث میں یہ ہے "اے فاطمہ! اپنی ذات کو آگ سے بچا کیونکہ میں اللہ کے مقابلہ میں تم لوگوں کیلئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں ۔

[بی بی فاطمہؓ اس وقت کمسن تھیں ۔ اکیڈیمی]

بابُ فِرَاسَةِ المُؤْمِنِ

مومن کی فراست کے بارے میں

(الحجر- آیت ۷۵)

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : اِنَّ فِی ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ -

اِنَّ فِی ذٰلِکَ ، بے شک اس واقعہ میں - لَاٰیٰتٍ ، البتہ نشانیاں ہیں ، عبرتیں ہیں ، قدرتِ الٰہی کے جلوے ہیں -

لِلْمُتَوَسِّمِیْنَ ، غور وفکر کرنے والوں کے لئے - فراست والوں کے لئے ، آثار سے نتائج نکالنے والوں کے لئے - وَسْمٌ ، نشان -

سِمَۃٌ ، نشان - سِیْمَا پیشانی ، علامت - تَوَسُّمٌ ، فراست ، ذکاوت ، عبرت حاصل کرنا -

ترجمہ :- ترجمہ : اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : بے شک اس واقعہ میں عبرت لینے والوں کے لئے نشانیاں ہیں ، علامات ہیں -

اِحْذَرُوْا فِرَاسَۃَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ وَیَنْطِقُ بِتَوْفِیْقِ اللّٰہِ - (ابن جریر عن ثوبان - کنز)

ترجمہ : حضرت ثوبانؓ سے مروی ہے : فرمایا ایماندار کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے اور اللہ کی توفیق سے بات کرتا ہے -

اِتَّقُوْا فِرَاسَۃَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ عزّوجلّ -

(الحکیم - طب عد عن ابی امامہ ابن جریر عن ابن عمر - ایضا)

ترجمہ : حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے فرمایا : بچو مومن کی فراست سے کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے -

اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی عِبَادًا یَعْرِفُوْنَ بِالتَّوَسُّمِ - (الحکیم والبزار عن انس - کنز)

ترجمہ : حضرت انسؓ سے مروی ہے : اللہ کے بندے ایسے بھی ہیں جو علامات سے پہچان جاتے ہیں -

اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی مَلٰٓئِکَۃً فِی الْاَرْضِ تَنْطِقُ عَلٰی اَلْسِنَۃِ بَنِیْ اٰدَمَ بِمَا فِی الْمَرْءِ مِنَ الْخَیْرِ وَالشَّرِّ -

(ک - ھب عن انسؓ)

ترجمہ : حضرت انسؓ سے مروی ہے : زمین میں اللہ تعالیٰ کے ایسے فرشتے ہیں جو آدمی کی زبان سے ایسی باتیں بول دیتے ہیں جو آدمی میں بھلائی یا برائی کے کچھ صفات ہوں -

اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِعَبْدٍ خَیْرًا جَعَلَ لَہٗ وَاعِظًا مِنْ نَفْسِہٖ یَاْمُرُہٗ وَیَنْھَاہُ - (فر عن ام سلمۃ - کنز)

ترجمہ : ام سلمہ سے مروی ہے فرمایا : جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کیلئے اس کی ذات ہی میں سے ایک واعظ مقرر کردیتا ہے جو اس کو حکم بھی دیتا ہے اور منع بھی کرتا ہے -

اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِعَبْدٍ خَیْرًا فَتَحَ لَہٗ قُفْلَ قَلْبِہٖ وَجَعَلَ فِیْہِ الْیَقِیْنَ وَالصِّدْقَ وَجَعَلَ قَلْبَہٗ وَاعِیًا لِمَا سَلَکَ فِیْہِ وَجَعَلَ قَلْبَہٗ سَلِیْمًا وَلِسَانَہٗ صَادِقًا وَخَلِیْقَتَہٗ مُسْتَقِیْمَۃً وَجَعَلَ اُذُنَیْہِ سَمِیْعَۃً وَعَیْنَیْہِ بَصِیْرَۃً -

(ابو الشیخ عن ابی ذر - کنز)

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کیلئے اس کے دل کا قفل کھول دیتا ہے اور اس میں (دل میں) یقین اور سچائی ڈال دیتا ہے اور اس کے دل کو اس راہ کا مبلغ بنادیتا ہے جس میں وہ چلتا ہے (یعنی اپنے ساتھ دوسروں کو بھی لے چلتا ہے) اور اس کے دل کو بے عیب بنادیتا ہے اور اس کی زبان کو سچا اور اس کی سیرت کو مستحکم بنادیتا ہے اور اس کے کانوں کو سننے والا اور اس کی آنکھوں کو دیکھنے والا بنادیتا ہے۔

مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَعْلَمَ مَا لَهٗ عِنْدَاللّٰهِ فَلْيَعْلَمْ مَا لِلّٰهِ عِنْدَهٗ۔ (حل غرابی هريرة حل عن سمرة - كنز)

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے مروی ہے جس کو اس بات کے جاننے سے خوشی ہو کہ اللہ کے پاس اس کے لئے کیا ہے تو وہ یہ جان لے کہ اللہ کے لئے اس کے پاس کیا ہے۔

بابٌ فِى خَوَارِقِ الْعَادَةِ

خلافِ عادت واقعات کے بارے میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ○ ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَىُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا۔ (کہف۔ آیت ۱۱'۱۲)

فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ؛ پھر ہم نے ان کے کانوں پر تھپک کر ان کو سُلا دیا۔ فِى الْكَهْفِ؛ غار میں۔ سِنِيْنَ عَدَدًا؛ سالہا سال تک۔ کئی سال، گنتی کے سال۔ ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ؛ پھر ہم نے ان کو اٹھایا۔ اٹھا کر کھڑا کردیا۔ لِنَعْلَمَ؛ تاکہ ہم سب کو معلوم ہوجائے۔ اَىُّ الْحِزْبَيْنِ؛ ان دونوں گروہوں میں سے کون۔ اَحْصٰى؛ زیادہ حساب کرنے والا ہے۔ کون زیادہ یاد رکھنے والا ہے۔ لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا؛ جس قدر مدت ٹھیرے۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: پھر ہم نے ان کو غار میں کانوں پر تھپک کر کئی سال سُلادیا۔ پھر ہم نے ان کو (نیند سے) اُٹھایا تاکہ معلوم کرلیں کہ اِن دونوں فرقوں میں سے کون صحیح گننے والا ہے اس مدت کو کہ وہ (غار میں) رہے۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (حَاكِيًا عَنْ مَرْيَمَ): قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ○ قَالَ كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَىَّ هَيِّنٌ وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا۔ (مریم۔ آیت ۲۰'۲۱)

قَالَتْ؛ مریم نے کہا۔ اَنّٰى؛ کیسے، کس طرح، کیونکر، کہاں سے؟ يَكُوْنُ لِىْ غُلٰمٌ؛ مجھے لڑکا ہوگا۔ وَلَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ؛ اور مجھے کسی آدمی نے ہاتھ نہیں لگایا۔ یہ کنایہ شادی اور جماع سے ہے۔ وَلَمْ اَكُ بَغِيًّا؛ اور میں زناکار اور بدکار بھی نہیں ہوں۔ بَغِىٌّ؛ بغیر تائے تانیث کے، بدکار عورت کو کہتے ہیں۔ قَالَ؛ جبرئیل نے کہا۔ كَذٰلِكِ؛ ایسے ہی خدا کا وعدہ ہے۔ وہ بے شوہر کے بیٹا دے سکتا ہے۔ قَالَ رَبُّكِ؛ تمہارے رب نے کہا، تمہارے خدا نے فرمایا۔ هُوَ؛ وہ۔ بے شوہر کے بیٹا دینا۔

عَلَیَّ هَیِّنٌ ؛ مجھ پر آسان ہے ۔ وَلِنَجۡعَلَهٗ ؛ اور تا کہ ہم اس کو کر دیں ۔ اٰیَةً لِّلنَّاسِ ؛ لوگوں کے لئے نشانی، معجزہ، کرشمہ قدرت ۔ وَرَحۡمَةً مِّنَّا ؛ اور رحمت ہمارے پاس سے ۔ وَکَانَ اَمۡرًا مَّقۡضِیًّا ؛ اور یہ کام تو فیصل شدہ ہے ۔ ہو کر رہے گا ۔ قضا و قدر اسی پر جاری ہوئے ہیں ۔

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ (مریم علیہا السلام کا قصہ بیان کرتے ہوئے) فرماتا ہے: کہا' مجھے کیونکر بیٹا ہو سکتا ہے جب کہ مجھے کسی آدمی نے ہاتھ تک نہیں لگایا اور نہ میں بدکار عورت ہوں ۔ (جبریل نے کہا) یوں ہی، تمہارے رب نے کہا کہ یہ مجھ پر آسان ہے اور تا کہ ہم اس کو لوگوں کے لئے کرشمۂ قدرت اور ہماری رحمت بنائیں ۔

صاحبو! جو لوگ معجزات کے قائل نہیں اور خدا کی قدرت کو اپنے لاطائل تخیلات میں قید کرنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بی بی مریم کا شوہر یوسف نجار تھا، یہ قرآن میں ہرگز نہیں ہے ۔ جس نے آدم کو بغیر ماں باپ کے پیدا کیا، کیا وہ عیسیٰؑ کو بغیر باپ کے نہیں پیدا کر سکتا؟ ہم کو ان مہملات میں پڑنے کی ضرورت نہیں ۔ ہم خدا کو قادر مطلق سمجھتے ہیں ۔ اس کی قدرت کو ہمارے خیال کے دائرے سے باہر سمجھتے ہیں ۔ خیر!

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : وَهُزِّیۡۤ اِلَیۡکِ بِجِذۡعِ النَّخۡلَةِ تُسٰقِطۡ عَلَیۡکِ رُطَبًا جَنِیًّا ۔ (مریم ۔ آیت ۲۵)

وَهُزِّیۡ ؛ اور ہلاؤ ۔ هَزَّ یَهُزُّ هَزًّا ؛ ہلانا ۔ اِلَیۡکِ ؛ اپنی طرف ۔ بِجِذۡعِ النَّخۡلَةِ ؛ جِذۡعٌ ؛ تنہ، درخت، ٹاٹ ۔ النَّخۡلَةِ ؛ درخت خرما، کھجور کا جھاڑ، تنۂ درخت خرما کو زور سے ہلاؤ ۔ تُسٰقِطۡ عَلَیۡکِ ؛ گریں گی تم پر، جھڑیں گی ۔ رُطَبًا جَنِیًّا ؛ تازہ کھجور ۔ جَنٰی یَجۡنِیۡ جَنۡیًا ؛ پھل توڑنا ۔ رُطَبٌ ؛ تازہ کھجور ۔

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور تنۂ خرما کو اپنی طرف زور زور سے ہلاؤ ۔ تم پر تازہ کھجوریں جھڑیں گی (ٹپکیں گی) ۔

عَنۡ اَبِیۡ هُرَیۡرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ عَلٰی اَهۡلِهٖ فَلَمَّا رَاٰی مَابِهِمۡ مِنَ الۡحَاجَةِ خَرَجَ اِلَی الۡبَرِّیَّةِ فَلَمَّا رَاَتِ امۡرَاَتُهٗ قَامَتۡ اِلَی الرَّحٰی فَوَضَعَتۡهَا وَاِلَی التَّنُّوۡرِ فَسَجَرَتۡهُ ثُمَّ قَالَتۡ "اَللّٰهُمَّ ارۡزُقۡنَا" فَنَظَرَتۡ فَاِذَا الۡجَفۡنَةُ قَدِ امۡتَلَاَتۡ قَالَ وَذَهَبَتۡ اِلَی التَّنُّوۡرِ فَوَجَدَتۡهُ مُمۡتَلِئًا قَالَ فَرَجَعَ الزَّوۡجُ قَالَ اَصَبۡتُمۡ بَعۡدِیۡ شَیۡئًا قَالَتِ امۡرَاَتُهٗ نَعَمۡ مِنۡ رَّبِّنَا وَقَامَ اِلَی الرَّحٰی فَذُکِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ علیه وسلَّم فَقَالَ اَمَا اِنَّهٗ لَوۡلَمۡ یَرۡفَعۡهَا لَمۡ تَزَلۡ تَدُوۡرُ اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَةِ ۔ (رواہ احمد ۔ مشکوۃ)

لغات: الرَّحٰی ؛ چکی ۔ التَّنُّوۡرِ ؛ بھٹی ۔ فَسَجَرَتۡهُ ؛ پھر اس کو سلگایا ۔ قَدِ امۡتَلَاَتۡ ؛ بھر گئی ہے ۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے ایک شخص اپنے گھر والوں کے پاس گیا پھر جب اس نے ان کی محتاجی کو دیکھا جو انہیں لاحق ہوئی ہے تو جنگل کی طرف نکل گیا پھر جب اس کی عورت نے دیکھا تو چکی کی طرف کھڑی ہوگئی اور چکی ڈالی اور تنور کی طرف گئی اور اس کو سلگا دیا ۔ پھر کہا یا اللہ ہمیں کھانے کو دے پھر اس نے دیکھا کہ پیالہ (برتن) بھر گیا ہے ۔ راوی نے کہا وہ گئی تنور کی طرف اور اس کو پایا کہ وہ بھی بھرا ہوا ہے ۔ راوی نے کہا کہ پھر اس کا شوہر لوٹا اور کہا کہ کیا تم نے میرے بعد کچھ چیز پائی تو اس کی بیوی نے کہا ہاں ہمارے پروردگار کی جانب سے اور چکی کی طرف کھڑا رہا پھر اس کا ذکر نبی ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا

سنو! اگر وہ اسے نہ اٹھاتا تو قیامت تک وہ پھرتی رہتی ۔ (احمد نے روایت کی ۔ مشکوۃ)

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَ عَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ رضی الله عنهما تَحَدَّثَا عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم فِيْ حَاجَةٍ لَهُمَا حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ فِيْ لَيْلَةٍ شَدِيْدَةِ الظُّلْمَةِ ثُمَّ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَنْقَلِبَانِ وَبِيَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عُصَيَّةٌ فَاَضَاءَتْ عَصَا اَحَدِهِمَا لَهُمَا حَتّٰى مَشَيَا فِيْ ضَوْئِهَا حَتّٰى اِذَا افْتَرَقَتْ بِهِمَا الطَّرِيْقُ اَضَاءَتْ لِلْاٰخَرِ عَصَاهُ فَمَشٰى كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِيْ ضَوْءِ عَصَاهُ حَتّٰى بَلَغَ اَهْلَهُ ۔

(رواه البخاری ۔ مشکوۃ)

لغات: شَدِيْدَةِ الظُّلْمَةِ : سخت اندھیری ۔ يَنْقَلِبَانِ : واپس لوٹتے ہوئے ۔ عُصَيَّةٌ : چھوٹی لاٹھی ۔ اَضَاءَتْ : روشن کر دیا ۔

ترجمہ: حضرت انس ابن اُسید اور عباد بن بشر دونوں نبی ﷺ کے پاس کسی ضرورت کیلئے باتیں کرتے رہے یہاں تک کہ سخت اندھیری رات کی ایک گھڑی گزر گئی ۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے لوٹ نکلے اور ہر ایک کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا عصا تھا تو ان میں سے ایک کا عصا ان دونوں کیلئے روشن ہوگیا یہاں تک کہ وہ اس کی روشنی میں چلتے رہے یہاں تک کہ جب دونوں کا راستہ علیحدہ ہوا تو دوسرے کا عصا بھی روشن ہوگیا پس ان دونوں میں سے ہر ایک اپنے اپنے عصا کی روشنی میں چلتا رہا اور اپنے گھر پہنچ گیا ۔

عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه قَالَ لَمَّا حَضَرَ اُحُدٌ دَعَانِيْ اَبِيْ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ مَا اُرَانِيْ اِلَّا مَقْتُوْلًا فِيْ اَوَّلِ مَنْ يُقْتَلُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَاِنِّيْ لَا اَتْرُكُ بَعْدِيْ اَعَزَّ عَلَيَّ مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَاِنَّ عَلَيَّ دَيْنًا فَاقْضِ وَاسْتَوْصِ بِاَخَوَاتِكَ خَيْرًا فَاَصْبَحْنَا فَكَانَ اَوَّلَ قَتِيْلٍ وَ دَفَنْتُهُ مَعَ اٰخَرَ فِيْ قَبْرٍ ۔ (رواه البخاری ۔ مشکوۃ)

لغات: وَاِنَّ عَلَيَّ دَيْنًا : اور مجھ پر قرض کا بوجھ ہے ۔ وَاسْتَوْصِ بِاَخَوَاتِكَ : اپنے بھائیوں کے ساتھ بھلائی سے رہنے کی وصیت کرو ۔

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب جنگ اُحد نزدیک ہوا تو میرے والد نے رات ہی میں مجھے بلایا اور کہا نبی ﷺ کے اصحاب میں سے پہلا جو شخص قتل ہوگا میں سمجھتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں اور میں نہیں چھوڑ رہا ہوں اپنے بعد میرے نزدیک تجھ سے زیادہ عزیز کسی کو سوائے رسول اللہ ﷺ کی ذات کے اور مجھ پر قرض ہے وہ ادا کر دینا اور اپنی بہنوں کے ساتھ بھلائی سے رہنے کی وصیت کو یاد رکھنا ۔ پھر جب صبح ہوئی تو وہ پہلے شہید تھے اور میں نے ان کو ایک دوسرے شخص کے ساتھ قبر میں دفن کر دیا ۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ رضی الله عنهما قَالَ اِنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوْا اُنَاسًا فُقَرَاءَ وَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ اَوْسَادِسٍ وَاَنَّ اَبَابَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ وَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ وَاَنَّ اَبَابَكْرٍ رضی الله عنه تَعَشّٰى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰى صُلِّيَتِ الْعِشَاءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰى تَعَشَّى النَّبِيُّ

صلى الله عليه وسلم فجاء بعد ما مضى من الليل ما شاء الله قالت له امرأته ما حبسك عن أضيافك قال أوما عشيتيهم قالت أبوا حتى تجيء فغضب وقال والله لا أطعمه أبدا فحلفت المرأة أن لا تطعمه وحلف الأضياف أن لا يطعموه قال ابو بكرؓ هذا من الشيطن فدعا بالطعام فأكل وأكلوا فجعلوا لا يرفعون لقمة إلا ربت من أسفلها أكثر منها فقال لامرأته يا أخت بني فراس ما هذا قالت وقرة عيني إنها الآن لأكثر منها قبل ذلك بثلاث مرار فأكلوا وبعث بها إلى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر أنه أكل منها ۔ (متفق عليه ۔ مشكوۃ)

لغات : تعشیٰ ؛ رات کا کھانا کھایا ۔ ثم لبث ؛ پھر ٹھہرے رہے ۔ ابوا ؛ انھوں نے انکار کیا ۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن ابوبکرؓ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ اصحاب صفہ چند ضرورت مند لوگ تھے اور نبی ﷺ نے فرمایا جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو تو وہ تیسرے کو لے جائے اور جس کے پاس چار آدمیوں کا کھانا ہو تو وہ پانچویں یا چھٹے کو لے جائے اور ابوبکر تین آدمیوں کو لائے اور نبی ﷺ دس آدمیوں کو اور ابوبکر نے رات کا کھانا نبی ﷺ کے پاس کھایا پھر ٹھہرے رہے یہاں تک کہ عشاء پڑھی گئی پھر نماز سے واپس آئے پھر ٹھہرے رہے یہاں تک کہ نبی ﷺ نے رات کا کھانا تناول فرمایا اور (ابوبکر صدیقؓ) رات کا کچھ حصہ جو اللہ نے چاہا گزارنے کے بعد (گھر) آئے تو آپ کی بی بی نے کہا آپ کے مہمانوں سے آپ کو کس نے روک دیا تو کہا کیا تم نے ان کو رات کا کھانا نہیں کھلایا ۔ کہا، انھوں نے انکار کیا یہاں تک کہ آپ آجائیں تو آپ غصہ ہوگئے اور کہا خدا کی قسم میں (اس کھانے کو) ہرگز نہیں کھاؤں گا تو آپ کی بی بی نے بھی قسم کھالی کہ وہ اسے نہیں کھائیں گی اور مہمانوں نے بھی قسم کھالی کہ وہ اس کو نہ کھائیں گے ۔ پھر ابوبکرؓ نے کہا یہ سب کچھ شیطان کی جانب سے تھا پھر کھانا منگوایا اور آپ بھی کھائے اور وہ بھی کھائے ۔ پس وہ کوئی نوالہ نہ اٹھاتے تھے مگر یہ کہ اس کے نیچے سے اس سے زیادہ بڑھ کر آجاتا تھا تو آپ نے اپنی بی بی سے کہا اے بنی فراس کی عورت یہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا اور (آپ کے) میرے آنکھوں کی بھی ٹھنڈک ہے، اب تو وہ پہلے سے بھی تین گنا زیادہ ہے پھر وہ کھائے اور اسے نبی ﷺ کے پاس بھیجے اور یہ ذکر کیا گیا کہ آپؐ نے بھی اس میں تناول فرمایا ۔

عن عائشة رضی الله عنها قالت لما مات النجاشي كنا نتحدث أنه لا يزال يرى على قبره نور ۔

(رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ جب نجاشی کا انتقال ہوا تو ہم کہا کرتے تھے کہ بے شبہ ان کی قبر پر ہمیشہ نور دکھتا رہے گا ۔

عن ابن عمر أن عمر رضي الله عنهما بعث جيشا وأمر عليهم رجلا يدعى سارية فبينما عمر

یَخْطُبُ فَجَعَلَ یَصِیْحُ یَا سَارِیَ ! اَلْجَبَلَ فَاسْنَدْنَا ظُهُوْرَنَا اِلَی الْجَبَلِ فَهَزَمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی ۔

(رواه البیهقی فی دلائل النبوۃ)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے لشکر بھیجا اور اس پر ایک شخص کو جو ساریہ کے نام سے یاد کیا جاتا تھا، امیر بنایا پھر اس اثناء میں کہ حضرت عمر خطبہ دے رہے تھے، چیخنے لگے اے ساریہ پہاڑ کو (لازم کرلے) [پھر لشکر کی جانب سے قاصد آیا تو کہا اے امیر المومنین ہم دشمن کے مقابل ہوئے تو انھوں نے ہم کو شکست دے دی پھر یکا یک ایک چیخنے والے نے چیخ لگائی کہ اے ساریہ پہاڑ کو لازم کرلے] تو ہم نے اپنی پیٹھیں پہاڑ سے لگادیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کو (دشمن کو) شکست دے دی۔

عَنْ ابی هریرۃ رضی اللّٰه عنه قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وسلّم هَلْ سَمِعْتُمْ بِمَدِیْنَةٍ جَانِبٌ مِنْهَا فِی الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِنْهَا فِی الْبَحْرِ قَالُوْا نَعَمْ فَقَالَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَغْزُوَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِنْ بَنِیْ اِسْحٰقَ فَاِذَا جَاؤُوْهَا نَزَلُوْا فَلَمْ یُقَاتِلُوْا بِسِلَاحٍ وَلَمْ یَرْمُوْا بِسَهْمٍ قَالُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ فَیَسْقُطُ اَحَدُجَانِبَیْهَا فِی الْبَحْرِ ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ الثَّانِیَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ فَیَسْقُطُ جَانِبُهَا الْاٰخَرُ ۔

(الحدیث ۔ مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے فرمایا نبی ﷺ نے کیا تم نے کسی ایسے شہر کے متعلق کچھ سنا ہے جس کا ایک کنارہ خشکی میں ہے اور ایک کنارہ اس کا سمندر میں ہے۔ انھوں نے کہا جی ہاں (ہم نے سنا ہے) تو فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ جنگ کریں گے اس شہر سے ستر (۷۰) ہزار بنی اسحٰق پھر جب وہ آئیں گے اس کے پاس اور اتریں گے تو نہ کسی ہتھیار سے جنگ کریں گے اور نہ کوئی تیر پھینکیں گے وہ کہیں گے "لا اِلٰہَ اِلّا اللّٰہ واللّٰہ اکبر" تو اس کا ایک حصہ سمندر میں گرجائے گا پھر دوبارہ کہیں گے "لا اِلٰہَ اِلّا اللّٰہ واللّٰہ اکبر" تو اس کا دوسرا حصہ گرجائے گا۔

فِیْ فَضْلِ مَنْ یُخَالِطُ النَّاسَ

لوگوں سے راہ و رسم رکھنے کی فضیلت کے بیان میں

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : لَتُبْلَوُنَّ فِیْٓ اَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْٓا اَذًی کَثِیْرًا ۔

(آل عمران ۔ آیت ۱۸۶)

لَتُبْلَوُنَّ : البتہ تم مبتلا کئے جاؤ گے، تمہارا امتحان لیا جائے گا۔ تمہاری آزمائش ہوگی۔ فِیْٓ اَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ : تمہارے مالوں اور تمہاری جانوں میں یعنی تمہارے مال کو نقصان ہوگا، تم مرو گے یا مارے جاؤ گے۔ دیکھنا اس امتحان میں ہمت

نہ ہارنا۔ وَلَتَسْمَعُنَّ ؛ اور تم ضرور سنو گے اور تم کو سننا پڑے گا۔ اور یہ بات تمہاری سماعت تک پہونچے گی، تم کو مسموع ہوگا۔ مِنَ الَّذِيْنَ ؛ ان لوگوں سے۔ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ؛ جن کو کتاب دی گئی ہے۔ یعنی یہود و نصاریٰ۔ مِنْ قَبْلِكُمْ ؛ تم سے پہلے۔ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا ؛ اور ان لوگوں سے جنھوں نے شرک کیا، مشرکوں سے۔ غیر اہل کتاب سے۔ اَذًى كَثِيْرًا ؛ بڑی ایذا رساں باتیں۔ یعنی اہل کتاب اور مشرکین تم کو بہت کچھ برا بھلا کہیں گے۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: البتہ جان و مال میں تمہارا امتحان ہوگا۔ تم کو اہل کتاب (یہودیوں، نصرانیوں) اور مشرکین سے بڑی ایذا دہ باتیں سننی پڑیں گی۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : وَلَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۔ (النسآء ۔ آیت ۱۰۴)

وَلَا تَهِنُوْا ؛ اور سستی نہ کرو، ہمت نہ ہارو، کمزور نہ ہو۔ فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ؛ قوم سے لڑنے میں، ان کی کھوج میں، ان کی تلاش میں، ان کے تعاقب میں۔ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ ؛ اگر تم کو تکلیف ہے، رنج والم ہے۔ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ؛ تو ان کو بھی تکلیف ہے جیسے تم کو تکلیف ہے۔ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ ؛ اور تم کو خدا سے اُمید ہے۔ مَا لَا يَرْجُوْنَ ؛ جو اُمید اُنھیں نہیں، تم کو بڑے ثواب کی اُمید ہے اور اُنھیں نہیں۔ اور جو تم کو اُمید و رجا ہے اُنھیں کہاں؟ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ؛ اور اللہ بڑا علم و حکمت والا ہے۔ بڑا علیم ہے بڑا حکیم ہے۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور (دشمن) قوم کی تلاش میں (ان کے تعاقب میں) سُستی نہ کرو۔ اگر تم کو تکلیف ہوتی ہے تو اُنھیں بھی ویسی ہی تکلیف ہوتی ہے، جیسی تم کو ہوتی ہے۔ اور تمھیں تو اللہ سے بڑی بڑی اُمیدیں وابستہ ہیں۔ جو اُنھیں نہیں اور اللہ علیم ہے حکیم ہے۔

اِنَّ الْمُسْلِمَ الَّذِيْ يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ اَفْضَلُ مِنَ الَّذِيْ لَا يُخَالِطُ وَلَا يَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ۔ (کنز)

لغات: يُخَالِطُ النَّاسَ ؛ لوگوں میں گھلتا ملتا ہے، تعلقات رکھتا ہے۔ يَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ ؛ ان کے تکلیف دینے پر صبر کرتا ہے۔

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے بے شک وہ مسلمان جو لوگوں سے تعلقات رکھتا ہے اور ان کی ایذا دہی پر صبر کرتا ہے، زیادہ بہتر ہے اس (مسلم) سے جو ان سے راہ و رسم نہیں رکھتا ہے اور نہ ان کی ایذا دہی پر صبر کرتا ہے۔

مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعٰى لَهٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى ۔ (احمد، مسلم عن النعمان بن بشير ۔ كنز)

لغات: تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ ؛ ایک دوسرے سے محبت کرنا، ایک دوسرے پر رحم کرنا اور ایک دوسرے پر مہربانی کرنا۔

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے ایمانداروں کی مثال ایک دوسرے سے محبت کرنے اور ایک دوسرے پر رحم کرنے اور ایک دوسرے پر مہربانی کرنے میں ایک جسم کی سی ہے کہ جب اس میں سے کوئی عضو بیمار ہوجاتا ہے تو جسم کے تمام اعضاء ایک دوسرے کو بیداری اور بخار کی جانب کھینچتے ہیں۔ (کنز العمال)

بَابُ الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ

نیکی یا معروف بات کے حکم دینے کے بارے میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِیْنَ۔ (الحجر۔ آیت ۹۴)

فَاصْدَعْ: پس صاف صاف کہہ دو، بے فکری سے کہہ دو، بے ساختہ کہہ گزرو۔ صَدْعٌ: شگاف۔ صُدَاعٌ: دردِ سر، جس سے سر پھٹا جارہا ہو۔ بِمَا تُؤْمَرُ: جس کا تمہیں حکم دیا جارہا ہے۔ وَاَعْرِضْ: اعراض کرو، منہ پھیرلو، پرواہ نہ کرو۔ عَنِ الْمُشْرِكِیْنَ: مشرکین سے، ان مشرکوں کا خیال نہ کرو۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: پس بے ساختہ کہہ دو جو تمہیں حکم دیا جارہا ہے اور ان مشرکوں کا کچھ خیال نہ کرو۔ (اور ان کی بیہودہ گفتگو کی پرواہ نہ کرو)۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: كُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

(ال عمران۔ آیت ۱۱۰)

كُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ: تم اچھی جماعت تھے۔ یہاں كُنْتُمْ بمعنی "تم تھے" مگر اس سے مراد "ہو تم" ہے یا اس کے معنے یہ ہیں کہ تم ہمارے علم میں تھے، اور ہم پہلے ہی سے جانتے تھے کہ تم بہترین جماعت ہو۔ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ: نکالی گئی لوگوں کے لئے، انتخاب کی گئی، دوسروں سے ممتاز بنائی گئی۔ کیسی جماعت؟ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ: اچھی بات کا حکم کرتے ہو۔ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ: اور بری بات سے منع کرتے ہو۔ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ: اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ اس میں دو باتیں ہیں۔ پیش از پیش امتِ محمدیؐ کا حال بیان کیا گیا ہے اور وہ اس کے موافق نکلی بھی یعنی اس میں پیش گوئی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اُمتِ محمدیؐ کسی غلطی اور باطل دینی بات پر متفق نہ ہوگی اور اس میں اجماع کا شرعی ہونا نکلتا ہے۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (مسلمانو!) تم اچھی جماعت ہو جو لوگوں کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ اچھی باتوں کا حکم کرتے اور بری باتوں سے منع کرتے ہو اور تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

صاحبو! تمہاری صفت اللہ تعالیٰ نے کیا بیان کی؟ اچھی بات کا حکم کرنا، بری بات سے روکنا۔ اب وہ صفت تم میں کہاں رہی؟ تم میں چاپلوسی آگئی ہے اور حق بات کہنے سے ڈر پیدا ہوگیا ہے۔ بے اصل مذہب والے، صریح بدکاری کرنے

والے، اپنے خیالات کی تبلیغ کرتے ہیں۔ اور تمہارے کان پر جُوں تک نہیں رینگتی۔ جھوٹے پروپیگنڈوں سے دشمن تمہارے مذہب پر حملہ کر رہے ہیں مگر تمہاری غیرت میں حرکت پیدا نہیں ہوتی۔ تم بے حمیتی کو رواداری سمجھتے ہو اور تمہارے دشمن روز بروز اپنے باطل پر جری ہوتے جا رہے ہیں۔ تم ان کے باطل کو سنتے ہو اور وہ تمہارے حق کو نہیں سنتے۔ جرأت سے اور بار بار کہنے سے اثر ہو ہی جاتا ہے۔ جب کسی بری بات کو عام طور سے ہوتا دیکھتے ہیں تو اس کے برے ہونے کا احساس باقی نہیں رہتا، نفس عادی ہوجاتا ہے، غیرت چلی جاتی ہے۔ مذہب کی جڑیں کھوکھلی ہوجاتی ہیں اور وہ مضبوط اعتقاد باقی نہیں رہتا جو ہونا چاہئے۔ اس کا انجام آپ جانتے ہیں کہ کیا ہے؟ کفر، شرک، فسق، فجور۔ قرآن تم کو جھنجوڑتا ہے، تمہارے منہ پر پانی مارتا ہے کہ بیدار ہوجاؤ۔ مگر تم کچھ ایسے سوئے ہو کہ خدا ہی تم کو اٹھائے تو اٹھو۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِيْ أُمَّةٍ قَبْلِيْ إِلَّا كَانَ لَهٗ فِيْ أُمَّتِهٖ حَوَارِيُّوْنَ وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهٖ وَيَقْتَدُوْنَ بِأَمْرِهٖ ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ وَيَفْعَلُوْنَ مَا لَا يُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَيْسَ وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ الْإِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ۔
(رواہ مسلم۔ مشکوۃ)

لغات: بَعَثَهُ اللّٰهُ: جسے اللہ نے بھیجا، مبعوث فرمایا۔ حَوَارِيُّوْنَ: ساتھی، اصحاب۔ خُلُوْفٌ: بعد میں آنے والے۔ جَاهَدَهُمْ: ان سے مقابلہ کیا۔ حَبَّةُ خَرْدَلٍ: رائی کا دانہ۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے، فرمایا نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو مجھ سے پہلے اس کی اُمت میں نہیں بھیجا مگر یہ کہ اس کی اُمت میں سے اس کے حواری تھے اور اصحاب تھے جو اس کے طریقہ کو لیا کرتے تھے اور اس کے حکم کی پیروی کیا کرتے تھے۔ پھر یہ حال ہوگیا کہ ان کے قائم مقام ہوئے ایسے خلف جو کہتے ہیں ایسی چیز کہ وہ کرتے نہیں ہیں اور کرتے ہیں وہ عمل جس کا حکم نہیں۔ جو شخص ان کا مقابلہ کیا اپنے ہاتھ سے تو وہ مومن ہے اور جس نے اُن سے زبان سے مقابلہ کیا تو وہ بھی مومن ہے، جس نے اُن سے اپنے دل میں مخالفت کی تو وہ بھی مومن ہے اور اس کے پرے رائی کے دانہ برابر بھی ایمان نہیں۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلّم بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيْبًا وَ سَيَعُوْدُ كَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ۔ (رواہ مسلم۔ مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے، فرمایا نبی ﷺ نے اسلام کی ابتداء بے یار و مددگاری کے حال میں ہوئی اور قریب میں وہ جس طرح شروع ہوا ہے ویسا ہی ہوجائے گا بس خوشخبری ہے بے یار و مددگار لوگوں کیلئے۔

عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه و سلّم كَلَامُ ابْنِ اٰدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهٗ إِلَّا أَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ أَوْ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ أَوْ ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى۔ (اخرجه الترمذی)

ترجمہ: حضرت ام حبیبہؓ سے مروی ہے، کہا نبی ﷺ نے فرمایا آدمی کی بات اس کیلئے مضر ہے اور اس کیلئے مفید نہیں ہے بجز اس کے کہ حکم دیا ہو نیکی کا یا منع کیا ہو برائی سے یا اللہ کا ذکر کیا ہو۔

عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ أَنْ حَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ: يٰـأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَؤُوْنَ هٰذِهِ الْآيَةَ وَتَضَعُوْنَهَا عَلَى غَيْرِ مَوْضِعِهَا يٰـأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ وَإِنَّا سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه و سلم يَقُوْلُ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوْا عَلَى يَدِهِ أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه و سلم يَقُوْلُ مَامِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ ثُمَّ يَقْدِرُوْنَ عَلَى أَنْ يُغَيِّرُوْا فَلَمْ يُغَيِّرُوْا إِلَّا يُوْشِكُ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى بِعِقَابٍ۔

(اخرجہ ابوداؤد ۔ والترمذی ۔ تیسیر)

لغات: تَضَعُوْنَهَا: اُسے رکھتے ہو۔ غَيْرِ مَوْضِعِهَا: بے محل۔

ترجمہ: حضرت قیس ابن حازمؒ نے کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خدا کی حمد وثنا کے بعد کہا لوگو تم یہ آیت پڑھتے ہو اور اس کو بے محل استعمال کرتے ہو۔ اے ایمان والو! تم اپنے نفسوں کی (صلاح) لازم کرلو نہیں ضرر دے گا تمہیں جو شخص گمراہ ہو جب کہ تم راہ پر ہو اور ہم نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے لوگ جب دیکھیں گے ظالم کو اور اس کے ہاتھ کو نہ پکڑلیں گے (یعنی ظلم سے نہ روکیں گے) تو قریب ہے کہ عام کردے اللہ ان پر سزا اور میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے کوئی قوم ایسی نہیں ہے جس میں نافرمانیوں پر عمل کیا جارہا ہو پھر لوگ قدرت رکھتے ہوں کہ اس کو بدل سکیں پھر بھی انھوں نے نہ بدلا قریب ہوگا کہ اللہ اُن پر سزا کو عام کردے۔

عَنْ عُرْسِ بْنِ عَمِيْرَةَ الْكِنْدِيِّ رضی اللہ تعالى عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه و سلم إِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيْئَةُ فِي الْأَرْضِ كَانَ مَنْ شَهِدَهَا فَأَنْكَرَهَا كَمَنْ غَابَ عَنْهَا وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا۔

(اخرجہ ۔ ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت عرس بن عمیرہ کندیؓ نے کہا، نبی ﷺ نے فرمایا جب کسی سرزمین میں کوئی غلطی کی گئی (گناہ کیا گیا) تو جو شخص وہاں حاضر رہا اور اس کا انکار کیا (کہ یہ کام اچھا نہیں ہے) تو وہ اس شخص کے جیسا ہے جو وہاں تھا ہی نہیں اور جو شخص وہاں نہ تھا اور اس غلطی (گناہ) پر راضی ہوگیا تو گویا وہ وہاں موجود تھا۔

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْجِهَادِ كَلِمَةَ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ۔ (اخرجہ ابوداؤد و الترمذی)

لغات: كَلِمَةُ عَدْلٍ: انصاف کی بات۔ جَائِرٍ: ظلم کرنے والا۔

ترجمہ: حضرت ابوسعیدؓ سے مروی ہے، فرمایا نبی ﷺ نے سب سے بڑا جہاد ظالم بادشاہ کے پاس انصاف کی بات کرنا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللّٰہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلّی اللّٰہ علیہ و سلّم قال لَایُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَایُحِبُّ لِنَفْسِہٖ ۔ (البخاری، شوریٰ)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے مروی ہے، فرمایا تم میں کوئی شخص ایماندار نہ ہوگا یہاں تک کہ اپنے بھائی کیلئے وہی نہ چاہے جو اپنی ذات کیلئے چاہتا ہے۔

بَابٌ فِیْ قَبُوْلِ الْخَلْقِ

مخلوق کے پاس قبولیت کے بارے میں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : فَلَمَّا رَاَیْنَہٗۤ اَکْبَرْنَہٗ وَ قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰہِ مَاھٰذَا بَشَرًا اِنْ ھٰذَاۤ اِلَّا مَلَکٌ کَرِیْمٌ ۔ (یوسف ۔ آیت ۳۱)

فَلَمَّا رَاَیْنَہٗۤ اَکْبَرْنَہٗ : پھر جب ان عورتوں نے یوسف کو دیکھا تو ان کو بہت بڑا سمجھا۔ کہتے ہیں کہ عورتوں کے ہاتھوں میں ترنج دیا گیا تھا۔ وَقَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ : اور وہ ایسی مبہوت و بدحواس ہوگئیں کہ ترنج کے عوض اپنے ہاتھ کاٹ لئے۔ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰہِ : اور کہا خدا سب عیوب سے پاک ہے، دور ہے۔ حَاشَ ۔ دور ہوا۔ یہ کلمہ قسم کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ ۔ مَاشَآءَ اللّٰہُ ۔ مَا ھٰذَا بَشَرًا : یہ آدمی تو نہیں ہے۔ اِنْ ھٰذَاۤ اِلَّا مَلَکٌ کَرِیْمٌ : یہ نہیں ہے مگر بزرگ فرشتہ۔ آدمی کیا ہے ایک فرشتہ ہے۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ان عورتوں نے یوسف کو دیکھا تو ان کو بہت بڑا سمجھا اور اپنے ہاتھ کاٹ لئے اور کہا حَاشَ لِلّٰہِ (سبحان اللہ)۔ یہ آدمی نہیں ہے۔ یہ تو ایک بزرگ فرشتہ ہے۔

اِذَا اَثْنٰی عَلَیْکَ جِیْرَانُکَ اَنَّکَ مُحْسِنٌ فَاَنْتَ مُحْسِنٌ وَ اِذَا اَثْنٰی عَلَیْکَ جِیْرَانُکَ اَنَّکَ مُسِیْءٌ فَاَنْتَ مُسِیْءٌ۔ (ابن عساکر عن ابن مسعود ـ کنز)

لغات : اِذَا اَثْنٰی عَلَیْکَ : اگر تیری تعریف کریں۔ مُحْسِنٌ : نیک۔ مُسِیْءٌ : برا۔

ترجمہ: حضرت ابن عساکر، ابن مسعودؓ سے روایت ہے جب تیرے پڑوسی تیری تعریف کریں کہ تو نیک ہے تو تو نیک ہے اور جب تیرے پڑوسی تیرے متعلق بیان کریں کہ تو برا ہے تو تو برا ہے۔

اِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ عَبْدًا نَادٰی جِبْرَئِیْلَ اَنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّہٗ فَیُحِبُّہٗ جِبْرَئِیْلُ فَیُنَادِیْ جِبْرَئِیْلُ فِیْ اَھْلِ السَّمَآءِ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْہُ فَیُحِبُّہٗ اَھْلُ السَّمَآءِ ثُمَّ یُوْضَعُ لَہُ الْقَبُوْلُ فِی الْاَرْضِ ۔ (کنز العمال ق عن ابی ھریرۃ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے، جب اللہ کسی بندہ سے پیار کرتا ہے تو جبرئیلؑ کو پکارتا ہے کہ اللہ فلاں کو دوست رکھتا ہے تو تم بھی اُسے دوست رکھو تو جبرئیل اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر جبرئیل آسمان والوں میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ فلاں کو دوست رکھتا ہے تو تم سب بھی اس کو دوست رکھو تو آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ اس کے بعد زمین میں اس کی مقبولیت ہوجاتی ہے۔

يُوْشِكُ اَنْ تَعْلَمُوْا مَنْ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَمَنْ اَهْلُ النَّارِ وَخِيَارُكُمْ مِنْ شِرَارِكُمْ بِالثَّنَاءِ الْحَسَنِ وَالثَّنَاءِ السَّيِّءِ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ عِنْدَاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنَ الْاَرْضِ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ۔

(حم ش ه طب والبغوی الحاکم فی الکنی قط فی الافراد ك ق عن ابی زهیر الثقفی ـ کنز العمال)

ترجمہ: حضرت ابو زہیر ثقفی سے روایت ہے، قریب ہے کہ تم جان لو کہ کون جنتی ہیں اور کون دوزخ والے ہیں اور تم میں کے بھلوں کو بُروں سے اچھی تعریف اور بُری تعریف سے تمیز کرلو (ممتاز کرلو) زمین میں سے اللہ عز وجل کے پاس تم میں کے بعض بعض پر گواہ ہو۔

بَابُ فِيْ قَبُوْلِ الْهَدَايَا

تحفے (ہدیہ) قبول کرنے کے بارے میں

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللّٰه عَنْهُمَا اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلٰى فَاطِمَةَ ـ الْحَدِيْث وَفِيْهِ فَقَالَتْ اِئْتِ فُلَانًا الْيَهُوْدِيَّ فَاشْتَرِ مِنْهُ دَقِيْقًا فَجَاءَهُ فَاَخَذَ الدَّقِيْقَ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ اَنْتَ خَتَنُ هٰذَا الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَخُذْ دِيْنَارَكَ وَلَكَ الدَّقِيْقُ ـ (ابوداؤد)

لغات: اِئْتِ فُلَانًا؛ فلاں شخص کے پاس جاؤ۔ فَاشْتَرِ مِنْهُ دَقِيْقًا؛ اس سے آٹا خریدو۔ خَتَنٌ؛ داماد۔

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضرت علیؓ سیدتنا فاطمہؓ کے پاس گئے۔ آخر حدیث تک اور اس میں ہے سیدہؓ نے کہا فلاں یہودی کے پاس جایئے اور اس سے آٹا خریدیے پس آپ اس کے پاس گئے اور آٹا لیا تو یہودی نے کہا کیا تم اس شخص کے داماد ہو جن کا دعویٰ ہے کہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں! تو اس نے کہا یہ تمہارے دینار بھی لے لو اور آٹا بھی تمہارا ہے۔

عَنِ الاحنف بن قيس رضی اللّٰه عنه فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ قَالَ قُلْتُ (اَيْ لِاَبِيْ ذَرٍّ) مَاتَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْعَطَاءِ قَالَ خُذْهُ فَاِنَّ فِيْهِ الْيَوْمَ مَعُوْنَةً فَاِذَا كَانَ ثَمَنًا لِدِيْنِكَ فَدَعْهُ ـ (اخرجه الشيخان ـ ن ـ كلكته)

ترجمہ: حضرت احنف بن قیسؓ سے ایک طویل حدیث میں روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے ابوذر سے پوچھا اس ہدیہ کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ انھوں نے کہا لے لو کیونکہ اس میں آج کیلئے امداد ہے لیکن

جب وہ تمہارے دین کی قیمت ہوجائے تو چھوڑ دو۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنه قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیه وسلّم ذَاتَ یَوْمٍ اَوْلَیْلَةٍ فَاِذَا هُوَبِاَبِیْ بَکْرٍ وَّ عُمَرَ فَقَالَ مَا اَخْرَجَکُمَا مِنْ بُیُوْتِکُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَا اَلْجُوْعُ قَالَ وَاَنَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَاَخْرَجَنِیْ الَّذِیْ اَخْرَجَکُمَا قُوْمُوْا فَقَامُوْا مَعَهٗ فَاَتٰی رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ فَاِذَا هُوَلَیْسَ فِیْ بَیْتِهٖ فَلَمَّا رَاَتْهُ الْمَرْاَۃُ قَالَتْ مَرْحَبًا وَّاَهْلًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلّی اللہ علیه وسلّم اَیْنَ فُلَانٌ ؟ قَالَتْ ذَهَبَ یَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ الْمَآءِ اِذْ جَآءَ الْاَنْصَارِیُّ فَنَظَرَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ وَصَاحِبَیْهِ ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مَا اَحَدٌ اَلْیَوْمَ اَکْرَمَ اَضْیَافًا مِنِّیْ قَالَ فَانْطَلَقَ فَجَآءَهُمْ بِعِذْقٍ فِیْهِ بُسْرٌ وَّتَمْرٌ وَّ رُطَبٌ فَقَالَ کُلُوْا مِنْ هٰذِهٖ وَاَخَذَ الْمُدْیَةَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلّی اللہ علیه وسلّم اِیَّاكَ وَالْحَلُوْبَ فَذَبَحَ لَهُمْ فَاَکَلُوْا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذَالِكَ الْعِذْقِ وَشَرِبُوْا فَلَمَّا اَنْ شَبِعُوْا۔ وَرَوُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلّی اللہ علیه وسلّم لِاَبِیْ بَکْرٍ وَّ عُمَرَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَتُسْئَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِیْمِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔ اَخْرَجَکُمْ مِنْ بُیُوْتِکُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰی اَصَابَکُمْ هٰذَا النَّعِیْمُ۔ (رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ)

لغات: اَلْجُوْعُ: بھوک۔ یَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ الْمَآءِ: ہمارے لئے میٹھا پانی لانے گئے ہیں۔ اَلْمُدْیَةُ: چھری۔ اَلْحَلُوْبُ: دودھ دینے والی۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز یا ایک رات باہر نکلے تو دیکھا کہ ابوبکر و عمر بھی باہر ہیں، تو فرمایا اس وقت تم دونوں کو گھر سے کس چیز نے نکالا ہے؟ تو ان دونوں نے کہا بھوک نے۔ فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، مجھے بھی اُسی چیز نے نکالا ہے جس نے تم دونوں کو نکالا ہے۔ اٹھو! تو وہ آپ کے ساتھ کھڑے ہوگئے۔ پس آپ ایک انصاری کے پاس آئے تو دیکھا کہ وہ گھر میں نہیں ہے پھر جب آپ کو (ان کی) بی بی نے دیکھا تو کہا مرحبا اہلاً وسہلاً (آپ تشریف لائیے) تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا فلاں شخص کہاں ہے؟ تو اس عورت نے کہا پینے کا پانی ہمارے لئے لانے کیلئے گئے ہیں۔ یکایک وہ انصاری بھی آگئے۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے دونوں ساتھیوں کو دیکھا تو کہا خدا کا شکر ہے آج کوئی مہمان نوازی کے لحاظ سے مجھ سے زیادہ باعزت نہیں۔ پھر کہا چلئے پھر لایا آپ کے پاس کھجوروں کا ایک خوشہ جس میں کچے بھی تھے اور پکے بھی اور گدری بھی۔ پھر عرض کی اسے کھایئے اور چھری لی تو ان کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دودھیری (دودھ دینے والی بکری) سے بچو (ذبح نہ کرو) پھر انھوں نے آپ کیلئے (ایک بکری) ذبح کی۔ پھر تینوں صاحبوں نے بکری میں سے اور اس خوشے میں سے کھایا اور پانی پیا پھر جب پیٹ بھر گیا اور سیراب ہوگئے تو رسول اللہ

ﷺ نے ابوبکر وعمر سے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، قیامت کے روز ضرور تم سے اس نعمت کے متعلق سوال کیا جائے گا، تمہیں تمہارے گھروں سے بھوک نے نکالا پھر تم گھر واپس نہ ہوئے یہاں تک کہ یہ نعمت تمہارے پاس پہنچ گئی (تمہیں مل گئی)۔

عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْکَعْبِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہٗ، جَائِزَتُہٗ یَوْمٌ وَلَیْلَۃٌ وَالضِّیَافَۃُ ثَلَاثَۃُ اَیَّامٍ وَمَا بَعْدَ ذٰلِکَ فَھُوَصَدَقَۃٌ وَلَا یَحِلُّ لَہٗ اَنْ یَثْوِیَ عِنْدَہٗ حَتّٰی یُحْرِجَہٗ ۔ (بخاری، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجۃ)

لغات: فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہٗ ؛ اپنے مہمان کی عزت کرے، ضیافت کرے۔ یَوْمٌ وَلَیْلَۃٌ ؛ ایک دن ایک رات۔ صَدَقَۃٌ ؛ ثواب کا کام، نیکی۔

ترجمہ: حضرت ابوشریح کعبی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو اس کو چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے (میزبانی کرے)۔ ایک دن اور ایک رات ۔ ضیافت تین دن تک ہے پھر اس کے بعد جو کچھ ہے وہ صدقہ (ثواب کا کام) ہے اور اس مہمان کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ اس کے پاس ٹھہرے یہاں تک کہ وہ اس کو حرج میں ڈال دے۔

عَنْ عمر بن الخَطَّابِ رضی اللہ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسولُ اللّٰہِ صلّی اللہ علیہ وسلّم یُعْطِیْنِی الْعَطَاءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِہٖ مَنْ ھُوَ اَفْقَرُاِلَیْہِ مِنِّیْ فَقَالَ خُذْہُ اِذَا جَاءَکَ مِنْ ھٰذَا الْمَالِ شَیْءٌ وَاَنْتَ غَیْرُ مُشْرِفٍ وَلَاسَائِلٍ فَخُذْہُ وَمَالَا فَلَا تُتْبِعْہُ نَفْسَکَ ۔ (البخاری ۔ تجرید)

ترجمہ: حضرت عمر بن خطابؓ سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ مجھے ہدیہ دیتے تھے، میں عرض کرتا کہ جس کو زیادہ احتیاج ہو یہ اس کو عطا فرمایئے تو آپ نے فرمایا اس طرح کے مال میں سے جو آجائے اُسے لے لو اس حال میں کہ تم اس کے امیدوار اور اس کے طالب نہ رہو تو اس کو لے لو اور جو ایسا نہ ہو اس کی طرف تمہاری نظر نہ دوڑتی رہے یا تمہارا دل اس کی طرف نہ لگا رہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسولُ اللّٰہِ صلّی اللہ علیہ وسلّم مَایَزَالُ الرَّجُلُ یَسْاَلُ النَّاسَ حَتّٰی یَاْتِیَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لَیْسَ فِیْ وَجْھِہٖ مُضْغَۃُ لَحْمٍ ۔ (البخاری ۔ تجرید)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے، فرمایا نبی ﷺ نے کہ آدمی لوگوں سے مانگتا رہے گا یہاں تک کہ قیامت کے روز ایسی حالات میں آئے گا کہ اس کے چہرہ پر گوشت کا ایک ٹکڑا نہیں ہوگا (بے عزت ہوجائے گا)۔

(الحمدللہ کتاب الدین کا چوتھا اور آخری جز ختم ہوا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چند سطور بحرالعلومؒ کے بارے میں

شمس المفسرین شیخ المحدثین استاذ العلماء بحرالعلوم حضرت محمد عبدالقدیر صدیقی حسرت رحمۃ اللہ علیہ حیدرآباد دکن کی ایک ایسی عالم شخصیت تھے، جن کو بجا طور پر بحرالعلوم اور استاذ العلماء کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپ کی ولادت بروز جمعہ ۲۷/ رجب ۱۲۸۸ھ (۱۳/ اکتوبر ۱۸۷۱ء) حیدرآباد دکن کے ایک مشہور علمی گھرانے میں ہوئی۔ آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل اور منشی فاضل کے امتحانات بدرجہ امتیاز کامیاب فرمائے اور طلائی تمغے حاصل کئے۔ ابتداءً آپ کا تقرر دارالعلوم پر ہوا جو اُس زمانہ میں حیدرآباد دکن کی مشہور درسگاہ تھی۔ جب عثمانیہ یونیورسٹی کا قیام عمل میں لایا گیا تو آپ پروفیسر اور صدر شعبۂ دینیات مقرر ہوئے۔ بذریعہ شاہی فرمان آپ کی ملازمت کی مدت میں دس سال تک مسلسل توسیع ہوتی رہی۔

آپ نے قرآن مجید کی مکمل تفسیر لکھی۔ جو "تفسیر صدیقی" کے نام سے ہندوستان اور پاکستان سے شائع ہوچکی ہے۔ ۱۹۳۱ء میں حیدرآباد اکیڈیمی کی جانب سے آپ کا تحقیقی مقالہ "مسئلہ عدم نسخ قرآن" طبع ہوا جس میں آپ نے ثابت فرمایا ہے کہ قرآن شریف کی کوئی آیت منسوخ نہیں۔ آپ کی تالیف "الـدین" بزبان عربی جامعہ عثمانیہ کے نصاب فقہ میں شامل تھی۔ اس میں آپ نے ثابت فرمایا کہ مذہب حنفی کی بنیاد قرآن اور حدیث پر ہی ہے اور قیاس پر نہیں جس طرح کہ لوگ خیال کرتے ہیں۔ آپ نے علامہ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی کی تصنیف فصوص الحکم کا معرکۃ الآرا محشّٰی ترجمہ فرمایا جو جامعہ عثمانیہ کے دارالترجمہ سے شائع ہوا اور کافی شہرت رکھتا ہے۔ تصوف میں آپ کی کئی تصانیف ہیں جن میں حکمتِ اسلامیہ، المعارف، العرفان، التوحید (بزبان فارسی) اور مکاتیب عرفان شامل ہیں۔

آپ حسرتؔ تخلص فرماتے تھے اور عربی، فارسی، اُردو اور ہندی میں شعر کہتے تھے۔ آپ کا مجموعہ کلام "کلیاتِ حسرتؔ" کے نام سے زیورِ طبع سے آراستہ ہوچکا ہے۔

آپ نے ۱۷/ شوال ۱۳۸۱ھ (۲۳/ مارچ ۱۹۶۲ء) بروز شنبہ بوقتِ عصر اس دارِ فانی سے رحلت فرمائی۔

محمد عباس علمبردار صدیقی
مہتمم حسرتؔ اکیڈیمی و کتب خانہ بحرالعلومؒ
صدیق گلشن حیدرآباد